بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۱۵/۹

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۲/۱۵

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۵/۱۲

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۲۱

صلوٰۃ القرآن کما علم اللہ الرحمٰن بآیت بیّنات

مسمّٰی بہ

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃ

جِس کو

باتّفاق و اتحاد کل جماعت انجمن مسلمین اہل الذکر و القرآن گوجرانوالہ نے

افادۂ عام کے لئے شائع کیا

۱۳۴۱ھ مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۲۲ء

مشہور عالم پریس لاہور میں باہتمام پنڈت رگھناتھ داس چھپا

قیمت فی جلد

تعداد دو ہزار (۲۰۰۰)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ؕ

فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پ ۲۶ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ تَرٰىهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضۡوَانًا ۫ سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمۡ فِی التَّوۡرٰىةِ ۚۖ وَ مَثَلُهُمۡ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ ۚ۟ كَزَرۡعٍ اَخۡرَجَ شَطۡـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسۡتَغۡلَظَ فَاسۡتَوٰی عَلٰی سُوۡقِهٖ یُعۡجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیۡظَ بِهِمُ الۡكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنۡهُمۡ مَّغۡفِرَةً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ۞ پ ۲۶ ۱۲۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَ سَلٰمٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی ؕ پ ۱۹ ۲۰ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡهُدٰی پ ۱۶ ۱۱ مَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُخَالِفَكُمۡ اِلٰی مَاۤ اَنۡهٰىكُمۡ عَنۡهُ ؕ اِنۡ اُرِیۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَا اسۡتَطَعۡتُ ؕ وَ مَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَیۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَ اِلَیۡهِ اُنِیۡبُ ۞ پ ۱۲ ۸ ۞

امابعد اللہ رحمن رحیم سبحانہ تعالےٰ مولیٰ کریم خبیر علیم ہادی مرشد احکم الحاکمین کی مُنزّل مبین مکمل مفصل لاریب کتاب اور محمد رسول اللہ سلام علیہ کی سچی و پاک تعلیم صرف قرآن مجید ہی، دین اسلام ہے۔ اور ہدایت اور نجات کے لئے کافی اور واجب الاتباع ہے۔ کتب روایات بخاری مسلم کافی کلینی وغیرہ غیراللہ کتابیں ہرگز لائق اتباع نہیں ہیں جب اس بات کا اظہار کیا گیا تو وہ لوگ جو ان غیراللہ کتابوں پر گرپڑے ہوئے ہیں انسے اس بات کا اور کوئی جواب بن سکا اُلٹے قرآن مجید پر حملے کرنے لگ پڑے اور کہنے لگے کہ قرآن مجید میں صرف اَقِیمُوا الصلوٰۃ ہی ہے۔ اس کی تفصیل قرآن میں کوئی مذکور نہیں۔ یہ غیراللہ کتابوں پر گرے ہوئے خود تو تحقیقات نہیں کرتے۔ اس لئے اُن کو عرفانِ حقیقت حاصل نہیں ہوتا۔ اُلٹے ہو کر سوال ہی کئے جاتے ہیں۔ کہ قرآن مجید سے صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود کی تفصیل دکھاؤ۔ اگر یہ لوگ غیراللہ کتابوں سے پاک ہو کر قرآن مجید میں مطابق اَفَلَا یَتَدَبَّرُوۡنَ الۡقُرۡاٰنَ پ ۲۶، تدبر کرتے تو اُن کو صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود کی تفصیل ضرور ہی نظر آجاتی۔ کیونکہ جس صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود کی اللہ حکیم علیم نے تعلیم دی ہوئی ہے وہ ہر طرح مفصل ہی مفصل قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اسی لئے ہی تو اللہ سبحانہ تعالےٰ احکم الحاکمین ہادی مرشد

نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔ کہ نماز یعنے قیام رکوع سجود ادا کیا کرو۔ اللہ کے حضور میں جس طرح اُس اللہ نے تعلیم دی ہے تم کو جیسا کہ آیاتِ ذیل میں مذکور ہے ✣

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ پ۲ ع۱۵

(ترجمہ) نگہبانی کیا کرو۔ تم اوپر قرآنی نمازوں کے خصوصاً اوپر نماز وسطیٰ کے خاصکر قیام کیا کرو تم واسطے اللہ کے دُعا کرنے والے ہو کر پھر اگر خوف کرو تم (کسی کا) تو (دُعا کر لیا کرو) پیادے چلتے ہوئے یا سواری پر چلتے ہوئے پیچھے خوف کے جب بیخوف ہو جاؤ تم تو نماز ادا کیا کرو تم اللہ کے حضور میں جس طرح اُس اللہ نے تعلیم دی ہے تم کو وہ تعلیم قرآنی جس کو نہیں تھے تم خود جانتے ✣

(۱) اللہ علیم حکیم نے حافظوا علی الصلوات میں عموماً تمام نمازوں پر نگہبانی کرنے کا حکم دیا ہے اور نماز وسطیٰ پر خصوصاً کیونکہ عطف خصوص پر عموم ہے۔ اس حکم سے ظاہر ہے کہ قرآن مجید میں جس نماز کے ساتھ کوئی خصوصیت لگی ہوئی ہے وہی صلوٰۃ وسطیٰ ہے۔ قرآن مجید میں نماز فجر کے ساتھ ہی مشہوداً کی خصوصیت مذکور ہے۔ دیکھو اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا پ۱۵ ع۹۔ لہذا نماز فجر ہی وسطیٰ ہو سکتی ہے ✣

(۲) دوسرا حکم وقوموا للہ قانتین بھی عطف خصوص پر عموم ہے کیونکہ اس کے پہلے صلوٰۃ مذکور ہے جو مجموعہ قیام رکوع سجود دُعا تسبیح کا ہے۔ جن میں پہلا قیام ہے۔ اس لئے اللہ حکیم علیم نے سب سے پہلے قیام کا خاص کر ذکر فرمایا ہے۔ اور ساتھ ہی قانتین مذکور فرمایا ہے جو کہ حال ہے اور حال ظرف ہوتا ہے۔ اور ظرف قید ہوتی ہے۔ جس سے صاف ثابت ہے کہ قیام قنوت کی حالت میں ہی ہونا چاہئے۔ اس بات کا ذکر انشاء اللہ اذکار قیام میں کیا جاوے گا ✣

(۳) تیسرا حکم فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا میں نماز کی نگہبانی کے متعلق ہی تاکیدی حکم ہے کہ نماز ضائع نہ ہو۔ اگر خوف کرو تم کسی چیز کا تو پیادے چلتے ہوئے یا سواری پر چلتے ہوئے۔ دعا صلوٰۃ کر لیا کرو۔ اس حکم میں اللہ تعالےٰ عفوٌ قدیر نے قیام رکوع سجود کو بسبب خوف کے معاف کر دیا ہے۔ اور دُعا کو بحال رکھا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ نماز کی اصل حقیقت دعا

عـلـہ صلوات جمع ہے صلوٰۃ کی اور صلوٰۃ کا معنی قیام رکوع سجود دعا تسبیح ہے اسی کو عرف عام میں نماز کہا جاتا ہے

عـلـہ اس جگہ ذکر ساتھ معنی صلوٰۃ کے ہے اور صلوٰۃ کا معنی قیام رکوع سجود دعا تسبیح ہے پس ذکر ساتھ معنی قیام رکوع سجود دعا تسبیح کے ہے ✣

عـلـہ اس جگہ قیام رکوع سجود تو متعذر ہے۔ لیکن اذکار پورے دو رکعت کے پڑھنے چاہئیں۔ کیونکہ یہ نماز قصر نہیں۔ نماز قصر میں قیام رکوع سجود مع اذکار ایک رکعت صرف مقتدیوں کو معاف ہے۔ جیسا کہ نماز قصر میں بیان آئیگا انشاء اللہ مولیٰ ✣

ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس جگہ خوف عام رکھا ہے کیونکہ خفتم کا مفعول بغرض تعمیم حذف ہے اور اہل علم پر مخفی نہیں کہ کبھی بغرض تعمیم مفعول حذف کیا جاتا ہے لہذا فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا میں حکم عام ہے کسی چیز کا بھی خوف ہو قیام رکوع سجود معاف ہے لیکن یہ حکم عام مطلق نہیں بلکہ حکم عام مخصوص البعض ہے۔ کیونکہ اللہ علیم حکیم نے اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کے حکم سے بسبب نماز میں قصر کر دینے کے صرف ایک خوف فتنہ کفار کے ساتھ قیام رکوع سجود کو بحال و مخصوص رکھا ہے۔ لہذا بدرجہ حق الیقین ثابت ہے کہ خاص اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا میں حکم مخصوص ہے۔ اور فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا میں حکم عام مخصوص البعض ہے پس اس مخصوص خوف فتنہ کفار کے علاوہ کوئی خوف بھی ہو قیام رکوع سجود معاف ہے +

(۴) چوتھا حکم فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ الخ میں اللہ احکم الحاکمین نے یہ حکم دیا ہے کہ پھر جب بے خوف ہو جاؤ تم تو نماز یعنے قیام رکوع سجود دعا تسبیح ادا کیا کرو تم اللہ کے حضور میں جس طرح اس اللہ نے تعلیم دی ہے تم کو وہ تعلیم قرانی جس کو نہیں تھے تم خود جانتے۔ پس اللہ سبحانہٗ تعالیٰ حکیم علیم کی قرآنی تعلیم کے مطابق نماز کو ادا کرنا ضروری ہے جس طرح اس اللہ حکیم علیم نے قرآن مجید میں تعلیم دی ہوئی ہے +

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ
عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا اِنَّ الْکَافِرِیْنَ کَانُوْا
لَکُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا وَ
اِذَا کُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ
لَهُمُ الصَّلٰوۃَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ
مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْا
اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا
فَلْیَکُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِکُمْ
وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰی لَمْ
یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ

(ترجمہ) اور جس وقت نکلو تم غازی ہو کر بیچ جنگ کی زمین کے تو نہیں ہے ثابت اوپر تمہارے کوئی گناہ کہ کم کرلو تم ایک حصہ قرانی قیام رکوع سجود دعا تسبیح یعنی نماز اگر خوف کرو تم کہ دکھ میں ڈالدیں گے تم کو وہ شخص جو راہ راست کا انکار کرتے ہیں بیشک وہ شخص جو منکر ہیں راہ راست کے ہیں واسطے تمہارے دشمن بڑے ظاہر باہر۔ اور جب ہووے تو اے پیغمبر موجود بیچ ان غازیوں کے پھر کھڑی کرے تو واسطے ان غازیوں کے قرانی قیام رکوع سجود دعا تسبیح یعنی نماز تو چاہیئے کہ کھڑا ہووے ایک گروہ غازیوں کا ان غازیوں سے ساتھ تیرے اور چاہیئے کہ وہ غازی باندھے رکھیں جنگ کے اوزار اپنے پھر جب وہ غازی سجدہ یعنے رکعت پوری کرلیں تو چاہیئے کہ ہو جاویں وہ غازی پیچھے تمہارے۔ اور چاہیئے کہ آوے گروہ غازیوں کا دوسرا نہیں انہوں نے قیام رکوع سجود دعا تسبیح کو ادا کیا پس چاہیئے کہ وہ دوسرے قیام رکوع سجود دعا تسبیح

٭ جو ارشاد ہوا ہے چاہیئے کہ وہ دوسرے قیام رکوع سجود دعا تسبیح ادا کریں ساتھ تیرے اس ارشاد میں مقتدیوں کو امام کے ساتھ قیام رکوع سجود مع دعا تسبیح کا حکم ہے۔ اس حکم سے ظاہر ہے کہ مقتدیوں کو امام کے ساتھ قیام رکوع سجود مع اذکار کے ادا کرنے چاہئیں ۱۲

وَلْيَأْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ أَسْلِحَتِكُمْ وَأَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّنْ مَّطَرٍ أَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى أَنْ تَضَعُوْا أَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ فَإِذَا اطْمَأْنَنْتُمْ فَأَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا پ۵ ع۱۲

اور چاہیئے کہ وہ غازی باندھے رکھیں بچاؤ یعنے زرہیں اپنی اور جنگ کے اوزار اپنے آرزو کرتے ہیں وہ شخص جو راہ راست کا انکار کرتے ہیں کاش کہ تم چھوڑ دو جنگ کے اوزار اپنے اور اسباب اپنے تو وہ منکر جور وستم کریں اوپر تمہارے جور وستم بڑا یعنے حملہ یکبارگی اور نہیں کوئی گناہ (ثابت) اوپر تمہارے اگر ہو جاوے ساتھ تمہارے کوئی تکلیف بسبب بارش کے یا ہو جاؤ تم بیمار کہ اوتار دو تم جنگ کے اوزار اپنے اور باندھے رکھو بچاؤ یعنے زرہیں اپنی بیشک اللہ خود تیار کریگا واسطے اُن شخصوں کے جو راہ عذاب دوزخ حقیر وسبک رکھنے والا بڑا مذکورہ حالت کے بعد یعنی حالت جنگ میں جس وقت ادا کر دو تم قرآنی قیام رکوع سجود دعا تسبیح یعنی نماز تو زبانی دعا کر لیا کرو تم اللہ کے حضور میں کھڑے رہنے کی حالت اپنی میں اور بیٹھے رہنے کی حالت اپنی میں اور کروٹوں پر پڑے رہنے کی حالت اپنی میں حالت جنگ کے پیچھے جس وقت آرام پاؤ تم تو ہمیشہ قائم رکھو تم قرآنی قیام رکوع سجود دعا تسبیح یعنے نماز بیشک قرآنی قیام رکوع سجود دعا تسبیح یعنے نماز ہے وہ اوپر اُن شخصوں کے جو راہ راست کو قبول کرنے والے ہیں فریضۃ اللہ کا وقت معینہ میں ۞

آیات بالا مذکورات میں اللہ تعالےٰ ہادی مرشد نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ تم پر کوئی گناہ نہیں اگر فتنہ کفار کا خوف ہو تو ایک ٹکڑا نماز کا کم کر لو۔ جو کہ خود ہی أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ سے ثابت ہے۔ اس ارشاد الٰہی میں تین باتیں مذکور ہیں۔ اول أَنْ تَقْصُرُوْا۔ دوم مِنَ۔ سوم الصلوۃ۔ اول أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ میں تَقْصُرُوْا صیغہ جمع ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ عموماً غازی مومنوں کے لئے نماز کا ایک ٹکڑا کم کرنے کا ارشاد ہوا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں حکم عام ہے کہ سب غازی مومن ایک ٹکڑا نماز کا کم کر لیا کریں لیکن یہ حکم عام مطلق نہیں ہے۔ بلکہ حکم عام مخصوص البعض ہے کیونکہ اللہ ہو نے علیم خبیر نے۔ ایسے وقت میں بغرض اتفاق واتحاد ایک ہی جماعت کرانے کے۔ لئے امام کو پوری نماز کے ساتھ مخصوص کر لیا ہے جیسا کہ أَنْ تَقْصُرُوْا کے ذیل میں ہی اللہ تعالےٰ ہادی مرشد

لہ اس جگہ ماضی بمعنے مضارع ہے برائے تحقق وقوع ۱۲

نے پیغمبر سلام علیہ کو مخاطب کر کے واذا کنت فیھم الخ میں یہ ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اے پیغمبر جس وقت تو موجود ہو پھر کھڑی کرے اُن کے لئے نماز تو چاہیئے۔ کہ ایک گروہ ساتھ تیرے کھڑا ہو جاوے جس وقت وہ سجدہ یعنے پوری رکعت ادا کرلیں تو چاہیئے کہ تمہارے پیچھے ہو جاویں۔ اور آوے گروہ دوسرا جنہوں نے قیام رکوع سجود دعا تسبیح ادا نہیں کیا۔ تو چاہیئے کہ وہ بھی قیام رکوع سجود دعا تسبیح ادا کرلیں ساتھ تیرے۔ اللہ مولٰے ہادی کی ہدایت سے بخوبی واضح اور روشن ہے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ قیام رکوع سجود باجماعت ممکن ہے پیغمبر سلام علیہ کو حکم ہوا ہے۔ کہ ایک رکعت ایک گروہ کو ادا کرائے اور ایک رکعت دوسرے گروہ کو ادا کرائے۔ اور خود دو رکعت ادا کرے۔ خاص جماعت کرانے کے لئے باقی عام غازی دو گروہ ہو کر باری باری امام کے ساتھ نماز قصر کی ایک ایک رکعت ادا کرلیں اور بس کیونکہ ایسے خوف کے وقت میں جس میں قیام رکوع سجود ممکن ہے ہر دو گروہ کو علاوہ مذکورہ بالا ایک رکعت کے اور ایک رکعت ادا کرنے کا اللہ تعالےٰ نے ہرگز کوئی حکم نہیں دیا ہے ÷

جبکہ ہر دو گروہ کو دوسری رکعت ادا کرنے کے لئے کوئی حکم قرآن مجید میں موجود نہیں ہے تو بدرجہ حق الیقین ثابت ہے کہ واذا کنت فیھم الخ میں خاص امام کے لئے پوری نماز دو رکعت کا حکم مخصوص ہے۔ اور ان تقصروا الخ میں حکم عام مخصوص البعض ہے جس سے ظاہر ہے۔ کہ پوری نماز کے لئے امام مخصوص ہے باقی سب کے لئے ایک رکعت ہی نماز قصر ہے ÷

دوم اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ میں حرف من بعضیہ ہے کیونکہ تَقْصُرُوْا کے تحت میں مذکور ہے جس کا معنی کم کرنے کا ہے۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ کم کرنے کے لئے کوئی مقدار ضرور ہونا چاہیئے تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ کتنا حصہ نماز کا کم کرنا ہے۔ اس لئے اس جگہ من بعضیہ ہی ہے۔ کیونکہ بعض کا معنی ہے ٹکڑا ہر چیز کا لہذا معلوم ہوا کہ نماز کا ایک ٹکڑا کم کرنے کا حکم ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ قیام رکوع سجود دعا تسبیح پوری ایک رکعت ایک ٹکڑا ہے نماز کا پس بدرجہ عین الیقین ثابت ہے۔ کہ اللہ علیم حکیم نے نماز کی ایک رکعت ہی قصر یعنے کم کرنے کا حکم دیا ہے اور بس ÷

سوم اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ۔ اس جگہ صلوٰۃ سے پوری نماز ہی مراد ہے اس لئے کہ اس پر کم کرنے کا حکم لگا ہوا ہے۔ اس جگہ صلوٰۃ سے ایک رکعت مراد ہرگز ہی نہیں۔ کیونکہ ایک رکعت سے ایک رکعت کم کرنا غیر ممکن ہے۔ اکائی سے اکائی کم کرنا کیا معنی رکھتا ہے۔ لہذا اس جگہ صلوٰۃ

سے پوری نماز ہی مراد ہے ؛

قصر نماز کا عموم ہے کیونکہ اللہ مولیٰ حکیم علیم نے کسی ایک وقت کے ساتھ قصر نماز کی قید نہیں لگائی۔ اور کسی ایک وقت کو عدم قصر کے لئے مستثنےٰ بھی نہیں کیا ہے۔ اور مخصوص بھی نہیں کیا ہے لہٰذا حکم عام مطلق ہے کوئی وقت نماز کا ہو فجر ہو خواہ ظہر خوف فتنہ کفار کے وقت ہر ایک وقت میں نماز کی قصر ہوگی ؛

مذکورہ بالا آیات متعلقہ قصر میں اللہ مولیٰ ہادی مرشد کا خاص کرجو یہ ارشاد ہے وَاِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ ۔ اس ارشاد میں نہ صرف قصر نماز کا ذکر ہے۔ بلکہ پوری نماز اور طریق جماعت اور دو رکعتوں کا بین ثبوت ہے۔ کیونکہ فَلْتَقُمْ اور فَاِذَا سَجَدُوْا سے ظہر من الشمس ہے۔ کہ قیام سے شروع اور سجدہ تک ختم ایک رکعت ثابت ہے۔ رکوع کا اختصار ہے رکوع سے ہرگز انکار نہیں ہو سکتا کیونکہ سجدہ سے پہلے رکوع کا حکم ارکعوا موجود فی القرآن ہے رکعت اور صلوٰۃ مرادف معنی ہے۔ پس فَلْيُصَلُّوْا سے دوسری رکعت بین ہے۔ اور لفظ معک سے نماز باجماعت ادا کرنے کا طریقہ ظاہر ہے۔ الغرض اس جگہ نماز باجماعت ادا کرنے کا طریق مع تعداد دو رکعت پوری نماز کا نقشہ مفصل بیان ہوا ہے مطابق قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ پ ۲ ؛

ذیل میں ایک اور آیت قرآن مجید سے پیش کی جاتی ہے جس میں پوری نماز دو رکعت کا عملی رنگ میں اللہ مولیٰ مرشد کا ارشاد ہے ؛

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ پ ۱۲

(ترجمہ) سوائے اُس کے نہیں کہ خیر خواہ تمہارا اللہ ہے اور پیغمبر اللہ کا اور وہ شخص جنہوں نے شریعت کو قبول کر لیا ہے۔ وہ شخص خود ہمیشہ قائم رکھتے ہیں قرآنی قیام رکوع سجود دعا تسبیح کو اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور وہ بھی رکعت ادا کرنے والے ہیں ؛

صلوٰۃ اور رکعت دونوں مرادف لفظ ہیں پوری نماز پر بھی بولے جاتے ہیں اور ایک رکعت پر بھی جیسا کہ کتاب لغت منتہی الارب میں مذکور ہے ؛

رَکَعَ الْمُصَلِّی رَکْعَۃً وَّ رَکْعَتَیْنِ وَ ثَلٰثَ رَکَعَاتٍ نماز گزارد ۲ یک و دو و سہ	(ترجمہ) نماز ادا کی نمازی نے ایک رکعت اور دو رکعتیں اور تین رکعتیں +

پس مطابق بیان لغت اِس آیت کریمہ میں یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ اور وَھُمْ رَاکِعُوْنَ سے روز روشن کی طرح بالتفصیل ظاہر ہے۔ کہ جملہ مومنین کا عملی نمونہ یہی ہے کہ وہ ہمیشہ دو رکعت ادا کرنے والے ہیں۔ یہ ہے قرآنی نماز جس کا سوال کیا جاتا ہے۔ کہ قرآن مجید سے نماز خصوصاً تعداد رکعت دکھاؤ۔ اگر سائلین جو قرآن مجید کو مجمل کہنے والے ہیں۔ اِس بُرے عقیدہ سے تائب و پاک ہو کر اور آنکھوں سے تقلید کی پٹی کھول کر خود قرآن مجید میں تدبر و تفکر کرتے تو اُن کو نماز اور طریق آدائیگی جماعت اور رکعتوں کا مسئلہ ضرور ہی نظر آجاتا جو قرآن کریم تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ میں مذکور و موجود ہے۔ صرف دو رکعت یعنے قیام رکوع سجود دعا تسبیح کو دوبار ہی ہر وقت میں ادا کرنے کا اور بھی ثبوت قرآن مجید سے ہی سجدہ کے بیان کے بعد رکعتوں کے بیان میں عرض کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ +

مذکورہ بالا قصر نماز ایسے وقت کی ہے جس میں کفار کے فتنہ کا خوف ہے۔ اور وَدَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِکُمْ وَ اَمْتِعَتِکُمْ فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْکُمْ مَّیْلَۃً وَّاحِدَۃً سے ثابت ہے کہ وہ کافر چاہتے ہیں کہ غازیوں کو اسلحہ اور اسباب سے غافل پا کر حملہ کر دیں۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ جانبین موجود ہیں لیکن ابھی حملہ جنگ جاری نہیں ہوا۔ حملہ نہ جاری ہونے کی حالت میں قیام رکوع سجود نماز باجماعت ممکن ہے۔ پس ایسے وقت میں نماز کو باجماعت قصر کے ساتھ ادا کرنے کا طریقہ بیان ہو چکا ہے۔ اس کے بعد فاذکروا اللہ قیاماً وقعوداً و علی جنوبکم میں نماز حالت اضطراری کا بیان ہے یعنے جملہ جنگ جاری ہو جانے کی حالت کا اور حالت اضطرار ہونے کے لئے خود یہ الفاظ قیاما وقعودا وعلی جنوبکم کے شاہد ہیں۔ اس لئے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے جس حالت میں بن پڑے زبانی دعاے صلوٰۃ کر لینے کے حکم سے خود ظاہر ہے۔ کہ ایسی اضطراری کی حالت ہے۔ جس میں قیام رکوع سجود نماز باجماعت محال و غیر ممکن ہے ایسی اضطراری کی حالت قصر نماز کے وقت میں نہیں ہے۔ کیونکہ قصر میں قیام رکوع سجود نماز باجماعت ممکن ہے ہر دو مقام بلحاظ حالت اور طریق آدائیگی کے ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں لہذا بدرجہ عین الیقین ثابت ہے کہ بحالت اضطراری زبانی دعا والی نماز الگ طور پر ایک پوری نماز ہے۔ یہ قصر نماز کی باقی ماندہ ایک رکعت ہرگز نہیں ہے +

دوسری شہادت یہ ہے کہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبکم کے بعد فاذا اطمأننتم فاقیموا الصلوٰۃ ہے جس کا معنی ہے کہ اس حالت کے پیچھے جس وقت آرام پاؤ تم تو ہمیشہ قائم رکھو قرآنی قیام رکوع سجود دعا التسبیح یعنے نماز۔ اِس بیان سے بدرجہ حق الیقین ثابت ہے۔ کہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبکم میں نماز حالت آرام کی نماز نہیں بلکہ حالت بے آرامی اور اضطراری حملہ جنگ ہی کے وقت کی نماز ہے۔ پس یہ دو شہادتیں بیّن دلیل ہیں اس بات کی کہ یہ قیاماً وقعوداً وعلیٰ جنوبکم والی نماز کسی طرح بھی قصر نماز کا بقیہ نہیں ہو سکتی +

آیات بالا مذکورات میں واذا اضربتم سے لیکر فاذا اطمأننتم فاقیموا الصلوٰۃ تک الگ الگ موقع کی نماز ادا کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔ اس کے بعد متصل ہی رب العلمین حکیم علیم نے ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتاباً موقوتاً میں یہ تعلیم دی ہے۔ کہ بیشک قرآنی نماز ہے مومنوں پر فریضہ وقت معینہ میں اس تعلیم ربی سے بخوبی واضح و روشن ہے۔ کہ ہر ایک نماز کو معین وقتوں میں ادا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ نماز کے اوقات معینہ اللہ مولیٰ ہادی کے منادی ہیں جو کہ انسان کو غفلت سے بیدار کرتے رہتے ہیں۔ اور اُس کو اللہ خالق ہی کی یاد کرنے کے لئے اور اس کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے بلاتے ہیں پس رات دن کے اُن حصوں میں ہی نماز ادا کرنی ضروری ہے جن کو خود اللہ مولیٰ نے معین و مقرر فرمایا ہے۔ اور نماز میں وہی خاص حصہ قرآن مجید کا پڑھنا ضروری ہے۔ جس کے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جیسا کہ اللہ ہادی مرشد نے پیغمبر سلام علیہ کو مخاطب فرما کر آیات ذیل میں ارشاد فرمایا ہے:۔

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ

(ترجمہ) بیشک رب تیرا خود جانتا ہے کہ بیشک تو خود اٹھتا ہے نزدیک دو تہائی رات کے وقت میں اور (اٹھتا ہے) نصف میں اُسی رات کے اور (اٹھتا ہے) تہائی میں اسی رات کے اور (اٹھتا ہے) ایک گروہ مومنوں کا اُن شخصوں میں سے (جو ہیں) اصحاب تیرے اور اللہ خود ہی حصہ مقرر کر دیتا ہے اوقات رات میں اور اوقات دن میں وہ اللہ جانتا ہے کہ بیشک شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں حفاظت کرو گے تم اس لئے اس اللہ نے آسان کر دی ہے دشواری تمہاری لہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ پڑھ لیا کرو بمقدار اندازہ جو میسر

مـ نوٹ۔ من جملہ معانی تقدیر کے ایک یہ بھی معنی ہے۔ وقدر الرزق بخش کرو آخر انتہی الا رب لہٰذا اس جگہ تقدیر کا معنی کیا گیا ہے۔ کہ حصہ مقرر کر دیتا ہے +

مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۔۔۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۲۹	اللہ کے قرآن میں وہ اللہ جانتا ہے کہ بیشک شان ہے کہ ہوا کرینگے بعض تمہارے بیمار اور ہوا کرینگے دوسرے وہ نکلا کرینگے بیچ تجارت کی زمین کے تلاش کرتے ہوئے اللہ کے فضل سے اور ہوا کرینگے دوسرے وہ کارزار کیا کرینگے بیچ راہ اللہ کے لہٰذا بھی حکم دیا جاتا ہے کہ پڑھ لیا کرو تم اسی قدر و انداز جو مہیا ہو چکا ہے اس قرآن میں اور ہمیشہ قائم رکھا کرو تم قرآنی قیام رکوع سجود دعا تسبیح کو ۔۔۔ خصوصاً بخشش مانگا کرو تم اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا بڑا ہے محبت کرنیوالا بڑا ہے ۔

آیات بینات بالا مذکورات میں اوقات نماز کی نسبت یہ ارشاد ہے۔ اللہ یقدر اللیل والنہار یعنے اللہ خود حصّہ مقرر کر دیتا ہے رات کے وقت میں اور دن کے وقت میں اس ارشاد کے مطابق اللہ مولیٰ کریم نے قرآن مجید میں نماز کے لئے وقت رات دن کے حصّوں میں مع تحدید آسمانی نشان کے مقرر و معین فرما دئے ہیں ۔

رات دن کے جن حصّوں میں نماز کے وقت معین فرمائے گئے ہیں وہ اوقات الصلٰوۃ کے نام سے رسالہ کی صورت میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں شائقین ملاحظہ فرماویں۔ اور اس رسالہ میں بھی کچھ اوقات نماز کا ذکر ضمناً آئیگا انشاء اللہ مولیٰ۔ اب رہا یہ امر کہ رات دن میں جو اوقات نماز کے لئے مقرر و معین ہیں کیا ہر ایک سارے کے سارے وقت میں نماز پڑھتے رہنا چاہیے۔ یا ہر ایک وقت نماز میں کیا کچھ پڑھنا چاہئے مطابق كُلَّ شَيْءٍ فَصَّلْنَاهُ پ۱۵ کے اللہ احکم الحاکمین نے خود ہی اس کا قرآن مجید میں فیصلہ کر دیا ہے۔ جیسا کہ آیات بالا مذکورات میں یہ ارشاد ہے۔ علم ان لن تحصوہ فتاب علیکم فاقرءوا ما تیسر من القرآن الخ یعنے اللہ جانتا ہے کہ بیشک شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں تم حفاظت کرو گے اس مقررہ حصّہ کی۔ اس لئے اس اللہ نے آسان کر دیا ہے۔ دشواری تمہاری کو۔ لہٰذا حکم دیا جاتا ہے کہ پڑھ لیا کرو اسی قدر و انداز جو مہیا ہو چکا ہے اللہ کے قرآن میں ۔

عہ نوٹ تیسّر۔ آسان شدن و میسر گردیدن روز و آمادہ شدن منتہی الارب ۔ منجملہ معانی تیسر کے ایک معنے آمادہ شدن بھی ہے۔ لہٰذا اس جگہ تیسّر کا معنی کیا گیا ہے مہیا ہو چکا ہے یہی اس جگہ درست ہے دوسرا معنی آسان شدن اس جگہ ہرگز درست نہیں ہے کیونکہ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ آسان پڑھ لو اور مشکل چھوڑ دو حالانکہ قرآن مجید سارا آسان ہی آسان ہے جیسا کہ ارشاد ہے ولقد یسرنا القرآن الخ پ۲۷ ع۸۔ اور اس لئے بھی درست نہیں ہے کہ نماز میں عام قرآن پڑھنا قرآن مجید کی دوسری آیات کے خلاف ہے۔ کیونکہ اُن میں تسبیح و حمد دعا کے پڑھنے کا نماز میں حکم ہے جو انشاء اللہ اسکے بعد مذکور ہونگی ۔

اس حکم ربی سے یہ فیصلہ بیّن ہے کہ ہر ایک وقت نماز میں اسی قدر پڑھ لینا چاہیئے جو مہیا فی القرآن ہے
فاقرءُوا ماتیسر من القرآن سے پہلے مہیا شدہ پڑھنے کا سبب یہ بتلایا گیا ہے کہ اللہ جانتا ہے
کہ ہرگز نہیں حفاظت کروگے تم سارے حصۂ مقررہ کی یعنے سارا وقت نماز پڑھنے میں گذارنا دشوار ہوگا۔
اس دشواری کو آسان کرنے کے لئے یہ حکم دیا جاتا ہے کہ اسی قدر پڑھنا جو مہیا فی القرآن ہے۔ اس
کے بعد دوسرا فاقرءُوا ماتیسر منہ جو تاکیدی حکم ہے۔ اس کے پہلے یہ سبب بتلایا گیا ہے۔ کہ اللہ
جانتا ہے کہ بعض تمہارے بیمار ہونگے۔ اور دوسرے مسافر اور دوسرے کارزار والے ہونگے اُن کی
رعایت کے لئے بھی یہ حکم دیا جاتا ہے۔ کہ اسی قدر پڑھنا جو مہیا فی القرآن ہے ÷

فاقرءُوا ماتیسر من القرآن میں ماموصولہ مبہمہ ہے۔ جس سے خاص اتنا ہی حکم ثابت ہے۔
کہ پڑھو اسی قدر جو مہیا فی القرآن ہے۔ اب رہا یہ امر کہ وہ نماز میں پڑھنا کیا چیز ہے اور اس کا کیا نام
ونشان ہے۔ واضح ہو کہ لفظ صلوٰۃ کے ضمن میں اس کا نام ونشان موجود ہے۔ اس لئے اللہ علیم
خبیر نے فاقرءُوا ماتیسر من القرآن کے بعد متصل بطور عطف عموم بر خصوص حکم دیا ہے
واقیموا الصلوٰۃ۔ صلوٰۃ کا لغوی معنے قیام رکوع سجود دعا تسبیح ہے۔ اس معنے سے یہ بات بخوبی
واضح وروشن ہے کہ نماز مرکب ہے افعال واقوال سے کیونکہ قیام رکوع سجود فعل ہیں اور دعا
تسبیح کا محل ہیں۔ اور دعا تسبیح قولی اذکار ہیں۔ جن کا نماز میں پڑھنے کا حکم ہوا ہے ÷

پس اس بیان سے اظہر من الشمس ثابت ہے۔ کہ فاقرءُوا ماتیسر من القرآن میں
جس چیز کا نماز میں پڑھنے کا حکم ہے اس کا نام ونشان دعا تسبیح ہے۔ اس لحاظ سے فاقرءُوا ماتیسر
من القرآن میں ما عام نہیں رہا۔ بلکہ دعا تسبیح کے معنے میں خاص ہو گیا ہے۔ اور دعا تسبیح والے
اذکار قرآن مجید میں مہیا وموجود ہیں اور نماز میں اُن کے پڑھنے کا حکم بھی ÷

فاقرءُوا ماتیسر من القرآن میں ما کو عام بنانا اور نماز میں جو جی چاہیئے پڑھنا اور غیراللہ
کتابوں کی اتباع کی وجہ سے قرآنی دعا تسبیح والے اذکار کو ترک کرنا قرآن والی نماز کو ضائع کرنا ہے۔
اور خلاف قرآن اور خلاف پیغمبر ہے اور اللہ مولے کریم کی رضا کے غیر مطابق ہے۔ غیراللہ کتابوں
والی نماز بدرگاہ مالک یوم الدین ہرگز ہرگز مقبول نہیں ÷

دوم الصلوٰۃ میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے اور مضاف الیہ قرآن ہے۔ پس اقیموا الصلوٰۃ

عہ الصلوٰۃ من اللہ رحمۃ ومن المخلوقین الملائکۃ والانس والجن القیام والرکوع والسجود والدعاء والتسبیح۔ لسان العرب ÷

کا معنی ہوا کہ عموماً ہمیشہ قائم رکھو قرآن کے قیام رکوع سجود دعا تسبیح کو اس حکم سے بدرجہ حق الیقین ثابت ہے کہ قرآنی تعلیم کے مطابق نماز کا قیام رکوع سجود ادا کرنا ضروری ہے۔ اور قرآن کے بتائے ہوئے دعا تسبیح والے اذکار پڑھنے ضروری ہیں۔ اس کے بعد بطور عطف خصوص بر عموم حکم ہے واستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم یعنے خصوصاً بخشش مانگا کرو تم اللہ سے بیشک اللہ بخشش کرنے والا بڑا ہے۔ محبت کرنے والا بڑا ہے +

صلوٰۃ کے معنے ہیں دعا کا لفظ عام ہے جو کہ ہر دعا کو شامل ہے لیکن دعا استغفار کا خصوصاً ارشاد ہوا ہے۔ عارفان مولےٰ کریم پہ یہ بات ہرگز مخفی نہیں۔ کہ نماز کے وقت اللہ مولےٰ کریم کے حضور میں اُس کی پاکی بیان کرنے کا اور اُس کے آگے دُعا کرنے کا حکم ہوا مقتضیٰ حال کے مطابق ہے۔ عارفان مولےٰ اِس بات کو خوب جانتے ہیں۔ اُن کے لئے اشارہ ہی کافی ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق قیام رکوع سجود میں قرآنی دعا تسبیح والے اذکار پڑھنے ہی عین قرآنی نماز اور اتباع پیغمبر سلام علیہ کا ہے۔ اور اللہ احکم الحاکمین کے اُس حکم کے مطابق ہے جو پہلے بیان ہوا ہے۔ کہ نماز ادا کیا کرو۔ اللہ کے حضور میں جس طرح اُس نے تعلیم دی ہے تم کو۔ لہذا یہی قرآنی دعا تسبیح والی نماز مولیٰ کریم مجیب الدعوات کی بارگاہ عالیہ میں ضرور ضرور مقبول ہے اور بس +

اب ذیل میں وہ آیات بینات پیش کی جاتی ہیں۔ کہ جن میں نماز کے قیام رکوع سجود کا ارشاد ہے پھر وہ آیات تحریر کی جاویں گی۔ جن میں اللہ مولےٰ علیم خبیر نے نماز کے لئے دعا تسبیح والے اذکار پڑھنے کا حکم و انداز مہیا و موجود فرمایا ہے +

(نماز کے قیام رکوع سجود کا بیان)

(۱) حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ٥ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا فَاِذَا اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ٥

(ترجمہ) نگہبانی کیا کرو تم اوپر قرآنی نمازوں کے۔ خصوصاً اوپر نماز وسطیٰ کے خاص کر قیام کیا کرو تم واسطے اللہ کے دعا کرنیوالے ہو کر۔ پھر اگر خوف کرو تم (کسی کا) تو ادا کر لیا کرو پیادے چلتے ہوئے یا سواری پر چلتے ہوئے پیچھے خوف کی جب بےخوف ہو جاؤ تم تو نماز ادا کیا کرو اللہ کے حضور میں جس طرح اُس اللہ نے تعلیم دی ہے تم کو وہ تعلیم قرآنی جس کو نہیں تھے تم خود جانتے

اس ارشاد میں یہ جو حکم ہے۔ قوموا للّٰہ قانتین یعنے کھڑے ہوا کرو آگے اللہ کے دعا مانگنے والے ہو کر۔ اس حکم سے اظہر من الشمس ہے۔ کہ اس جگہ نماز کے قیام کا حکم ہے کیونکہ اس کے ماقبل و مابعد نماز ہی کا ذکر ہے۔ لہذا اس جگہ سوائے قیام نماز کے اور کوئی بھی مراد ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی ہے ؞

(۲) یٰمَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِیْ وَارْكَعِیْ مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ۝ پ ۳

(ترجمہ) اے مریم نماز کا قیام کیا کر آگے رب اپنے کے اور سجدہ کیا کر عموماً نماز ادا کیا کر ساتھ اُن شخصوں کے جو نماز ادا کرنے والے ہیں ؞

اس آیت میں حکم ہے اُقنتی جس کی مصدر قنوت ہے۔ من جملہ اس کے معانی کے قیام نماز بھی ہے۔ اور اس جگہ یہی معنی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اقنتی پر واسجدی کا عطف ہے۔ ہر دو جملے ایک حکم میں ہیں لہذا اس جگہ قیام اور سجدہ دونوں مبیّن ہیں ؞

(۳) وَاِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْیَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىِٕكُمْ ۝ پ ۵ ۱۳

(ترجمہ) اور جب ہووے تو (اے پیغمبر موجود) بیچ اُن غازیوں کے پھر کھڑی کی تو واسطے ان غازیوں کے قرانی قیام رکوع سجود دعا تسبیح یعنے نماز تو چاہیئے کہ کھڑا ہووے ایک گروہ غازیوں کا ساتھ تیرے اور چاہیئے کہ وہ غازی باندھے رکھیں جنگ کے اوزار اپنے پھر جب وہ غازی سجدہ یعنی رکعت پوری کر لیں تو چاہیئے کہ ہو جاویں وہ غازی پیچھے تمہارے ؞

ان غازیوں کے

اس آیت میں بھی فلتقم اور فاذا سجدوا سے قیام اور سجدہ ہر دو ظاہر ہیں۔ آیت نمبر ۲ و نمبر ۳ میں قیام و سجدہ کا حکم واضح و روشن ہے۔ اور رکوع کا اختصار ہے۔ لیکن رکوع سے انکار نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ سجدہ سے پہلے رکوع کا حکم موجود فی القرآن ہے جیسا کہ اللہ مولیٰ نے فرمایا ہے ؞

(۴) یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ ۝ پ ۱۷

(ترجمہ) اے وہی شخصو جنہوں نے شریعت کو قبول کر لیا ہے رکوع کیا کرو اور سجدہ کیا کرو عموماً فرمانبرداری کیا کرو رب اپنے کی۔ اور کیا کرو تم قرآنی نیک کام ؞

اس آیت میں سجدہ سے پہلے رکوع کا حکم تو صاف ظاہر ہے۔ لیکن صرف اتنا ہی نہیں۔ بلکہ اس جگہ رکوع سے پہلے قیام بھی ثابت ہے۔ کیونکہ رکوع کو قیام لازم ہے جیسے دھوپ کو سورج لازم اور مُنہ ہاتھ وغیرہ دھونے کے لئے پانی اور ہاتھ لازم ہیں۔ بغیر قیام کے رکوع ہرگز نہیں ہو سکتا ہے۔ اس جگہ ذکر بلزوم ساتھ ارادے لازم کے ہے۔ یہ بات اہلِ علم پر ہرگز مخفی نہیں۔ لہذا اس جگہ ہر سہ قیام رکوع سجود بدرجہ علین الیقین ثابت ہیں۔ اور آیات بھی اس مضمون کے متعلق جن میں عملی رنگ کا بیان ہے ذیل میں پیش کی جاتی ہیں ؞

(١) وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ۝ پ ١٩ ؏ ١٥

(ترجمہ) اور (اے اللہ کا پیغام پہنچانے والے) بھروسہ کئے رہو اوپر اللہ صاحب عزت مہربان اس عظیم الشان ذات کے جو دیکھتا ہے تجھ کو جس وقت تو قیام کرتا ہے اور (دیکھتا ہے) پھرنے یعنے جانے آنے تیرے کو بیچ اُن شخصوں کے جو سجدہ کرنے والے ہیں +

(٢) مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ پ ٢٦

(ترجمہ) محمد پیغام پہنچانے والا اللہ کا اور وہ شخص جو اصحاب اسکے ہیں۔ بڑھ کر سخت ہیں مقابلہ کفار کے بڑھ کر محب ہیں آپس میں (اے دیکھنے والے) دیکھتا ہے تو اُن کو حالانکہ رکوع نماز کرنیوالے (اور) سجدہ نماز کرنیوالے ہیں تلاش کرتے ہیں فضل اللہ سے اور رضامندی اللہ سے نشان اُن کا اُن کے چہروں میں ہے سجدہ نماز کے اثر سے +

(٣) الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ ۝ پ ١١ ؏ ٣

(ترجمہ) (وہ پاک گروہ) نماز کا رکوع کرنیوالے (اور) نماز کا سجدہ کرنے والے ہیں +

(٤) وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَاهِيمَ مَكَانَ الْبَيْتِ أَنْ لَا تُشْرِكْ بِي شَيْئًا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْقَائِمِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ ۝ پ ١٧ ؏ ١١

(ترجمہ) اور اُس وقت اتارا دیا ہم نے واسطے ابراہیم کے بیچ مکان اپنے گھر کے (حکم دیا) کہ مت شریک کریو ساتھ میرے کسی کو اور پاک رکھیو گھر میرے کو واسطے ان شخصوں کے اور ان شخصوں کو جو مقیم ہیں بیچ گھر کے عموماً ان شخصوں کے جو رکوع کرنیوالے (اور) سجدہ کرنیوالے ہیں

جملہ آیات بینات بالا مذکورات سے بخوبی واضح و روشن ہے کہ قرآنی نماز میں ہر سہ افعال یعنے قیام رکوع سجود ہی ادا کرنے کا حکم موجود فی القرآن ہے۔ اس جگہ نماز کے ہر سہ افعال یعنے قیام رکوع سجود کا بیان تو ہو چکا ہے۔ اب اس بات کا ذکر کیا جاتا ہے۔ کہ اللہ کا بندہ جس وقت کہ اللہ کو یاد کرنے کے لئے یعنے اُس کی تسبیح حمد بیان کرنے کے لئے اور اظہار خشوع والی دعائیں پڑھنے کے لئے نماز میں اللہ مولیٰ کے حضور میں حاضر ہو کر کھڑا ہوتا ہے۔ تو اُس وقت دست بستہ ہی کھڑا ہونا مقتضی مقام کے مطابق ہے اور رضائے مولےٰ کے موافق ہے۔ جیسا کہ اللہ مولےٰ ہادی مرشد نے موسےٰ رسول اللہ سلام علیہ کو اپنے حضور میں حاضر ہونے کے وقت میں دست بستہ ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جو کہ آیات ذیل سے واضح و روشن ہے +

فَلَمَّا أَتَاهَا نُودِيَ يَا مُوسَىٰ ۝ إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَلَمَّا رَآهَا تَهْتَزُّ

(ترجمہ) پس جس وقت آیا وہ موسیٰ اُس آگ کے پاس تو ندا کی گئی یعنے کہا گیا اے موسےٰ بیشک میں خود اللہ ہی رب ہوں تمام مخلوقات کا۔ اور حکم دیا گیا کہ۔ پیش کر تو اے موسیٰ عصا یعنے برہان انذار اپنا پس اُس وقت معلوم کیا اسی موسیٰ نے اسی عصا برہان کو

٥ عصا اور ید بیضاء کا مجازی معنی کیا گیا ہے کیونکہ خود اللہ مولیٰ ہادی مرشد نے ان کو برہان یعنے دو دلیلیں کہہ کر مجازی رنگ میں ارشاد فرمایا ہے لہذا مجاز استعارہ کے طور پر معنے مراد لیا گیا ہے۔

كَاَنَّهَا جَانٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ
يُعَقِّبْ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا
تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝
اُسْلُكْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ
تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ
وَّاضْمُمْ اِلَيْكَ جَنَاحَكَ
مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ
بُرْهَانٰنِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى
فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ اِنَّهُمْ
كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۝ پ۲۰ ع۷

گویا کہ وہ عصا پرمان تڑا ایک طرح کا سفید سانپ ہو حتی فرعون کے تو منہ پھیر کر موسٰی نے پھیرنے والا اُٹھانی کا
پیچھے دیکھا اُس موسٰی نے حکم دیا گیا اے موسٰی متوجہ ہو تو اور مت
خوف کر تو بیشک تو اللہ کے بےخوفوں میں سے ہے یعنے رسولوں میں سے
داخل کر تو اے موسٰی ید یعنے برہان بشارت اپنا پنجہ گریبان یعنے سینے اپنے کے
نکلے گا وہ سورج مانند ہو کر بغیر کسی غم کے یعنے خوشخبری دینے والا ۔
اور پنجہ کے ساتھ پکڑے تو اے موسٰی ساتھ اپنے ہاتھ اپنا
اللہ سے ڈرتا ہوا بے شک وہ دونوں عصا و ید بیضاء
دو دلیلیں ہیں ۔ (حالانکہ ہیں) رب تیرے سے طرف
فرعون کی اور سرداروں اُس کے کی بیشک وہ فرعون اور اُسکے سردار
خود ہو گئے ہیں گروہ بھاری خداتعالےٰ کے حکم کو چھوڑ دینے والے +

مذکورہ بالا آیات بیّنات میں وہ بیان ہے ۔ جب کہ موسٰی رسول اللہ سلام علیہ اللہ رب العلمین کے حضور میں حاضر ہوا تھا ۔ اس حضوری کے وقت میں موسٰی رسول اللہ سلام علیہ کو ارشاد ہوا ۔ الق عصاك اور ارشاد ہوا اسلك يدك بعد میں ارشاد ہوا فذانك برهانان عصا و ید بیضاء دو دلیلیں ہیں رب کی جانب سے فرعون وغیرہ کی طرف اِس ارشاد کے درمیان میں اس حضوری مولا کے وقت میں موسٰی رسول اللہ سلام علیہ کو ایک یہ بھی ارشاد ہوا ہے ۔ واضمم اليك جناحك من الرهب اس ارشاد سے ہاتھ باندھنے کا بین ثبوت ہے جیسا کہ ترجمہ میں ظاہر ہو چکا ہے اس جگہ اور کوئی مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا ہے +

اس بیان سے ظاہر ہے کہ اللہ مولےٰ کے حضور میں حاضر ہونے کے وقت میں موسٰی رسول اللہ سلام علیہ کو دست بستہ حاضر ہونے کا ارشاد ہوا ہے ۔ اس ارشاد سے واضح ہے کہ اللہ مولٰی کے حضور میں دست بستہ حاضر ہونا رضائے مولٰی ہے +

اس جگہ ضمم کی لغت بیان کر دینی ضروری ہے ۔ تاکہ حق شناس معلوم کر لیں ۔ ضمم کا معنی لغت عرب قاموس میں اس طرح مذکور ہے ۔ الضم قبض الشئ الى الشئ ۔ اور منتخب اور صراح اور منتهى الارب میں قبض کا ترجمہ اس طرح مذکور ہے ۔ قبض گرفتن بہ پنجہ ۔ لہذا اضمم اليك جناحك کا ترجمہ کیا گیا ہے ۔ پنجہ کے ساتھ پکڑے تو اے موسٰی ساتھ اپنے ہاتھ اپنا پس مطابق فبهدهم اقتده حکم قرآنی کے موسٰی رسول اللہ سلام علیہ کی طرح اللہ مولےٰ کریم کے حضور میں دست بستہ

حاضر ہونا چاہئے ؛

(اذکار کا بیان)

(دُعا قبل صلوٰۃ)

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰی غَسَقِ الَّیْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ۝ وَمِنَ الَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝ وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ۝ پ ١٥ ؏ ٩

(ترجمہ) (اے پیغمبر ہمیشہ قائم رکھ قرآنی صلوٰۃ کو وقت ڈھلنے یعنی طرف غروب جانے سورج کے ساتھ پہلے اندھیری رات کے بھی اور (ہمیشہ قائم رکھ) پڑھنا نماز فجر کا بیشک پڑھنا نماز فجر کا ہے وہ شاہد رکھا ہوا اور بعض حصہ رات میں پس بیدار ہو اکر واسطے پڑھنے اُس نماز کے حالانکہ نفل ہے واسطے تیرے قریب ہے کہ کھڑا کریگا تجھ کو رب تیرا مقام محمود میں اور (اے پیغمبر) کہا کر رب ادخلنی الخ ....

....

....

آیات بالا میں اقیم الصلوٰۃ حکم ہے ادا کیا کر صلوٰۃ اور قل رب ادخلنی الخ حکم ہے پڑھا کر رب ادخلنی الخ اس حکم سے یہ بات تو صاف ثابت ہے کہ دعا رب ادخلنی الخ متعلق صلوٰۃ ہے لیکن یہ دعا خود بھی اس بات کی متقضی ہے کہ صلوٰۃ میں داخل ہونے سے پہلے ہی پڑھی جاوے کیونکہ اس دعا میں دو لفظ ہیں ادخلنی اور اخرجنی ان سے ظاہر ہے کہ صلوٰۃ کے دخول اور خروج میں اس دعا کو پڑھنا تحصیل حاصل ہے۔ لہذا النصف النہار کی طرح واضح و روشن ہے۔ کہ صلوٰۃ میں داخل ہونے سے پہلے ہی دعا رب ادخلنی الخ پڑھ لینی ضروری ہے ؛

(تکبیر الصلوٰۃ کا بیان)

(١) یُرِیْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ؗ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ

(ترجمہ) چاہتا ہے اللہ ساتھ تمہارے تمہاری آسانی کو اور نہیں چاہتا وہ اللہ ساتھ تمہارے تمہاری دشواری کو ضرور اسلئے کہ پورا کرو تم مہینہ رمضان کی گنتی کو اور اس لئے کہ بیان کرو تم بزرگی اللہ کی اس لئے کہ اُس نے عارف بنایا ہے تم کو اور اس لئے کہ تم

لہ اللہ مولیٰ احکم الحاکمین نے قرآن مجید میں نماز تہجد کو نافلہ فرمایا ہے۔ لہذا نماز تہجد فرض ہرگز نہیں ہو سکتی اس نافلہ نماز

تشکرون ٥ پ ۲ ع ۷ | خود بیان کرو اچھی صفت یعنے حمد اللہ کی ❖

اس آیت کریمہ میں باوجود حکم تکمیل عدت صیام کے اور یہ بھی ارشاد ہے کہ اللہ نے عارف بنایا ہے تم کو لہذا بیان کیا کرو بزرگی اللہ کی اور بیان کیا کرو اچھی صفت یعنے حمد اللہ کی۔ اس ارشاد سے یہ بات بخوبی واضح و روشن ہے کہ اللہ مولیٰ ہادی مرشد کی بزرگی اور حمد بیان کرنی ضروری ہے۔ لیکن بزرگی اور حمد بیان کرنے کا حکم بھی متعلق نماز ہے جیسا کہ آیات ذیل سے یہ بات ثابت ہے ❖

(۲) قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۝ پ ۱۵ ع ۱۲

(ترجمہ) (اے پیغمبر!) تو کہدے یہ کہ پکارو اسم اللہ یا پکارو اسم رحمٰن جونسا کوئی پکارو (تو دو ثابت ہیں) واسطے اس اللہ کے قرآنی نام تمام نیک تر اور (اے پیغمبر) نہ پڑھا کر بلند آواز سے نماز اپنی میں اور نہ چھپا کر پڑھا کر اُس نماز اپنی میں اور چاہا کر (درمیان) اس کے طریقہ پڑھنے کا اور پڑھا کر الحمد للہ الخ ۔ . . . . اور بزرگی بیان کیا کر اُس اللہ کی بزرگی بیان کرنا اُس کی ❖

اس ارشاد میں بلند پڑھنے اور چھپا کر پڑھنے کے درمیانہ طریق سے نماز میں اذکار پڑھنے کا حکم ہوا ہے۔ جو کہ وابتغ بین ذالک سبیلا سے ثابت ہے اور حکم ہوا ہے کہ پڑھا کر حمد اللہ کا جو کہ قل الحمد للہ الخ سے ظاہر ہے اور حکم ہوا ہے کہ بزرگی بیان کیا کر اُس اللہ کی جو کہ کبرہ تکبیرا سے واضح و روشن ہے۔ اس بیان سے بخوبی واضح ہے۔ کہ حمد پڑھنا اور اللہ کی بزرگی بیان کرنا ہر دو نماز ہی کے اذکار ہیں۔ اب ان کا نماز میں پڑھنے کا محل و موقع قران المبین ہی سے پیش کیا جاتا ہے ❖

حمد پڑھنے کا محل سجدہ بھی ہے اور قیام بھی ہے جیسا کہ ہر دو مقام میں ظاہر ہوگا انشاء اللہ مولیٰ اور بزرگی بیان کرنے کا محل ابتدا ارقیام رکوع سجود ہے۔ اس لئے پہلے اسی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ ہادی مرشد نے فرمایا ہے ❖

(۱) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ

ترجمہ (اے پیغمبر) صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود ادا کیا کر (ساتھ) اسم رب اپنے کے بیچ صبح دن کے اور بیچ پچھلے حصے دن کے اور رات کے ایک حصے میں (وقت رات کے) پس سجدہ کیا کر آگے اُس رب اپنے کے

وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ما پ ۲۹ ۲۰ اور ادا کیا کر صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود کو حضور رب اپنے کے بیچ رات لمبی بڑی یعنی بوقت تہجد

اس آیت کریمہ میں اُذکر ساتھ معنے صل کے ہے ذکر کا معنے صلوٰۃ کتب لغت میں موجود ہے ✣

الذکر ✣ الصلوٰۃ والدعاء قاموس وغیرہ لغت کے اس بیان سے مبین ہے کہ ذکر کا معنی صلوٰۃ ہے اور صلوٰۃ خود مجموعہ قیام رکوع سجود و دعا تسبیح کا پہلے ثابت ہو چکا ہے۔ دوسرا لفظ اسم منصوب بہ نزع خافض ہے یعنے باحرف جار اس جگہ حذف ہے اور لفظ ربک مضاف الیہ ہے۔ اُس اسم کا تقدیر کلام ہے اذکر باسم ربک یعنے قیام رکوع سجود ادا کیا کر ساتھ اسم رب اپنے کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ نماز کے قیام رکوع سجود کو ساتھ اسم رب اپنے کے ادا کرنے کا حکم ہوا ہے ✣

(۲) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ پ ۲۷ ۱۵ و ۲۹ ترجمہ اے پیغمبر پس صلوٰۃ یعنی قیام رکوع سجود ادا کیا کر ساتھ اسم رب اپنے بزرگ کے

اس آیت میں سبح امر ہے اس کی مصدر تسبیح ہے اور تسبیح کا معنی صلوٰۃ کتب لغت میں مذکور ہے ✣

وَالتسبیح الصلوٰۃ قاموس لغت کے اس معنے سے واضح ہے کہ تسبیح کا معنے صلوٰۃ ہے اور بس۔ پس اس جگہ سبح بمعنے صل ہے اور باحرف جار لفظاً مذکور ہے۔ لہٰذا معنے کیا گیا ہے قیام۔ رکوع سجود ادا کیا کر ساتھ اسم رب اپنے بزرگ کے۔ اس بیان سے اظہر من الشمس ہے کہ قیام رکوع سجود کو ساتھ اسم رب اپنے کے ادا کرتے ہوئے اُس کی بزرگی بھی بیان کرنی چاہیئے ✣

(۳) سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى پ ۳۰ ۱۲ ترجمہ (اے پیغمبر) صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود ادا کیا کر (ساتھ) اسم رب اپنے بلند شان کے

اس جگہ بھی سبح بمعنے صل ہے اور اسم منصوب بہ نزع خافض ہے یعنے باحرف جار حذف ہے اس لئے اس جگہ معنے کیا گیا ہے کہ قیام رکوع سجود ادا کیا کر ساتھ اسم رب اپنے بلند شان کے ✣ اس حکم سے ثابت ہے کہ قیام رکوع سجود کو ساتھ اسم رب اپنے کے ادا کرتے ہوئے اُس کی صفت بلند شان بھی بیان کرنی چاہیئے ✣

مذکورہ بالا ہر سہ ارشادات سے صاف ثابت ہو چکا ہے۔ کہ قیام رکوع سجود کو ساتھ اسم رب اپنے کے ادا کرتے ہوئے اُس کی صفت بزرگی اور صفت بلند شان کرنی ضروری ہے۔ اب رہی یہ بات کہ رب کا اسم مبارک قیام رکوع سجود کے پہلے ذکر کرنا چاہیئے یا پیچھے اس کا بیان ارشاد ذیل سے ظاہر ہے ✣

قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی ✣✣ ان ھذا لفی الصحف الاولیٰ صحف ترجمہ تحقیق نجات پائی اس شخص نے جو پاک ہوتا ہے (غیر اللہ کی حکم سے) اور ذکر کرتا ہے اسم رب اپنے کا پھر قیام رکوع سجود ادا کرتا ہے ✣✣ بیشک یہ مذکورہ بالا احکام البتہ تمام پہلی کتابوں میں کتب

اِبْرٰهِیْمَ وَ مُوْسٰی ؕ پ ۳۰ ع ۱۲	ابراہیم اور موسیٰ میں ہیں ۔

ذکر اسم ربہ فصلی میں حرف فا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ قیام رکوع سجود کے پہلے ہی رب کا اسم مبارک ذکر کرنا چاہیئے ۔ اب ذیل میں مذکورہ بالا تعلیم کے مطابق ذکر تکبیر قرآن مجید سے ہی پیش کیا جاتا ہے جو خود رب العلمین نے اپنے اسم مبارک کے ساتھ صفت بزرگی اور صفت بلند شان کو قرآن مجید میں ایک جگہ مہیا و موجود و مذکور فرمایا ہوا ہے اور وہ یہ ہے :۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا پ ۵ ع ۳

یہ قرآنی تکبیر سب سے اول نمبر بالکل صحیح و درست کامل و مکمل تکبیر ہے ۔ اس لئے کہ اس کے پہلے ان مکسورہ مشددہ موجود و مذکور ہے ۔ اہل علم پر مخفی نہیں ۔ کہ ان مکسورہ مشددہ کلام کے ابتداء میں ہی آیا کرتا ہے ۔ لہٰذا بذریعہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا کے ابتداء کرنا بالکل صحیح ہے ۔ اِنَّ مکسورہ مشددہ برائے ابتداء چاہتا ہے اسم منصوب اور خبر مرفوع ۔ اللہ اسم ذات واجب الوجود منصوب لفظاً بعامل لفظی اسم اِنَّ کا ۔ کان فعل ناقصہ چاہتا ہے اسم مرفوع اور خبر منصوب ضمیر ہو مرفوع متصل مستتر راجع بسوئے اسم کبریائی اسم کان کا ۔ علیاً منصوب لفظاً خبر اول کبیراً خبر ثانی کان با اسم و ہر دو خبر جملہ فعلیہ خبریہ صغریٰ محلاً مرفوع خبر اِنَّ کی ۔ اِنَّ با اسم و خبر جملہ اسمیہ کبریٰ ابتدائیہ ہوا پس اِنَّ اللہ کان علیاً کبیراً جملہ ذوالوجہین پوری کلام ہے ابتداء کے لئے حجت تام ہے ۔

اذکار قیام کا بیان

(۱) حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ پ ۲ ع ۱۵	(ترجمہ) نگہبانی کیا کرو تم اوپر قرآنی نمازوں کی خصوصاً اوپر نماز وسطیٰ کے خاص کر قیام کیا کرو تم واسطے اللہ کے دعا کرنیوالے ہو کر پھر اگر خوف کرو تم کسی کا ، تو دعا کر لیا کرو پیادے چلتے ہوئے یا سواری پر چلتے ہوئے پیچھے خوف کے جب بیخوف ہو جاؤ تم تو نماز ادا کیا کرو تم اللہ کے حضور میں جس طرح اس اللہ نے تعلیم دی ہے تم کو وہ تعلیم قرآنی جس کو نہیں تھے تم خود جانتے ۔

یہ مقام قرآن کریم کا پہلے بھی دو دفعہ نقل ہو چکا ہے اب اس جگہ خصوصاً نقل کیا جاتا ہے ۔ اس لئے کہ اس میں ایک لفظ ہے قانتین اس کی نسبت کچھ ذکر کرنا ضروری ہے ۔ پہلے اس کی لغت پیش کی جاتی ہے ۔

قنوت بالضم فرمانبرداری کردن منه قوله تعالیٰ قانتین والقانتات وخاموش بودن وباز ماندن از سخن واستادن درنماز ودعا منتہی الارب۔	(ترجمہ) قنوت بالضم کا معنی ہے فرمانبرداری کرنی اس سے ہے قول اللہ تعالےٰ کا القانتین والقانتات اور خاموش رہنا۔ اور کلام سے رُک رہنا۔ اور قیام کرنا نماز میں۔ اور دُعا۔

لغت کی اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ قنوت کا معنے دُعا ہے اس معنے کے علاوہ فرمانبرداری اور خاموش رہنے اور کلام سے رُک رہنے اور نماز میں قیام کرنے کے معنی بھی ہیں۔ لیکن اس جگہ قوموا اللہ قانتین میں سوائے دعاء کے دوسرا کوئی معنی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ قانتین حال ہے قوموا سے۔ اس جگہ فرمانبرداری کا معنے اس لئے نہیں ہو سکتا۔ کہ قوموا خود بذاتہٖ فرمانبرداری ہے۔ اور خاموش رہنا اور کلام سے رُک رہنا بھی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ جو حکم ہوا ہے فاقرؤا ما تیسر من القرآن ہ یعنے پڑھ لیا کرو اُسی قدر جو مہیا فی القرآن ہے یہ اس حکم کے خلاف ہے۔ بلکہ لفظ صلوٰۃ بھی بذاتہٖ ان معنوں کو قبول نہیں کرتا۔ کیونکہ اُس کا معنی قیام رکوع سجود دعا تسبیح ہے۔ اور نماز میں قیام کرنا بھی اس جگہ مراد ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ قوموا اس جگہ خود قیام نماز ہے۔ لہذا تحصیل حاصل ہے۔ پس قوموا اللہ قانتین کا معنے قیام کیا کرو تم واسطے اللہ کے دعا کرنے والے ہو کر بالکل صحیح و درست ہے۔ عین مقتضی مقام کے مطابق ہے اور موافق ہے۔ دیگر آیات کے جو ذیل میں پیش کی جاتی ہیں ÷

(۲) وَاَقِيمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۵ پ ۸	(ترجمہ) اور کھڑا کیا کرو تم اپنے وجودوں کو نزدیک ہر وقت سجدہ نماز کے اور دُعا کیا کرو تم اُس اللہ کے حضور میں خاص کرنیوالے ہو کر واسطے اُسکی توحید

اس ارشاد میں بھی قیام نماز میں دعا کرنے کا حکم ثابت و بیّن ہے ÷

(۳) وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۵ پ ۸	ترجمہ۔ اور دعا کیا کرو تم اللہ کے حضور خوف (اللہ) کی حالت اور طمع رحمت کی رحمت اللہ کی نزدیک ہے واسطے تمام محسنین کے ÷

اس فرمان سے بخوبی واضح و روشن ہے کہ اللہ کے حضور میں حالت خوف و طلب رحمت میں دعا ہی ہونی چاہئے ÷

(۴) وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا پ ۹	ترجمہ۔ اور (موجود ہیں) واسطے اللہ کے قرآنی نام تمام نیک تر پس دعا کیا کرو تم اس اللہ کے حضور میں بذریعہ اُن اسماء حسنیٰ کے ÷

نماز میں مسنون دعا

اس حکم سے بخوبی واضح اور روشن ہے کہ اللہ مولیٰ کے حضور میں بذریعہ اسماءِ حسنیٰ کے دعا کرنی چاہئے ۔

(۵) هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ پ ۲۴ ع ۱۲

(ترجمہ) وہ اللہ ازلی ابدی زندہ ہے نہیں کوئی معبود یعنے لائق فرمانبرداری کے غیر اُس اللہ کے پس دُعا کیا کرو تم اُس الٰہ کے حضور میں خالص کرنیوالے ہو کر واسطے اُس کے اُسکی توحید (ساتھ) الحمد للہ رب العلمین ۔

اس جگہ ادعوا کا مفعول ثانی الحمد للہ رب العلمین جملہ ہے جو محلاً منصوب بہ نزع خافض ہے کیونکہ ادعوا کا مفعول ثانی ساتھ باحرف جار کے آتا ہے۔ پس اس فرمان ربّی میں سُورۃ الحمد کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ سورۃ الحمد میں حمد بھی ہے اور دعا بھی ہے۔ لہٰذا بذریعہ الحمد کے دُعا کرنے کا حکم ہُوا ہے ۔

(۶) قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ پ ۲۴ ع ۱۵

ترجمہ (اے پیغمبر) کہدے تو کہ سوائے اس کے نہیں کہ میں بشر مثل تمہارے ہوں حال یہ ہے کہ بھیجا طرف میری یہ کہ سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تمہارا الٰہ واحد ہے ۔ پس قیام کرو تم واسطے اس الٰہ اپنے کے اور بخشش مانگا کرو تم اُس کے حضور میں

اس آیت کریمہ میں روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ اللہ مولیٰ کریم کے حضور میں کھڑے ہو کر دعا استغفار کرنی ضروری ہے ۔

(۷) وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا ۖ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ ۝ پ ۲۷ ع ۴

ترجمہ اور (اے پیغمبر) ثابت قدمی ہمیشہ اختیار کئے رہو تو واسطے حکم رب اپنے کے کیونکہ بیشک تو (ہے) بیچ نگاہوں ہماری کے خصوصاً تسبیح بیان کیا کر تو ساتھ محمد رب اپنے کے وقت معین میں درانحالیکہ قیام کرے تو عموماً ایک حصہ میں وقت رات کے پس صلوٰۃ ادا کیا کر اور (صلوٰۃ ادا کیا کرتو) بیچ پیٹھ پھیر دینے جنس ستاروں کے یعنے وقت صبح کے اور وقت طرف غروب جانے سُورج کے ۔

سبح بحمد ربک حین تقوم میں تقوم حال ہے سبح سے جس سے بدرجہ حق الیقین ثابت ہے کہ قیام نماز کی حالت میں تسبیح حمد کا پڑھنا ضروری ہے ۔ وَمِنَ الَّيْلِ فسبحہ وادبار النجوم میں سبح سے پوری نماز مراد ہے بطور عطف عموم بر خصوص کیونکہ حین تقوم میں قیام نماز کا خصوصاً حکم فرمایا گیا ہے۔ اور ومن الیل میں من تبعیضیہ ہے جس سے ایک حصہ رات کا مراد ہے۔ اور ادبار النجوم میں الف لام جنسی ہے۔ پس بلحاظ جنس کے سورج بھی ستاروں میں شامل ہے۔ ستاروں کے پیٹھ پھیر دینے سے صبح کا وقت مراد ہے۔ اور سُورج کے پیٹھ پھیر دینے سے مراد ہے درمیان آسمان

سے پھر کر طرف غروب جانا سورج کا۔ پس اِس ارشاد میں بھی تین وقت بین ہیں ۞

(۸) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پ ۳۰	(ترجمہ) پس اے پیغمبر تسبیح بیان کیا کر تو ساتھ حمد رب اپنے کے اور بخشش مانگا کر تو اس سے

اس ارشاد میں بھی تسبیح حمد اور استغفار کا تاکیدی حکم ہے۔ پس تسبیح حمد اور استغفار کا قیام میں خاصۃً حکم ہے ۞

خلاصہ آیت نمبر (۱) قوموا للہ قانتین سے اور آیت نمبر (۲) واقیموا وجوھکم سے قیام نماز میں عموماً دعا کرنے کا حکم ثابت ہے۔ اور آیت نمبر (۳) میں وادعوہ خوفا وطمعا سے بحالت خوف اور طلب رحمت دعا کرنے کا حکم ظاہر ہے۔ اور آیت نمبر (۴) وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بھا میں بذریعہ اسماء حسنیٰ کے دعا کرنے کا ارشاد ہے ۞

اور آیت نمبر (۵) فادعوہ مخلصین لہ الدین الحمد للہ رب العلمین میں، بذریعہ سورۃ الحمد کے دعا کرنے کا فرمان ہے۔ پھر آیت نمبر (۶) فاستقیموا الیہ واستغفروہ میں۔ اور آیت نمبر (۷) سبح بحمد ربک حین تقوم میں قیام نماز میں تسبیح حمد اور استغفار بیان کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور آیت نمبر (۸) فسبح بحمد ربک واستغفرہ میں بھی تسبیح حمد اور استغفار کا حکم قیام نماز کے متعلق ہی تاکیدی حکم ہے۔ کیونکہ استغفار کا قیام میں حکم دیا گیا ہے۔ جو کہ فاستقیموا الیہ واستغفروہ سے ثابت ہے۔ اللہ غفور رحیم نے مومنین اور مومنات کے لئے بھی بخشش مانگنے کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ آیات ذیل سے ظاہر ہے ۞

(۹) فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰىكُمْ پ ۲۶	ترجمہ پس اے پیغمبر جانے رہو تو شان یہ ہو کہ نہیں کوئی معبود یعنے لائق فرمانبرداری کے غیر اللہ اور بخشش مانگا کر تو واسطے نا روا کام اپنے کے اور واسطے ان مردوں کے جو راہ راست کو قبول کرنیوالے ہیں اور واسطے اُن عورتوں کے جو راہ راست کو قبول کرنیوالی ہیں بیشک اللہ خود جانتا ہے پھرنے یعنے جانے آنے کی جگہ تمہاری اور ٹھہرا کرنے یعنے رہنے کی جگہ تمہاری کو۔

مذکورہ آیت کریمہ میں جو حکم ہوا ہے۔ اس کے مطابق مومن مردوں اور مومنہ عورتوں کے لئے بھی بخشش مانگنی ضروری ہے ۞

اس بیان بالا سے ظاہر ہے کہ اللہ مولیٰ کے حضور قیام نماز میں دعا کرنے کا حکم ہوا ہے۔ خاصکر اسماء حسنیٰ تسبیح حمد استغفار کا حکم ہوا ہے۔ اس کے بعد وہ آیات بینات پیش کی جاتی ہیں جن میں اس مضمون کے متعلق جملہ مومنین کی عملی طرز کا بیان ہے۔ جیسا کہ اللہ ہادی مرشد

علہ ذنب بکار ناروا منتہی الارب ۞ علہ واللہ یعلم میں واو زائدہ صلہ مؤکدہ ہے (۱۲)

نے ارشاد فرمایا ہے ÷

(۱) وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ پ۳ ع۱۰

(ترجمہ) اور وہ شخص جو بخشش مانگنے والے ہیں بیچ وقت سحروں کے یعنے نماز تہجد میں

(۲) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ پ۲۶ ع۱۸

(ترجمہ) بیشک وہ شخص جو پرہیز کرنیوالے ہیں غیر اللہ کے حکم سے داخل ہونگے بیچ باغوں بہشت کے اور چشموں بہشت کے حالانکہ وہ پکڑنیوالے ہیں اُس کو جو دیگا اُنکو رب اُن کا بیشک وہ غیر اللہ کے حکم سے پرہیز کرنیوالے خود تھے پہلے اس دخول جنت سے احسان کرنیوالے حالانکہ ہیں وہ تھوڑا سا وقت رات سے خود سو جاتے اور بیچ وقت سحروں کے یعنے نماز تہجد میں وہ خود بخشش مانگتے ہیں۔

اس ارشاد سے ظاہر ہے کہ متقین محسنین بوقت سحر تہجد کی نماز میں بھی استغفار پڑھتے ہیں ÷

(۳) وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ پ۱۹ ع۴

(ترجمہ) عباد الرحمن) وہ شخص ہیں جو ہوتے ہیں واسطے رب اپنے کے سجدہ صلوٰۃ کرنیوالے اور قیام صلوٰۃ کرنے والے اور وہ شخص جو کہتے ہیں۔ ربنا اصرف الخ

. . . .

. . . .

اس ارشاد سے ثابت ہے کہ عباد الرحمن نماز کا سجدہ اور قیام کرتے ہیں۔ اور پڑھتے ہیں دعا ربنا اصرف عنا عذاب جہنم الخ ÷

(۴) اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ پ۲۳ ع۱۵

(ترجمہ) کیا وہ شخص جو دُعا کرنے والا ہے نماز کی رات کی گھڑیوں میں حالانکہ وہ سجدہ صلوٰۃ کرنیوالا ہے اور قیام صلوٰۃ کرنیوالا ہے حالانکہ وہ دعا کرنیوالا ڈرتا ہے دار البقا سے اور وہ امیدوار ہے رحمت رحمت اپنے کا (اُس کے برابر ہو سکتا ہے جو ایسا نہیں کرتا)

اس ارشاد سے بین ہے کہ آخرت سے ڈرنے والا اور اللہ کی رحمت کا اُمیدوار شخص سجدہ اور قیام نماز کی حالت میں دعا کرتا ہے ÷

(۵) اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ

(ترجمہ) وہ شخص جو حامل ہوتے ہیں اللہ کی بادشاہت کے یعنے کتاب اللہ اور وہ شخص جو رہتے ہیں) گرد اگرد اس کتاب اللہ کے وہ تسبیح بیان کرنے میں ساتھ حمد رب اور اظہار خشوع کرتے ہیں اس رب اپنے کے حضور میں اور وہ بخشش مانگتے ہیں واسطے اُن شخصوں کے جنہوں نے اللہ کی شریعت کو قبول کر لیا ہے (کہتے ہیں) ربنا وسعت کل شیٔ رحمۃ و علما فاغفر ÷ الخ

لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ۣ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَاۗىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ پ ۲۴ ع ۶

....

اس ارشاد میں حاملان کتاب اللہ سے رسل انبیاء سلام علیہم مراد ہیں۔ اور اور اُس کے گرداگرد سے دیگر مومنین مراد ہیں۔ پس جملہ رسل سلام علیہم اور مومنین کا اللہ کے حضور میں تسبیح حمد بیان کرنا اور اظہار خشوع والی دعا پڑھنا اور مومنین کے لئے دعا بخشش کرنا۔ قرآن المبین سے صریح طور پر ثابت ہے اور وہ دُعا استغفار جس کا مومنین کے لئے پڑھنے کا حکم ہے اس جگہ مہیا و مذکور فرمائی گئی ہے۔ اور یہ بیان اُن احکام کے مطابق ہے جو نمبر ۹ تک مذکور ہوئے ہیں۔ لہذا یہ قیام ہی کے اذکار ہیں ؛

ان بیان سے نصف النہار کی طرح ظاہر ہے۔ کہ جملہ رسل انبیاء و سلام علیہم عباد الرحمٰن مومنین متقین کی سنت اور عملی نمونہ یہی ہے۔ کہ وہ اللہ مولےٰ کے حضور میں حاضر ہو کر دعا کیا کرتے تھے۔ اور محمد رسول اللہ سلام علیہ کا عمل اور سنت بھی یہی ہے جیسا کہ ارشاد ذیل سے ثابت ہے ؛

(۱) وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ پ ۲۹ ع ۱۱

ترجمہ۔ اور بے شک قرآنی نمازیں (خاص) واسطے اللہ کے ہیں لہذا دعا کیا کرو تم ساتھ اللہ کے کسی ایک کو کیونکہ بے شک شان یہ ہے کہ جب قیام کیا بندے اللہ کے نے دُعا کرتا ہے وہ بندہ اللہ کا اُس اللہ کے حضور میں ؛

اس ارشاد سے بدرجہ عین الیقین ثابت ہے کہ اللہ مولےٰ علیم خبیر نے قرآن مجید میں اپنے بندے کا عملی نمونہ بتلایا ہے۔ یہ کہ اللہ کے بندے محمد رسول اللہ سلام علیہ نے جب قیام نماز کیا ہے دُعا کرتا ہے۔ اُس اللہ کے حضور میں۔ پس روز روشن سے بڑھ کر ظاہر ہے کہ قیام نماز میں دعا

کرنا پیغمبر سلام علیہ کا عمل ہے اور یہی سچی سنت ہے۔ اور مقتضی حال کے مطابق ہے۔ اس سچی سنت کو ترک کرنا اور قیام نماز میں عام قرآن پڑھنا خلاف قرآن ہے۔ اور خلاف پیغمبر سلام علیہ ہے اور اللہ مولیٰ کی رضا کے غیر مطابق ہے اور مقتضی مقام کے ناموافق ہے ۔

آیات بالا مذکورات سے بخوبی واضح و روشن ہے کہ اللہ احکم الحاکمین نے اسماء الحسنیٰ تسبیح حمد استغفار وغیرہ دعائیں قیام میں پڑھنے کا حکم دیا ہے لہذا اسماء حسنیٰ حمد استغفار وغیرہ دعائیں قیام میں لازم ہیں اور فاقرؤا ما تیسر من القرآن کے مطابق سب کے سب اذکار قرآن مجید ہی سے پڑھنے فرض ہیں۔ لیکن جن اذکار کو اللہ مولیٰ نے خاص کیا ہے وہ خاص ہیں۔ اور جن کو عام کیا ہے وہ عام ہیں۔ اللہ تعالے خالق مالک ہادی مرشد غفور رحیم کے حضور میں کھڑے ہو کر اس کی تسبیح حمد کہنا اور اس کے آگے دعا کرنا مقتضی حال کے مطابق ہے اور اس کے حضور میں حاضر ہو کر عام قرآن پڑھنا مقتضی مقام کے ناموافق ہے ۔

ماتحت آیات بالا مذکورات کے قیام کے اذکار اسماء حسنیٰ تسبیح حمد استغفار وغیرہ دعائیں قرآن کریم ہی سے ذیل میں تحریر کی جاتی ہیں۔ بعد دعا رب ادخلنی الخ اور تکبیر کے ۔

قبل نماز | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝ پ ۱۵ ع ۹

تکبیر نماز | اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ پ ۵ ع ۳

اذکار قیام نماز | هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ پ ۲۸ ع ۶ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ پ ۲ ۔ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا

حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا
وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ پ۳ ۸ رَبَّنَا لَا تُزِغْ
قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ
جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ پ۳ ۹ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا
ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ پ۳ ۱۰ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا
وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پ۴ ۶ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ پ۹ ۴
رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ
الرّٰحِمِيْنَ ۝ پ۱۸ ۶ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا
سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝ پ۱۹ ۴ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا
وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ
وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ ۝ پ۲۴ ۶ +

(اذکار رکوع کا بیان)

اللہ مولا ہادی مرشد نے بذریعہ محمد رسول اللہ سلام علیہ کے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا

(۱) اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ ۝ وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ	(ترجمہ) عموماً حکم یہ ہی کہ مت فرمانبرداری کرو تم (کسی کی) غیر اللہ کے بیشک میں واسطے تمہارے اُس اللہ کیطرف سے ڈر سنانیوالا ہوں دوزخ کا اور خوشخبری دینے والا ہوں جنت کی خصوصاً حکم یہ ہے کہ بخشش مانگا کرو تم حضور رب اپنے کے پھر رجوع بیان کیا کرو تم طرف اُس رب اپنے کی +

اس مذکورہ بالا ارشاد میں الا تعبدوا حکم عموم ہے۔ اس کے بعد بطور عطف خصوص بر عموم وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ مذکور ہوا ہے۔ یہ دو حکم ہیں ایک استغفروا۔ اور دوسرا توبوا۔ اور ثم حرف عطف برائے ترتیب درمیان میں موجود ہے۔ ثم کی ترتیب سے ظاہر ہے کہ ہر دو حکم جس ترتیب سے مذکور ہیں۔ اسی ترتیب پر ان ہر دو حکموں کی تعمیل ضروری ہے۔ اس مضمون کی مانند پارہ باراں رکوع ۵ و ۶ و ۸ میں بھی ارشاد مذکور ہے۔ پہلا حکم ہے استغفروا ربکم یعنے دعا استغفار کیا کرو تم اپنے رب کے حضور میں۔ اس دعا استغفار کا قیام نماز میں

پڑھنے کا حکم اذکار قیام کے بیان میں ثابت ہو چکا ہے۔ اب رہا دوسرا حکم ثمّ توبوا الیہ یعنے استغفار کے بعد پھر رجوع الی اللہ بیان کیا کرو تم چونکہ ثمّ ترتیب اور تراخی پر دال ہے۔ لہذا استغفار قیام کے بعد رجوع الی اللہ بیان کرنے کا رتبہ و درجہ رکوع ہی میں ہے۔ کیونکہ اللہ مولیٰ کے حضور میں حاضر ہو کر قیام نماز میں دعا استغفار کرنے کا اور رکوع میں رجوع الی اللہ بیان کرنے کا حکم عملی رنگ میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ جو کہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے ؂

(۲) وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۝ پ۲۳ ؎	(ترجمہ) اور جان لیا داؤد نے سوائے اسکے نہیں کہ اختلاف رائے کیا ہم نے اسے پھر دعا استغفار کی اس نے اپنے رب کے حضور میں اور گر گیا رکوع نماز کی حالت میں اور رجوع الی اللہ بیان کیا اس نے ؂

اس جگہ فاستغفر ربہ وخر راکعًا و اناب میں خر صیغہ ماضی فعل انتقالیہ ہے۔ یعنے ایک حالت سے دوسری حالت میں جانا کیونکہ خر کا معنی ہے بلندی سے پستی کی طرف گر جانا۔ پس گرنے سے پہلے حالت بلندی یعنے قیام کا ہونا لازم ہے۔ بغیر قیام کرنے کے رکوع میں گرنا ناممکن ہے لہذا اس جگہ خر کے پہلے حالت قیام لازمًا مذکور و موجود ہے۔ اور خر کے بعد حالت اطمینانی راکعًا لفظًا مذکور ہے پس بعبارت واضح قرآن مجید سے ثابت ہے۔ کہ داؤد رسول اللہ سلام علیہ نے قیام نماز کی حالت میں دعا استغفار پڑھی اور رکوع نماز کی حالت میں انابت یعنے رجوع الی اللہ بیان کیا۔ اس بیان سے بدرجہ عین الیقین ثابت ہے کہ فاستغفر ربہ وخر راکعًا و اناب میں قیام اور رکوع ہر دو فعل نماز کے مع اپنے اذکار کے موجود ہیں۔ آیت نمبر (۱) وان استغفروا ربکم سے رب کے حضور میں حاضر ہو کر استغفار یعنے بخشش مانگنے کا حکم ثابت ہے۔ پھر اس کے بعد ثمّ توبوا الیہ سے توبہ یعنے رجوع الی اللہ بیان کرنے کا حکم ظاہر ہے اور آیت نمبر (۲) میں فاستغفر ربہ وخر راکعًا و اناب سے قیام میں استغفار یعنی بخشش مانگنا اور رکوع میں انابت یعنے رجوع الی اللہ بیان کرنا داؤد رسول اللہ سلام علیہ کا طریق عمل بین ہے اللہ مولیٰ ہادی مرشد نے پارہ ث ۱۶ میں رسل انبیاء سلام علیہم کا نام بنام ذکر فرما کر ارشاد کیا ہے اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ یعنے یہ مذکورہ رسول وہ شخص ہیں۔ جن کو طریق راست کا عارف کیا ہے اللہ نے پس (اے پیغمبر) ان رسولوں کے طریق راست کی اقتدا یعنے پیروی کیا کر۔ اس حکم سے ثابت ہے کہ جملہ رسولوں کے طریقے کی پیروی کرنی ضروری ہے پس داؤد رسول اللہ سلام علیہ من جملہ رسولوں کی ہے اور قیام میں استغفار اور رکوع میں انابت کرنا اس کا طریق عمل ہے پس فبھدٰھم اقتدہ کے

مطابق قیام میں استغفار اور رکوع میں انابت یعنے رجوع الی اللہ بیان کرنا ضروری ہے اور حکم ہوا ہے۔ واتبع سبیل من اناب الی یعنے پیروی کیا کر طریق اس شخص کی جس نے م

۴ انابت کی طرف میری اس حکم کے مطابق بھی رکوع میں انابت کرنی ضروری ہے ✤

خلاصہ وان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ میں لفظ ثم ترتیب پر دلالت کرتا ہے جس سے ثابت ہے کہ استغفار یعنے بخشش مانگنکا حکم پہلے ہے۔ پھر توبوا یعنے رجوع الی اللہ بیان کرنے کا حکم اس کے بعد ہے۔ اس کی تعمیل سوائے نماز کے نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ قرآن مجید میں توبہ کے بعد بخشش کا وعدہ ہے جیسا کہ ارشاد ہے فمن تاب من بعد ظلمہ واصلح فان اللہ یتوب الیہ ان اللہ غفور رحیم پ ۶ ع ۱۰۔ اور انہ من عمل منکم سوء بجھالۃ ثم تاب من بعدہ واصلح فانہ غفور رحیم پ ۷ ع ۱۲۔ اور فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم پ ۲۴ ع ۶۔ ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ توبہ پہلے ہو تو اس کے بعد بخشش ہے۔ اور یہ برعکس ہے ان استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ کے پس آیت ما نحن فیہ واستغفروا ربکم ثم توبوا الیہ پر عمل صرف حالت صلوۃ میں ہی ہوسکتا ہے یعنے قیام کی حالت میں استغفار اور رکوع کی حالت میں رجوع الی اللہ والی دعائیں پڑھی جاویں۔ اسی طرح کی عملی شہادت مطابق لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ پ ۲۱ ع ۹ کے فاستغفر ربہ وخر راکعا واناب میں مہیا و موجود فی القرآن ہے مومن باللہ مسلم اہل الذکر والقرآن کا جس پر ایمان ہے۔ پس اسماء حسنیٰ تسبیح حمد استغفار وغیرہ دعاؤں کی طرح رجوع الی اللہ بیان کرنے کے اذکار بھی مہیا و موجود فی القرآن ہیں۔ ان کو ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے ✤

(اذکار رکوع)

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ پ ۲۶ ع ۲ رَبَّنَا عَلَیْکَ تَوَکَّلْنَا وَاِلَیْکَ اَنَبْنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ پ ۲۸ ع ۷

اذکار سجدہ کا بیان

ترجمہ۔ پس اے پیغمبر تسبیح بیان کیا کر ساتھ حمد رب اپنے کے اور ہو تو	.. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ

مِنَ السّٰجِدِیْنَ (پ ۱۴ ع ۶)

اُن شخصوں میں سے جو سجدہ کرنے والے ہیں ؞

(۲) کَلَّا لَا تُطِعْہُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (پ ۳۰ ع ۲۱)

ترجمہ (۲) اے پیغمبر! مت فرمانبرداری کر تو اس خطاکار کی اور سجدہ کیا کر تو اور قرب حاصل کیا کر تو ؞

مذکورہ بالا آیت نمبر (۱) میں فسبح بحمد ربک وکن من الساجدین ہر دو جملے معطوف علیہ اور معطوف آپس میں سابق لاحق نہیں ہیں بلکہ مصاحب و موافق ہیں۔ اس جگہ تسبیح حمد اور سجدہ ایک ہی وقت میں محکوم ہیں کیونکہ ذیل کی آیات بینات سے اسی طرح ثابت ہے۔ پس سجدہ میں تسبیح حمد بیان کرنا ضروری ہے اور مثل مذکورہ آیت نمبر (۱) کی۔ آیت نمبر (۲) میں بھی واسجد واقترب میں ہر دو جملے عطف میں مصاحب و موافق ہیں۔ کیونکہ سجدہ خود قرب ہی قرب ہے۔ پس جو شخص اللہ مولیٰ کے حضور میں سربسجود ہو کر زاری و خشوع نہیں کرتا وہ قرب مولیٰ ہرگز حاصل نہیں کر سکتا ؞

اب اذکار سجدہ کے متعلق ذیل میں وہ آیات پیش کی جاتی ہیں۔ جن میں رسل انبیاء عباد الرحمٰن جملہ مومنین کا طریق عمل بیان ہے جیسا کہ اللہ ہادی مرشد نے اپنی لاریب کتاب میں ارشاد فرمایا ہے ؞

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ (پ ۹ ع ۴)

ترجمہ۔ بیشک وہ شخص (جو ہیں) نزدیک رب تیرے کے نہیں وہ گردن کشی کرتے اُس تیرے رب کی فرمانبرداری سے خصوصاً وہ تسبیح بیان کرتے ہیں اُسی رب تیرے کے حالانکہ واسطے اُس رب تیرے کے سجدہ کرتے ہیں ؞

حضور میں

اس ارشاد سے واضح ہے کہ جو شخص اللہ مولیٰ کے مقرب ہیں وہ اُس کی فرمانبرداری سے گردن نہیں پھیرتے خصوصاً وہ تسبیح کرتے ہیں اُس کے حضور میں اُس کے آگے سربسجود ہو کر ؞

(۴) اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ (پ ۲۱ ع ۱۵)

جو شخص

کرتے ہیں

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ اظہار خشوع کرتے ہیں ساتھ آیات ہماری کے وہ شخص کہ جس یاد دلائے جاتے ہیں (ہماری) ساتھ اُن آیات ہماری کے وہ گر جاتے ہیں سجدہ نماز کی حالت میں اور تسبیح بیان ساتھ حمد رب اپنے کے حالانکہ وہ نہیں خود بڑائی دکھاتے اُٹھائے جاتے ہیں پہلو لینے کروٹیں اُن کی اُن کی خوابگاہوں سے وہ دعا کرتے ہیں رب اپنے کے حضور میں خوف کی حالت میں اور طلب رحمت کی حالت میں اور بعض اُس مال کا جو دیا ہے ہم نے اُن کو وہ خرچ کرتے ہیں ؞

اس ارشاد سے نصف النہار کی طرح واضح و روشن ہے کہ جو شخص اظہار خشوع کرتے ہیں ساتھ آیات اللہ کے یعنے نماز پڑھتے ہیں جس وقت میں وہ اللہ کی یاد دلائے جاتے ہیں ساتھ آیات اللہ کے

وہ سجدہ نماز کی حالت میں تسبیح حمد بیان کرتے ہیں جو کہ خروا سجدا او سبحوا بحمد ربھم سے ظاہر ہے۔ اب ذیل میں قرآن مجید کا وہ مقام پیش کیا جاتا ہے جس میں تسبیح حمد سجدہ کے تحت میں مہیا و موجود ہے۔ جیساکہ اللہ ہادی مرشد نے محمد رسول اللہ سلام علیہ کو مخاطب فرماکر ارشاد کیا ہے ؎

(۵) قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۙ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۙ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ۭ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاۗءُ الْحُسْنٰى ۚ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۙ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا ۧ پ ۱۵ ع ۱۲

(ترجمہ) (اے پیغمبر) کہدے یہ کہ تم تصدیق کرو اس بات کی نہ تصدیق کرو جیکہ وہ شخص رسل انبیاء جو دیئے گئے ہیں اللہ کی علم پہلے اس قرآن کے جس وقت پڑھا جاتا وہ علم اللہ کا ان پر وہ گرجاتے طرف ٹھوڑیوں اپنی کی (منہ کے بل) سجدہ نماز کی حالت میں اور کہتے وہ سبحٰن ربنا الخ

اور وہ گرجاتے طرف ٹھوڑیوں اپنی کے (منہ کے بل) حالانکہ وہ گریہ زاری کرتے اسلئے کہ وہ گریہ زاری زیادہ کردیتی ہے خشوع انکا (اے پیغمبر) یا پکارو تم اسم رحمٰن جونسا کوئی پکارو تم تو (ثابت ہیں) واسطے اس اللہ کے قرآنی نام تمام نیک تر اور (اے پیغمبر) نہ پڑھا کر تو بلند آواز سے نماز اپنی میں اور نہ چھپا کر پڑھا کر تو اس نماز اپنی میں اور چاہا کر تو درمیان اس کے طریقہ پڑھنے کا اور کہا کر تو الحمد للہ الذی الخ

....

....

اور بزرگی بیان کیا کر تو اس اللہ کی بزرگی بیان کرنا اس کی ؎

مذکورہ بالا آیت نمبر (۵) میں سجدہ کی حالت تسبیح حمد بیان کرنے کا ارشاد ثابت ہے اور اس جگہ آیت نمبر ۵ میں تسبیح یعنے سبحٰن ربنا ان کان وعد ربنا الخ اور حمد یعنے الحمد للہ الذی لم یتخذ الخ ہر دو اذکار سجدہ کے تحت میں مہیا و مذکور ہیں۔ لہذا یہ ہر دو اذکار سجدہ کا ہی حق ہیں اور بس اہل عرفان و حق شناس خود ملاحظہ فرمالیں ؎

اس جگہ سجدہ کے بیان میں یخرون دو دفعہ مذکور ہوا ہے۔ اس دوسرے یخرون کے اعادہ سے خود تکرار سمجھ کر سجدہ ثانی خیال کرنا محض سہو و خطا ہے۔ کیونکہ دوسرا یخرون جو کہ ویقولون الخ کے بعد مذکور ہوا ہے اس کے ساتھ یبکون حال کی قید لگی ہوئی ہے۔ اس لئے یخرون دوبارہ لایا گیا ہے اگر یبکون کو یقولون الخ کے بعد لایا جاوے تو یہ یقولون سے حال بن جاتا ہے اور مطلب غیر مقصود ہو جاتا ہے اس لئے کہ یبکون کا تعلق یخرون کے ساتھ ہے جیساکہ دوسری جگہ قرآن مجید میں اللہ مولٰے

ہادی مرشد نے رسل انبیاء سلام علیہم کا ذکر فرما کر ارشاد کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے ؎

(٦) اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ
مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اٰدَمَ ٭ وَ مِمَّنۡ حَمَلۡنَا مَعَ
نُوۡحٍ ۫ وَّ مِنۡ ذُرِّیَّۃِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ اِسۡرَآءِیۡلَ ۫
وَ مِمَّنۡ ہَدَیۡنَا وَ اجۡتَبَیۡنَا ؕ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡہِمۡ
اٰیٰتُ الرَّحۡمٰنِ خَرُّوۡا سُجَّدًا وَّ بُکِیًّا ۩
فَخَلَفَ مِنۡۢ بَعۡدِہِمۡ خَلۡفٌ
اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَ اتَّبَعُوا
الشَّہَوٰتِ فَسَوۡفَ یَلۡقَوۡنَ غَیًّا ۙ
اِلَّا مَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا
فَاُولٰٓئِکَ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ وَ لَا
یُظۡلَمُوۡنَ شَیۡئًا ۙ پ ١٦ ع ٧

(ترجمہ) وہ مذکورہ بالا وہ شخص ہیں کہ دولت ایمان یعنی کتاب دی اللہ نے جنکو جو کہ اللہ کو نبی ہی جالا ئیگا اولاد آدم سے ہیں عموماً اس کسی کی داولاد میں ہیں جنکو سوار کیا ہم نوح کے خصوصاً اولاد ابراہیم اور اولاد اسرائیل سے ہیں جو کہ وہ شخص ہیں جن کو عارف کیا ہم نے اور برگزیدہ کیا ہم نے جب وقت پڑھی جاتی انپر آیتیں رحمن کی وہ گر جاتے سجدہ نماز کی حالت میں اور گریہ وزاری اپنی کیحالت میں پھر جانشین ہوئے بعد میں اُن نبیوں کے پیچھے آنے والے (ایسے) انہوں نے ہلاک کر دیا کتاب اللہ کی نماز کو اور انہوں نے اتباع کیا اپنے نفس کی خواہشوں کا یعنی منگھڑت نمازیں بنا لیں لہذا وہ ناخلف دیکھیں گے دوزخ کو درمیان مگر جو شخص خود تائب ہو جائے (منگھڑت سے) اور اللہ کی شریعت کو قبول کرے اور کرے عمل صالح قرآن تو یہ تائبین مومنین صالحین خود داخل ہونگے اللہ کی جنت میں اور نہیں وہ گھٹا دیئے جاوینگے کوئی چیز جنت کی ؎

اس مذکورہ ارشاد میں اذا تتلی علیھم ایت الرحمن خروا سجدا سے بخوبی ظاہر ہے کہ اس جگہ سجداً حال ہے خروا سے اور بکیا معطوف ہے سجدا پر اور یہ امر مسلم ہے کہ معطوف بیچ حکم معطوف علیہ کے ہوتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ بکیاً بھی خروا سے حال ہے جس طرح کہ سجداً سے۔ پس آیت نمبر (٥) میں یخرون للاذقان سجدا ویقولون الخ کے بعد یبکون اسلئے نہیں لایا گیا۔ کہ یقولون سے حال نہ ہو جائے اور قرآن مجید کے اس مقام کے یعنی خروا سجدا وبکیا کے خلاف نہ ہو جائے۔ لہذا یبکون کی خاطر یخرون کا اعادہ کیا گیا ہے نہ بغرض تکرار یہ ہر دو مقام قرآن مجید کے لفظاً و معناً مطابق ہیں قرآن مجید میں من اوله الی اخرہٗ ایک رکعت میں ایک ہی سجدہ ثابت ہے۔ دو سجدے ہرگز ثابت نہیں لہذا سجدہ ثانی جلسہ قومہ کی طرح غیر اللہ انسانی ایجاد ہے۔ فاعتبروا یا اولوا الابصار ؎

(٧) وَ الَّذِیۡنَ یَبِیۡتُوۡنَ لِرَبِّہِمۡ سُجَّدًا
وَّ قِیَامًا ۝ وَ الَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ رَبَّنَا اصۡرِفۡ عَنَّا
عَذَابَ جَہَنَّمَ ٭ۖ اِنَّ عَذَابَہَا کَانَ
غَرَامًا ۝ اِنَّہَا سَآءَتۡ مُسۡتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ۝ پ ١٩ ع ٤

(ترجمہ) اور عباد الرحمن وہ شخص ہیں جو ہوتے ہیں واسطے رب اپنے کے سجدہ صلوۃ اور قیام صلوۃ کرنیوالے اور وہ شخص جو کہتے ہیں ربنا اصرف عنا الخ

. . . .

. . . .

اس ارشاد سے ثابت ہے۔ کہ عباد الرحمن نماز کا سجدہ اور قیام کرتے ہیں اور پڑھتے ہیں

دعا ربنا اصرف عنا الخ :

(۸) وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا ۝ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ پ ۱۹ ع ۴

ترجمہ۔ اور (عباد الرحمٰن) وہ شخص ہیں جب وقت یاد دلائے جاتے ہیں (ربانی کی) آیات رب اپنے کے نہیں وہ گرتے اوپر اُن آیات کے بہرہ پن و نادانی کی حالت میں اور وہ شخص کہتے ہیں ربنا ھب لنا الخ

....

....

اس ارشاد سے ظاہر ہے۔ کہ عباد الرحمٰن کا طریق عمل ہے کہ وہ سجدہ میں پڑھتے ہیں۔

دعا ربنا ھب لنا الخ :

(۹) اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ پ ۲۳ ع ۱۵

ترجمہ۔ کیا وہ شخص جو دُعا کرنے والا ہے نماز کی رات کی گھڑیوں میں حالانکہ وہ سجدہ صلوٰۃ کرنیوالا ہو اور قیام صلوٰۃ کرنیوالا ہو حالانکہ دعا کرنیوالا ڈرتا ہے دار البقاء سے۔ اور اُمیدوار ہوتا ہے رحمت رب اپنے کا اُس کے برابر ہو سکتا ہے جو ایسا نہیں کرتا

اِس ارشاد سے واضح و روشن ہے کہ آخرت سے ڈرنے والا اور اللہ کی رحمت کا اُمیدوار شخص سجدہ اور قیام نماز کی حالت میں دُعا کرتا ہے۔ واضح رہے کہ اذکار سجدہ کا بیان ہو چکا ہے اب سجدہ کے تمام اذکار ذیل میں ایک جگہ تحریر کئے جاتے ہیں :

(اذکار سجدہ)

سُبْحٰنَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ پ ۱۵ ع ۱۲ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا پ ۱۹ ع ۴ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا پ ۱۹ ع ۴

رکعتوں کا بیان

قصر نماز کے بیان میں ثابت ہو چکا ہے کہ پوری نماز دو رکعت ہی ہے اور یہ بھی بحوالہ لغت ثابت ہو چکا ہے کہ صلوٰۃ اور رکعت دونوں مرادف لفظ ہیں پوری نماز پر بھی بولے جاتے ہیں۔ اور ایک رکعت پر بھی اس جگہ اس بیان کے دوہرانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس جگہ یہ امر پیش کیا جاتا ہے

کہ اللہ احکم الحاکمین نے محمد رسول اللہ سلام علیہ کو مخاطب فرما کر نماز کے ہر ایک وقت میں دو رکعت یعنے قیام رکوع سجود دو بار ادا کرنے کا ہی حکم دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ذیل سے مظہر ہے +

ق پ ۲۶ ع ۳

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ ۝ وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ۝ ۲۶ ۱۷

ترجمہ۔ پس اے پیغمبر! صبر کیا کر تو اوپر اُن باتوں کے جو وہ منکر کہتے ہیں اور صلوٰۃ یعنے قیام رکوع ساتھ رضاء رب اپنے کے پہلے نکلنے سورج کے اور صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود ادا کیا کر پہلے ڈوب جانے کے اور ایک حصہ میں رات کے پس صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود ادا کیا کر اس رات کے حصہ میں اور صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود ادا کیا کر پچھاڑیاں میں مذکورہ سجود کے +

اس مذکورہ بالا ارشاد میں لفظ سبح جو صیغہ امر ہے اس کی مصدر تسبیح ہے۔ اور تسبیح کا معنی صلوٰۃ لغت سے ثابت ہو چکا ہے اور صلوٰۃ مجموعہ ہے قیام رکوع سجود وغیرہ کا۔ اس جگہ یقیناً سبح ساتھ معنے صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود ادا کرنے کے ہے۔ سبح کے تحت میں تین وقت صلوٰۃ کے مذکور ہیں جو کہ قبل طلوع شمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ سے ظاہر ہیں۔ پہلا وقت قبل طلوع الشمس قبل ظرف مفعول فیہ منصوب ہے سبح سے اور مضاف ہے طرف الشمس کی۔ اس سے صبح کا سارا وقت مراد ہے سورج نکلنے سے پہلے۔ دوسرا وقت قبل الغروب قبل ظرف مفعول فیہ بذریعہ واو عاطفہ منصوب ہے سبح سے اور مضاف ہے طرف الغروب کی۔ الغروب کا الف لام عوض مضاف الیہ کے ہے اور مضاف الیہ الشمس ہے اس سے پچھلا حصہ دن کا یعنے آدھے دن کا سارا وقت مراد ہے سورج کے ڈوبنے سے پہلے۔ اور تیسرا وقت من اللیل فسبحہ اس جگہ من معنے بعض مفعول ہے فعل عامل مضمر کا جو معطوف ہے سبح پر اور فسبحہ اس مضمر کی تفسیر ہے۔ پس من اللیل رات کا ایک حصہ یعنے شام کا سارا وقت مراد ہے۔ الغرض اس جگہ تین وقتوں میں قیام رکوع سجود ادا کرنے کے بعد اور بھی قیام رکوع سجود ادا کرنے کا حکم ہوا ہے۔ جو کہ وادبار السجود سے بین ہے۔ ادبار جمع دُبر کی ہے اور ظرف مفعول فیہ ہے اور بذریعہ واو عاطفہ منصوب ہے سبح سے اور مضاف ہے طرف السجود کی اور السجود کا الف لام عہدی ذکری ہے۔ پس وادبار السجود کا صحیح معنی یہی ہے کہ اور صلوٰۃ یعنے قیام رکوع سجود ادا کیا کر پچھاڑیاں میں مذکورہ سجود کے۔ اس بیان سے بدرجہ حق الیقین و عین الیقین ثابت ہے کہ ہر ایک وقت میں دو بار قیام رکوع سجود یعنے دو رکعتوں کے ادا کرنے کا حکم موجود فی القرآن المبین ہے۔ جس پر مرید وجہ اللہ مسلم حنیف کا یقین ہے اور دو رکعت سے زائد یعنے کسی وقت میں تین اور کسی وقت میں چار غیر اللہ انسانی تعیین ہے۔ انما یتذکر اولوا الالباب +

مذکورہ بالا تین وقتوں کی تصدیق ارشاد ذیل سے بھی ثابت و بیّن فی القرآن ہے جسکو تاقیامت کوئی بھی قرآن مجید سے ہرگز باہر نکال نہیں سکتا ؁

فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ٥ وَلَہُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْہِرُوْنَ ٥ پ ۲۱ ٥

(ترجمہ) پس (بیان کیا کرو) پاکی بیان کرنا اللہ کی جس وقت شام کرو تم اور (پاکی بیان کرنا اللہ کی) جس وقت صبح کرو تم حالانکہ ہر اُس اللہ ہی کیلئے تمام صفت اچھی اُس کے آسمانوں اور اُس کی زمین میں اور (پاکی بیان کرنا اللہ کی) دن کے پچھلے حصہ میں یعنے جس وقت آدھے دن میں داخل ہو جاؤ تم

اس ارشاد میں پہلا وقت تمسون ہے تمسون کی مصدر امساء ہے - اور اس کا مادہ مساء ہے دونوں کی لغت پیش کی جاتی ہے - مساء کسماء شبانگاہ خلاف صباح - امساء شبانگاہ کردن منتہی الارب - اس لغت کی عبارت سے بین ہے - کہ مساء اور امساء ہر دونوں کے تحت میں شبانگاہ یعنے شام کا وقت ایک ہی معنے مذکور ہے - دوسرا کوئی نہیں - اور خلاف صباح سے یہ مراد ہے کہ جس طرح صبح دن کا مقدمہ ہے اسی طرح شام بھی رات کا مقدمہ ہے پس تمسون کا سوائے شام کے اور کوئی معنی نہیں - دوسرا وقت تصبحون ہے تصبحون کی مصدر اصباح ہے اور اس کا مادہ صباح ہے - دونوں کی لغت پیش کی جاتی ہے - صباح یامداد - اصباح بالکسر بامداد و درآمدن در بامداد و بجائے شدن دراں و بامداد کردن منتہی الارب - اس جگہ بھی صباح اور اصباح کے تحت میں بامداد یعنے صبح کا وقت ایک ہی معنے مذکور ہے - تیسرا وقت ہے عشیا وحین و تظہرون - دونوں کی لغت پیش کی جاتی ہے - عشی کغنی - آخر روز و ابر منتہی الارب ؁

اس لغت کی عبارت سے ظاہر ہے کہ عشی کا معنی آخر روز اور ابر ہے - ابر والا معنی تو اس جگہ مراد نہیں باقی رہا آخر روز یعنے پچھلا حصہ دن کا سو یہ ایک ہی وقت ہے - اور مختار الصحاح میں اس طرح مذکور ہے - العشی ما بین زوال الشمس وغروبہا - یعنے عشی وہ وقت ہے جو درمیان زوال سورج اور اُس کے غروب کے ہے - اِس لغت کے بیان سے ثابت ہے کہ زوال سورج اور غروب کے درمیان کا وقت عشی کا معنے ہے - اس سے بھی آدھا دن ہی مراد ہے - اور تاج العروس میں عشی کا معنی اس طرح مذکور ہے - ویقع العشی علی ما بین الزوال والمغرب کل عشی فاذا غابت فہو العشاء یعنے واقع ہوتا ہے عشی اوپر اُس وقت کے جو درمیان زوال اور مغرب کے ہے سارا عشی ہے - پھر جب غایب ہو جاتا ہے وہ سورج تو وہ وقت عشا ہے - اس لغت کی شہادت سے

بھی ظاہر ہے کہ زوال اور مغرب کے درمیان کا سارا وقت عشی کا معنی ہے جس سے یقیناً آدھا دن ہی مراد ہے۔ اسی کی تفسیر ہے تظہرون۔ تظہرون کی مصدر اظہار ہے۔ اور اس کا مادہ ظہر ہے دونوں کی لغت پیش کیجاتی ہے۔ ظہر بالضم پس از زوال آفتاب۔ اظہار + + + وبوقت نماز پیشین رفتن و در نیم روز در آمدن و در آں وقت شدن بجائے اس لغت کی عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ ظہر کے تحت میں پس از زوال آفتاب۔ اور اظہار کے تحت میں ہے در نیم روز آمدن یعنے آدھے دن میں داخل ہونا ایک ہی معنے ہے۔ پس عشی بمعنے پچھلا حصہ دن کا زوال اور مغرب کے درمیان کا سارا وقت آدھا دن۔ اور اظہار بمعنے آدھے دن میں داخل ہونا دونوں مرادف ہیں معنًا لہذا عشیا وحین تظہرون میں واو عطف تفسیری ہے۔ عشیا وحین تظہرون سے یقیناً ایک ہی وقت مراد ہے۔ پس فسبحن اللہ حین تمسون الخ میں تین وقت ہی صلوۃ کے ثابت وبین فی القرآن ہیں۔ صلوۃ العصر اور صلوۃ المغرب غیر اللہ کی ہوائے نفس منگھڑت وخانہ ساز ہیں ✦

دیگر فسبحن اللہ حین تمسون الخ میں سُبحٰن اللہ سے پہلے قولوا محذوف ہے جیسا کہ سجدہ کے بیان میں مذکور ہے۔ یخرون للاذقان سجداً ویقولون سبحٰن ربنا ان کان وعد ربنا الخ جس طرح سبحان ربنا سے پہلے یقولون مذکور ہے اسی طرح فسبحن اللہ حین تمسون سے پہلے قولوا محذوف ہے۔ اس لئے اس کا معنی کیا گیا ہے۔ بیان کیا کرو پاکی اللہ کی۔ اس سے پہلے صلوۃ میں اللہ کی پاکی بیان کرنے کا حکم ثابت ہو چکا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اللہ کی پاکی بیان کرنا جزء صلوۃ ہے لہذا اس جگہ فسبحن اللہ حین تمسون میں اللہ کی پاکی بیان کرنے سے جزء بمعنے کل صلوۃ ہی مراد ہے اور بس ✦

(بعد الصلوٰۃ کا بیان)

اللہ مولی مجیب الدعوات نے پیغمبر سلام علیہ کو مخاطب فرما کر بعد نماز کے بھی دُعا کرنے کا حکم دیا ہے جو کہ ارشاد ذیل سے آشکارا ہے ✦

(۱) فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ + + + + +

(ترجمہ) پس اے پیغمبر! صبر کئے رہو بیشک وعدہ اللہ کا سچ ہے ہر طرح اور بخشش مانگا کر واسطے ناروا کام اپنے کے عموماً صلوۃ ادا کیا کر ساتھ رضا رب اپنے کے دن کے پچھلے حصے میں اور دن کی صبح میں + + + + + +

عہ مذکورہ بالا معنے کے لئے کتاب لغت لسان العرب کی شہادت یقع العشی علی ما بین زوال الشمس الی وقت غروبہا کل ذلک عشی فاذا غابت الشمس فہو العشاء۔ لسان العرب ✦ سلہ ہر کارکہ کردن آں ناروا باشد منتہی الارب ✦

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۔۔۔ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۔ پ ۲۴ ع ۱۱

صلوٰۃ کے پیچھے پناہ مانگا کر طرف رب اپنے کی بیشک وہ اللہ خود دعا کا سننے والا ہے عمل کا دیکھنے والا ہے ۔۔۔ اور کہا ہے رب تمہارے نے دعا کیا کرو میرے حضور میں قبول کرونگا (دُعا) نفع تمہارے کو

یہ ربط عطف عموم پر خصوص

اس ارشاد بالا میں پہلا جملہ فاصبر انشائیہ ہے ۔ اور اس کے بعد واستغفر جملہ انشائیہ حکم خصوص ہے اور اسکے سبح جملہ انشائیہ ہے ساتھ ہی اختصاراً نماز کے وقت مذکور ہیں ۔ لہٰذا اس جگہ سبح ساتھ معنے صلوٰۃ ادا کرنے کے ہے ۔ پھر اس کے بعد فاستعذ باللہ مذکور ہے ۔ یہ جملہ بھی انشائیہ ہے اس کا ربط و عطف سبح پر ہے کیونکہ جملہ انشائیہ کا عطف جملے انشائیہ پر ہی ہو سکتا ہے ۔ فاستعذ میں فا برائے تعقیب ہے ۔ اس لئے اس جگہ نماز کے بعد اللہ کی طرف پناہ مانگنے کا حکم ثابت و بیّن ہے لہٰذا نماز کے بعد دعا رَبِّ اعوذبک من همزات الشیاطین ا و اعوذبک رب ان یحضرون ۵ پ ۱۸ ع ۶ پڑھنی ضروری ہے ۔ پھر اس کے بعد دُعا کرنے کا اور بھی حکم ہوا ہے جس کے ساتھ وعدہ استجابت بھی مذکور ہے ۔ جو کہ اُدْعُوْنِیْ استجب لکم سے ظاہر ہے ۔ اس حکم کے مطابق وہ دعا پڑھنی ضروری ہے جس کے ساتھ ایفاء وعدہ استجابت اللہ مولیٰ مجیب الدعوات نے مذکور فرمایا ہے ۔

وہ مقام قرآن مجید کا ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے ؎

(۲) اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ الخ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ پ ۴ ع ۱۱

(ترجمہ) بیشک (ثابت ہیں) بیچ پیدائش اللہ کے آسمانوں کے اور اللہ کی زمین کے خصوصاً (ثابت ہیں بیچ) اختلاف رات کے اور دن کے البتہ نشانِ عظیم واسطے اصحابِ عقول اُن شخصوں کے جو نماز ادا کر لیتے ہیں ۔ اللہ کی حالت کھڑے رہنے کی اپنی میں اور حالت بیٹھے رہنے کی اپنی میں اور حالت پڑے رہنے اور سوچ بچار کرتے ہیں بیچ پیدائش اللہ کے آسمانوں کے اور اللہ کی زمین کے (وہ نماز ادا کر لینے والے پڑھتے رہتے ہیں دعا) ربنا ما خلقت الخ

....

....

....

... پس قبول کرتا ہے (دُعا) اُن نمازیوں کے نفع کو رب اُن کا ۔

اور لیٹے ہوئے یعنے کروٹ کے بل لیٹے

اس مذکورہ ارشاد میں یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبہم سے ظاہر ہے کہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبہم تینوں حال ہیں یذکرون سے یعنے وہ نمازی ادا کر لیتے ہیں کھڑے بیٹھے لیٹے غرض کہ کوئی

حالت بھی ان تین حالتوں سے اُن کو لاحق ہو جاوے اُسی حالت میں وہ نماز ادا کر لیتے ہیں اور وہ پڑھتے ہیں دعا ربنا ما خلقت ہذا باطلا الخ ربنا ما خلقت سے پہلے واو عاطفہ کو ترک کیا گیا ہے اور یقولون کو حذف کیا گیا ہے۔ عطف تو اس لئے ترک ہے کہ یذکرون کے بعد یتفکرون مذکور ہوا ہے اور دعا ربنا ما خلقت کا تعلق یذکرون کے یعنے نماز کے ساتھ ہے۔ اس جگہ واو عاطفہ لانے سے یتفکرون پر عطف ہو کر مطلب خلاف مقصود ہو جاتا ہے۔ لہذا اس جگہ فصل ہے۔ اور یقولون اس لئے حذف کیا گیا ہے کہ ربنا ما خلقت الخ مقولہ موجود ہے باوجود دلالت قرینہ کے قول کبھی حذف بھی کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ربنا لا تواخذنا الخ سے پہلے بھی یقولون حذف کیا گیا ہے ؂

خلاصہ آیت نمبر (۱) میں ادعونی استجب لکم سے وعدہ استجابت دعا ثابت ہے۔ اور آیت نمبر ۲ میں دعا ربنا ما خلقت ہذا باطلا الخ کے بعد فاستجاب لھم ربھم ایفاء وعدہ استجابت مذکور و موجود ہے۔ پس اس لحاظ سے اظہر من الشمس ہے کہ یہ ہر دو مقام آپس میں ملتے ہیں لہذا ربنا ما خلقت ہذا باطلا الخ والی دعاء کو رب اعوذ بک الخ کے بعد پڑھنا ضروری ہے ؂

(سلام کا بیان)

اللہ سبحانہ تعالیٰ نے رسول پاک سلام علیہ کو مخاطب فرما کر ارشاد کیا ہے کہ اپنے مالک رب کی پاکی بیان کیا کر اور بیان کیا کر سلام علی المرسلین الخ جیسا کہ ارشاد ذیل سے واضح و روشن ہے

سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ۝ وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۝ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝ پ ۲۳ ۹	ترجمہ (اے پیغمبر بیان کیا کر) پاکی بیان کرنا مالک اپنے کی مالک عزت کی کی اُس سے جو وہ منکر صفت بیان کرتے ہیں اور (بیان کیا کر) سلام علی المرسلین الخ ....

اس مذکورہ بالا ارشاد میں بھی فسبحن اللہ سے پہلے قل فعل امر محذوف ہے۔ جیسا کہ فسبحن اللہ حین تمسون الخ کے بیان میں ثابت ہو چکا ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے۔ کہ اللہ کی پاکی بیان کرنا جزو صلوٰۃ ہے۔ اس جگہ بھی سبحن ربک رب العزت الخ میں جو اپنے مالک کی پاکی بیان کرنے کا حکم ہے اس سے بھی جزو یعنے کل صلوٰۃ ہی مراد ہے کیونکہ صلوٰۃ کے علاوہ اللہ مالک کی پاکی بیان کرنے کا کوئی الگ ورد وظیفہ قرآن مجید میں مقرر نہیں فرمایا گیا ہے۔ بلکہ اللہ کی پاکی بیان کرنا جزو صلوٰۃ قرار دی گئی ہے۔ جیسا کہ پہلے اس رسالہ میں

ثابت ہو چکا ہے کہ صلوٰۃ کا اپنا معنے قیام رکوع سجود دعا تسبیح ہے۔ اس معنے کے رو سے ظاہر ہے کہ اللہ کی پاکی بیان کرنا صلوٰۃ کی جزو حقیقی ہے پھر صلوٰۃ میں اللہ مولیٰ سبحانہ کی پاکی بیان کرنے کا حکم لفظ" دیا گیا ہے جو قیام اور سجدہ کے بیان میں واضح ہو چکا ہے اس لئے بھی اللہ کی پاکی بیان کرنا جزو صلوٰۃ ہے۔ پس بہر کیف اس جگہ سبحٰن ربک رب العزت عما یصفون میں اپنے مالک کی پاکی کرنے سے جزو بمعنے کل صلوٰۃ ہی مراد ہے اور بس ؛

چونکہ سبحٰن ربک رب العزت الخ جزو بمعنے کل صلوٰۃ ادا کرنے کا حکم قل فعل امر محذوف کے تحت میں مذکور ہے اور اس کے بعد بذریعہ واؤ عاطفہ کے سلام علی المرسلین ط والحمد للہ رب العٰلمین کہنے کا حکم بھی اس قل محذوف کے تحت میں موجود ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ صلوٰۃ ادا کر کے سلام علی المرسلین الخ کہنا ضروری ہے ؛

اس مذکورہ بالا بیان سے مرسلین کے حق میں سلام کہنا تو ثابت و بین ہو چکا ہے۔ اب رہا عام مصلین کے حق میں سلام کہنا۔ یہ ارشاد ذیل سے واضح و روشن ہے جیسا کہ اللہ مولیٰ ہادی مرشد نے محمد رسول سلام علیہ کو مخاطب فرما کر ارشاد کیا ہے ؛

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُم بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِم مِّن شَيْءٍ وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِم مِّن شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ الظَّالِمِينَ ٥ ++ وَإِذَا جَاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَىٰ نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ پ ۷ ۱۲

ترجمہ (اے پیغمبر) مت اپنے سے دور کریو تو ان شخصوں کو جو دعا کرتے ہیں حضور میں رب اپنے کے یعنی صلوٰۃ ادا کرتے ہیں بیچ دن کی صبح کے اور دن کے پچھلے حصے کے حالانکہ وہ دعا کرنے والے چاہتے ہیں رضا اس رب اپنے کی نہیں ہے اوپر تیرے ان کے حساب سے کوئی چیز اور نہیں ہے بتیرے حساب سے اوپر ان کے کوئی چیز کہ اس سبب سے دور کرے تو ان کو مت دور کریو کہ اس سبب دور ہو جائے ان شخصوں سے جو زبردستی کرنیوالے ہیں ++ حالانکہ جب آویں تیرے پاس وہ شخص جو اظہار خشوع کریں ساتھ آیات ہماری کے تو کہا کر سلام علیکم الخ

. . . .

. . . .

. . . .

اس ارشاد بالا میں ولا تطرد الذین الخ سے ظاہر ہے۔ کہ ان شخصوں کو دور ہٹانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ جو اپنے رب کی رضا چاہتے ہوئے صبح اور پچھلے حصے دن میں اپنے

رب کے حضور میں دعا کرتے ہیں یعنے صلوٰۃ ادا کرتے ہیں اس جگہ یدعون سے صلوٰۃ ہی مراد ہو سکتی ہے کیونکہ ساتھ ہی اختصاراً
صلوٰۃ کے وقت مذکور ہیں اور صلوٰۃ کی بجائے یدعون اسلئے ہے کہ دعا صلوٰۃ کی جزو اعظم ہے اسکے بعد حکم ہوا ہے کہ جو شخص تیرے پاس
آکر ہماری آیات کے ساتھ اظہار خشوع کریں یعنی صلوٰۃ ادا کریں تو کہا کر تو سلام علیکم کتب ربکم الخ اس جگہ یومنون کا معنی
اظہار خشوع کیا گیا ہے یہ معنی بھی لغت میں موجود ہیں جیسا کہ کتاب لغت قاموس میں لکھا ہے۔ وامن بہ ایماناً صدقہ
والایمان الثقۃ واظہار الخشوع وقبول الشریعۃ۔ پس اس لغت کی عبارت سے ظاہر ہے کہ ایمان کا معنی اظہار خشوع بھی ہے۔ اس جگہ
الذین یومنون باٰیتنا فقل سلام علیکم الخ میں یومنون کے معنے اظہار خشوع سے صلوٰۃ مراد ہے کیونکہ اسکے پہلے وقت مفروضہ
کی دعا یعنے صلوٰۃ مذکور ہے اور اسکے بعد سلام علیکم الخ کے کہنے کا حکم مذکور موجود ہے اور اسلئے بھی اظہار خشوع
سے صلوٰۃ مراد ہے کہ صلوٰۃ میں خشوع کرنے کا ارشاد فی القرآن ہے جیسا کہ اللہ مولیٰ ہادی مرشد کے ارشاد ذیل میں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۙ	(ترجمہ) یعنے تحقیق نجات پائی اللہ کے راہ راست قبول کرنیوالے انہی شخصوں نے جو بیچ نماز اپنی کے خشوع یعنے عاجزی کرنیوالے ہیں۔

اس ارشاد سے واضح ہے کہ صلوٰۃ میں خشوع کرنا اتنی بڑی چیز ہے جس کا صلہ نجات ہے پس یومنون باٰیتنا سے ساتھ
معنے اظہار خشوع کے صلوٰۃ مراد لینا بالکل درست و صحیح ہے اور اسکے بعد سلام کا ارشاد ہے جو کہ فقل سلام علیکم الخ سے ظاہر
ہے اس بیان سے بخوبی واضح و روشن ہے کہ صلوٰۃ ادا کر لینے کے بعد مصلین پر بھی سلام علیکم الخ کہنا ضروری ہے اللہ مولیٰ کریم کے
فضل سے جو کچھ بعد صلوٰۃ کے پڑھنے کا ارشاد ہے اس کا بھی بیان ہو چکا اب ذیل میں اُن سب اذکار کو ایک جگہ تحریر کیا جاتا ہے

(بعد الصلوٰۃ کے اذکار)

رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ؁ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ؁ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ؁ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ
لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى
رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؁ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ؁ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؁
سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؁

خاتمہ

اس رسالہ مسمی بہ اقیموا الصلوٰۃ میں ہر ایک فعل و قول صلوٰۃ کا صرف اللہ کی آیات بینات یعنے کلام اللہ ہی سے بیان کیا گیا ہے مطابق
حکم فاذکروا اللہ کما علمکم کے یعنے جس طرح اللہ مولیٰ حکیم علیم نے قرآن کریم میں صلوٰۃ کی تعلیم دی ہوئی ہے اسی طرح بوجہ اللہ اس کا
بیان کیا گیا ہے۔ اور تحقیق میں حتی الوسع کوشش بلیغ کی گئی ہے۔ اور باوجود قرآن مجید کی عربیت کے علوم خادمہ کی یعنے
صرف و نحو معانی وغیرہ محاورہ عرب کی پوری رعایت رکھی گئی ہے جو کہ اس رسالہ کے ملاحظہ کرنے سے معلوم ہے چونکہ کتب

روایات بخاری مسلم وغیرہ کافی کلینی وغیرہ اور کتب فقہ کنز ہدایہ وغیرہ - یہ غیر اللہ کتابیں ہیں اللہ کی ہرگز نہیں ہیں ان غیر اللہ کتابوں کے ماننے کا اور ان کے اتباع کرنے کا قرآن مجید میں ہرگز کوئی حکم نہیں ہے - لہذا اُن کو اور انکے متبعین کو چھوڑ دیا گیا - اور اللہ احکام الحاکمین کا جو یہ حکم ہے اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ پ۸ یعنے اتباع کرو تم اس عظیم الشان کتاب اللہ کا جو نازل کی گئی ہے طرف تمہاری رب تمہارے سے اور مت اتباع کرو تم غیر اس منزل من اللہ کے مددگاروں کا - اس حکم کے مطابق مسلمین حنیف اہل الذکر والقرآن نے اللہ خالق مولے کریم کو راضی کرنیکے لئے اور اپنی نجات کے واسطے عموماً کتاب اللہ ہی کو واجب الاتباع بنا لیا ہے خصوصاً اللہ حکیم علیم کی تعلیم دی ہوئی نماز کو ادا کرنا مسلمین حنیف اہل الذکر والقرآن کا عمل ہے پس جو شخص بھی اللہ خالق مالک کو راضی کرنا چاہتا ہے - وہ مذکورہ غیر اللہ کتب روایات وغیرہ کے اتباع سے پاک ہو کر صرف کتاب اللہ ہی کو واجب الاتباع بنانے سے عموماً خصوصاً اللہ مولی حکیم علیم کی تعلیم دی ہوئی نماز کو ادا کرنے سے ہی اُس مولی کریم کو راضی کرسکتا ہے - اور اپنی نجات حاصل کرسکتا ہے - کوئی مانے یا نہ مانے اللہ مولی کریم احکم الحاکمین کا حکم پہنچا دینا ہی رسولی خدمت و سنت ہے جیسا کہ اللہ مولی مرشد کا ارشاد ہے مَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ پ۷ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ پ۱۷ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ پ۸ حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ پ۴ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ پ۲۳ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ پ۲۴ وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ پ۲۴ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَلَهُ الْكِبْرِيَاءُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ پ۲۵ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پ۱

تنبیہ

کوئی شخص بسبب قرآنی مخالفت کے مسئلہ نماز کو مبحث قرار دیکر ناحق خامہ فرسائی نہ کرے اُسکی سماعت نہیں ہوگی - کیونکہ یہ مسئلہ نماز مبحث نہیں - مبحث یہ ہے کہ ہم غیر اللہ کتب روایات بخاری مسلم وغیرہ اور کافی کلینی وغیرہ و کتب فقہ کنز وغیرہ کو نہیں مانتے اور نہ ہی ان کا اتباع کرتے ہیں کیونکہ ان کے ماننے کا اور اتباع کرنے کا قرآن مجید میں ہرگز ہرگز کوئی حکم نہیں ہے محمد رسول اللہ سلام علیہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا زمانہ گذر جانے کے بعد رسول پاک سلام علیہ جو کہ غیر اللہ کے حکموں سے پاک و بری الذمہ ہے اُسکے ذمہ لگا کر یہ غیر اللہ کتابیں بخاری وغیرہ کافی کلینی وغیرہ روایات کی بنا بر قرآنی پاک تعلیم کو گم کرنیکے لئے عمداً بنائی گئی ہیں اللہ تعالے کیطرف سے ہرگز نہیں آئی ہیں لہذا یہ غیر اللہ کتابیں رسول سلام علیہ کی رسالت و تبلیغ و تعلیم ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی - اللہ احکم الحاکمین کیطرف سے آیا ہوا حکم صرف قرآن مجید ہی محمد رسول اللہ سلام علیہ کی رسالت و تبلیغ و تعلیم ہے اور بس فاعتبروا یا اولوا الابصار ٭

خاکسار محمد رمضان مومن باللہ والرسول والقرآن مسلم حنیف اہل الذکر والقرآن گوجرانوالہ

۷ر جمادی الاول سنہ ۱۳۴۱ھ مطابق ۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَلَذِکۡرُ اللّٰہِ اَکۡبَر

به آبِ عبادت وضو تازه دار | که فردا ز آتش شوی رستگار

لباب الصلوٰة

سنه ۱۳۲۰ — معروف به — ہجری

نیل الحیوٰة

نماز از سرِ صدق برپا بدار | که حاصل کنی دولتِ پایدار

در مطبع گلشن علم واقع آگره زیورِ طبع پوشید

ہو الغنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ اما بعد ہیچمدان محمد جہانگیر خان شکوہ آبادی عرض کرتا ہے کہ ان دلون مین حسب فرمایش بعض احباب یہ کتاب لطیف مستند کتب مثل مشکوٰۃ واحیاء وشرح وقایہ وتنویر الحق واسرار الصلوٰۃ ومالا بدمنہ وغیرہ سے تالیف کی گئی اور نام اس مجموعۂ مفید خاص وعام کا کتاب الصلوٰۃ معروف بہ عین الحیوٰۃ رکھا گیا تاکہ اہل اسلام کو وقفیت ارکان نماز سے بہرہ تام ہو بسا اوقات تجربہ ہوتا ہے کہ اکثر مسلمان بھائی نماز پڑھتے ہین اور حقیقت مین وہ نماز بسبب عدم معلومات آداب کے فعل عبث بنجاتی ہے چنانچہ ایسے ہی غافلون اور ناواقفون کے بارے مین

فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون ○ واذا
قاموا الی الصلوٰة قاموا کسالی ○ کی وعید کلام مجید مین موجود ہے
فاعتبروا یا اولی الالباب ○ اس لئے نمازی پر واجب ہے کہ اپنی نماز
کی غلطیان اس کتاب سے صحیح کرلے اور جو عقاید و مسائل کہ طبع ثانی مین اضافہ
ہوئے اونکے یاد کرنے کو بھی ضروریات دین مبین سے سمجھے اگر خواندہ ہے تو فبہا
ورنہ دوسرے خواندہ آدمی سے سمجھ لے مزید بران اس مجموعہ مین اور بھی ضروری
نمازین اور خطبے مسطور ہین انشاء اللہ تعالے طالب کو وقت حاجت کے تلاش کی
ضرورت نہ ہوگی چونکہ اس کارخیر نے محض بہ نیت حصول ثواب انجام پایا اس لئے
عاصی پر معاصی اصحاب ایمان و ارباب ایقان سے امیدوار دعاء خاتمہ بالخیر کا ہے

ہر کہ خواند دعا طمع دارم   زانکہ من بندۂ گنہگارم

بیان نیت کا عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات وانما
لامرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی اللہ ورسوله فهجرته
الی اللہ والی رسوله ومن کان هجرته الی دنیا یصیبها او امرأة
یتزوجها فهجرته الی ما هاجر الیه متفق علیه روایت ہے
حضرت عمر بیٹے خطاب کے سے راضی ہو جیو اللہ اون سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین معتبر ہوتے عمل مگر ساتھ نیتون کے اور نہین ہے واسطے ہر شخص کے
مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جو شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول
اوسکے کے پس اوسکی طرف اللہ کے اور طرف رسول اوسکے کے ہے اور جو

شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف دنیا کے کہ پہنچے اوسکو یا طرف عورت کے کہ نکاح کرے
اوس سے پس ہجرت اوسکی طرف اوس چیز کے ہے کہ ہجرت کی طرف اوسکے
روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** اِس حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ طالب
کو چاہئے کہ اوّل نیت خالصۃً للہ کرے علم شریف کے طلب کرنے مین پھر تحصیل
علم کرے اور محدثین اتفاق رکھتے ہین اوپر فضل و شرف اِس حدیث کے اور بعضے
علما نے اِس حدیث کو نصف علم کہا ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہین واسطے ہر شخص کے
مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اِس جملہ کا اور پہلے جملہ کا یکسان ہے یہ تاکید ہے
پہلے کی کہ عمل بغیر نیت کے معتبر نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا اوتنے ہی
ثواب پاویگا مثلاً محتاج قرابتی کے دینے مین اگر نیت فقط للہ دینے کی کرے گا
للہ ہی کا ثواب پاویگا نہ صلۂ رحم کا یعنی ملانے ناتیکا اور اگر دونون نیتین کریگا
دوہرا ثواب پاویگا اسی طرح مسجد میں جانے مین کئی طرح کی نیتین ہو سکتی ہین
اور ہر ایک کا ثواب علٰحدہ ہے مثلاً نیت کرے کہ وارد ہوا ہے کہ مسجد گھر اللہ کا
ہے اور جو کوئی مسجد مین آتا ہے تو اللہ تعالےٰ کی زیارت کو آتا ہے اور وہ اللہ
کریم ہے اور واجب ہے کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنے والون اپنے کی کرتا ہی
پس مین بھی امیدوار اسکا ہون پس اِس نیت مین اس کا ثواب پاوے گا۔
اور نیت کرے انتظار نماز مین ساتھ جماعت کے کہ حدیث مین آیا ہے جو کوئی
انتظار کرتا ہے نماز کا گویا کہ وہ نماز ہی مین ہوتا ہے پس اِس نیت سے اسکا
ثواب پاویگا اور نیت کرے کہ کان اور آنکھ اور تمام اعضا کوچہ و بازار مین
گرفتار گناہون مین ہوتے تھے یہان محفوظ ہین اوس سے اور نیت اعتکاف

کی کرے کہ علمانے کہا ہے کہ جب مسجد مین آوے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے جنکے نزدیک کم سے کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہے اونکے نزدیک اعتکاف ہو جاویگا اور ثواب اوسکا پاویگا یہ عجب آسان عبادت ہے اور اکثر لوگ اس سے غافل ہین اور نیت کرے کہ صلوٰۃ وسلام بھیجنا حضرتؐ پر اور اَور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنے اور نکلنے کے مسجد سے اونکے پڑھنے مین ثواب نصیب ہوگا کہ ثواب اور فضیلت بیشمار رکھتی ہین اور نیت کرے کہ مسجد مین تنہائی اللہ کے ذکر کے لئے اور تلاوت قرآن کے لئے یا سُننے قرآن کے لئے یا وعظ و نصیحت کے لئے میسر ہوتی ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر اور وعظ کے لئے جاتا ہے مانند مجاہد فی سبیل اللہ کے ہوتا ہے اور جو ایک قوم بیچ ایک گھر کے گھرون خدا سے بیٹھے تلاوت قرآن اور آپس مین پڑھنا اور پڑھانا اوسکا کرے تو گھیر لیتے ہین اوسکو ملائک اور ڈھانک لیتی ہے اوسکو رحمت اور نیت کرے کہ وضو کرکے مسجد مین نماز کے لئے جانے سے ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہے اور نیت کرے کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتھ حکم کے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتے ہین بسبب جمع ہونے لوگون کے اور نیت کرے مسلمان بھائیون کے ملاقات کی اور اونپر سلام علیکم کرنے کی اور نیت کرے تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین استغفار تقصیرات سے کہ بسبب خاطر جمعی کے مسجد مین میسر ہے اور جگہ نہین اور نیت کرے کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کے استغراق بیچ شہود ذات کے عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہے۔ پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کے آنے مین

ہو سکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہ عبادت کی ہے کیون
نہ ہو یہ ثواب چاہیے کہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچھی نیت کرنے مین ثواب
پاتا ہے مثلاً خوشبو لگانے مین جمعہ کو یا جب چاہے قصد اتباع سنت کا کرے
کہ حضرتؐ خوشبو کو دوست رکھتے تھے اس لئے مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم
مسجد کا کرے کہ نیت کرے کہ جو میرے پاس بیٹھیگا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور
قصد کرے کہ کوئی بسبب بدبو میری کے غیبت کرکے گناہون مین پڑیگا خوشبو
لگاکر اوسکو غیبت سے بچاؤنگا اور قصد کرے معالجہ اور دماغ کا تا خوشبو سے دماغ
میرا تازہ ہو جاوے اور علوم معارف خوب خوب حاصل ہون پس اسی طرح ہر عمل
مین بہت سی نیتین ہو سکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاویگا اور اگر فقط واسطے
لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کے کریگا محروم ان ثوابون سے رہیگا بلکہ مستحق ملامت
اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہے
اور معنی ہجرۃ کے یہ ہین کہ کفرستان سے نکل کر دار الاسلام مین اللہ کی خوشی
کے لئے جاوے پس اگر یہ خاص اللہ تعالے کی رضامندی کے لئے ہے ثواب
پاویگا اور مقبول ہے اور اگر نیت دنیا کی کی کچھ ثواب نہین اور مراد دنیا سے
یہان وہ چیز ہے کہ باز رکھے اللہ کی یاد سے طلب دنیا مین یا نکاح کرنے مین
اگر نیت رضائے حق بھی ہوگی خالی ثواب سے نہین ایک اور شخص مدینہ مین
ہجرۃ کرکے آیا تھا واسطے طلب ایک عورت ام قیس نامی کی اوسکے حق مین
رسولؐ خدا نے یہ حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر ام قیس کہتے تھے یہ مضمون حضرت
شیخ عبد الحق کے ترجمہ مین ہے اور اس حدیث مین کئی طرح سے لفظ وارد

ہوئے ہین انما الاعمال بالنیات - وانما الاعمال بالنیۃ - والاعمال
بالنیۃ ف یہہ بیان کتنے ہی مسائل نیت کے مسئلہ جاننا چاہیے اِس
حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہے مراد اعمال سے وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ
یعنی قصد کئے گئے ہون جیسے نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج پس اِس طرح کے عمل
بدون نیت کے معتبر نہین اور نہ مقبول ہوتے ہین خدا کے نزدیک اور نہ صحیح
ہوتے ہین اگر کوئی نماز پڑھے بغیر نیت کے اوسکی نماز صحیح نہ ہوگی نہ قبول ہوگی
اِسی طرح سے بغیر نیت کے روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح اور اسی طرح سے زکوٰۃ اور حج
بدون نیت کے قبول نہین اور بعضے عمل غیر مقصود ہوتے ہین جیسے غسل اور وضو
اسمین نیت کا ہونا ضرور ہے یا نہین پس اسمین اختلاف ہے علما کا یعنی امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہے کسواسطے کہ
فرض ہے اونکے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل نہین ہوتا اور امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بدون نیت کے وضو اور غسل ہو جاتا ہے کسواسطے کہ
اونکے نزدیک نیت سنت ہے یا مستحب ہے اِس سبب سے اگر نیت نہ کی تو بھی
وضو ہو گیا نماز پڑھنی اوس سے درست ہے اور مراد نیت سے یہان قصد کرنا
قرب کا ہے طرف اللہ تعالےٰ کے یعنی جو کام کرے اللہ تعالےٰ کے لئے کرے
ساتھ قصد بجا آوری حکم کے اور طلب رضا اوسکی کے کرے اور معنی نیت کے
یہ ہین کہ دل سے قصد کرے اور زبان سے کہنا شرط نہین ہے سب عبادتون
مین اگر زبان سے کہے اور دل غافل ہو معتبر نہین اسیواسطے کتاب مجمع مین
لکھا ہے کہ اعتبار زبان کا نہین اب اسمین فقہا کو اختلاف ہے کہ زبان سے

کہنی سنت ہے یا مستحب ہے یا مکروہ ہے اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر
مین یون لکھا ہے کہ نہین منقول ہوا آنحضرتؐ سے اور نہ صحابیونؓ سے کہنا نیت
کا اور نہ بیچ حدیث صحیح کے اور نہ ضعیف کے اور نہین منقول ہوا چارون امامون
سے اور کتاب مفید مین یہ نقل کیا ہے کہ بعضے مشائخ نے زبان سے کہنا نیت کا
مکروہ رکھا ہے اور بعضون نے اسکو مستحب کہا ہے سو مستحب بھی اس قدر ہے
اللھم انی ارید صلوٰۃ کذا فیسرھا لی وتقبلھا منی اس طرح کی عبارت
حدیث مین حج کی نیت سے منقول ہوئی ہے اور عبادات مین منقول نہین ہوئی
چنانچہ یہ مقدمہ نیت کا کتاب اشباہ مین مفصل لکھا ہے پس تحقیق اس کی
نزدیک لکھنے والے ترجمہ کے یہ ہے کہ جب پیغمبر خدا صلعم سے اور صحابیونؓ سے
اور چارون امامون سے کہنا لفظ نیت کا نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا
اور پیچھے علما نے اختلاف کیا ہے اسکے مکروہ ہونے مین اور مستحب ہونے مین
اور بدعت ہونے مین اور قاعدہ فقہ کا یہ ہے کہ جب اختلاف ہو علماء مین
درمیان سنت ہونے کے اور بدعت ہونے کے یعنی بعضے کہین کہ سنت ہے
اور بعضے کہین کہ بدعت ہے پس احتیاط اس جگہ یہ ہے کہ ایسی چیز کو ترک کیجئے
چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاوے عالمگیری مین سے معلوم ہوتی ہے اور اسی طرح
جب اختلاف ہو درمیان کراہت اور مستحب ہونے کے اوسکو ترک کیجئے۔
اور جاننا چاہئے کہ نیت بیچ عبادت کے ضرور ہے اور کام حرام مین نیت اثر
نہین کرتی اور مباح چیز مین اگر نیت کرے عبادت کی یا اوس مباح چیز مین
کرے کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بھی موجب ثواب کا ہوتا ہے شیخ عبدالحق دہلوی

نے بیچ ترجمہ مشکوٰۃ کے یہ لکھا ہے کہ علماء نے اختلاف کیا ہے بیچ نیت پڑھنے
نماز کے بعد اتفاق اسپر کہ پکار کے کہنا نیت کا مشروع نہین اور محدثون نے
کہا ہے کہ بیچ کسی روایت کے حضرتؐ سے نہین آیا کہ نیت زبان سے کہی ہو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ پس طریق سنت اور اتباع رسولؐ کا یہ ہے
کہ بیچ نیت پڑھنے نماز کے بعد اتفاق کے اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین
اور محدثون نے کہا ہے کہ بیچ کسی روایت کے حضرتؐ سے نہین آیا کہ نیت زبان
سے کبھی کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس طریق سنت اور اتباع رسولؐ
کا یہ ہے کہ ساتھ نیت دل کے اکتفا کرے اور اتباع کرنا آنحضرتؐ کا جیسے کرنے
فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین لازم ہے ویسے ہی جو فعل حضرتؐ نے
کبھی نہ کیا ہو اوس فعل کے نہ کرنے مین بھی اتباع لازم ہے اور چاہیئے کہ
اوس چیز پر دوام نہ کرے جو شارع سے ثابت نہین ہوئی جو کوئی دوام کرے ایسی
چیزون پر کہ شارع سے ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہے۔ تمام ہوا
یہان تک مطلب ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی کا مسئلہ نیت وضو مین سنت
ہے اور جگہ کرنے نیت کی وضو مین بعضون کے نزدیک وقت دھونے مُنہ کے
ہے اور بہتر یہ ہے کہ کرے نیت وقت دھونے ہاتھون کے پہونچے تک تا کہ
ثواب سنت کا بھی ہووے پہلے دھونے مُنہ کے۔ غسل مین بھی نیت سنت
ہے کہ ہووے وقت شروع کرتے وضو کے۔ اور تیمم مین نیت فرض ہے اوس
وقت نیت کرے کہ جس وقت ہاتھ مٹی پر رکھے اوسکے بعد ہاتھ مُنہ پر پھیرے
اور ہاتھون پر مسئلہ بیچ نیت کے کئی چیزین شرط ہین ایک تو اسلام یعنی

مسلمان کی عبادت مقبول ہے اور کافر کی عبادت نہ صحیح نہ مقبول ہے دوسرے
امتیاز یعنی اتنی عقل رکھتا ہو کہ عبادت اور غیر عبادت مین فرق سمجھتا ہو
اسی واسطے عبادت دیوانے کی اور لڑکے غیر تمیز والے کی صحیح نہین تیسرے
جس چیز کو کرتا ہے اوسکا علم چاہئے اگر ایک شخص نماز کی فرضیت سے جاہل
ہو اگرچہ نیت کرے نماز اوسکی صحیح نہین ہونے کی اور چوتھے یہ کہ منافی نیت کے
کوئی چیز نہ کرے جیسے کہ کوئی بعد اسلام لانے کے مرتد ہو معاذ اللہ تو سب
عبادت باطل ہوئی اسی طرح اگر کسی نے نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا اونکو
توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونون باطل ہوئے اسواسطے کہ توڑنا منافی نیت کے ہی
مسئلہ نماز فرض مین چار طرح کی نیت چاہئے ایک تو یہ کہ نماز پڑھتا ہون
دوسرے یہ کہ فرض پڑھتا ہون تیسرے یہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر یا مغرب کا
چوتھے یہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی کرے اگر ان چارون باتون کو وقت
شروع نماز کے دل مین ٹھیراوے اگر ان چارون سے ایک کا بھی دھیان
نہ ہوگا تو نماز نہین ہونیکی مسئلہ عبادت واجب حکم نیت مین مانند فرض
کے ہے یعنی تعین نیت واجب کا ضرور ہے جیسے تعین فرض کا مسئلہ
سنت ساتھ مطلق نیت نماز کے اور نیت نفل کے صحیح ہوتی ہے سنتین
راتبہ ہون یا غیر راتبہ اسمین دونون برابر ہین مسئلہ روزہ رمضان کا
صحیح ہوتا ہے ساتھ نیت روزہ رمضانی کے اور ساتھ نیت نفل کے اور ساتھ
نیت مطلق روزہ کے یعنی روزہ کی نیت کے نہ نیت مین اوس کے فرض ہے
نہ سنت ہے نہ نفل ہے نہ واجب ہے تو اس صورت مین بھی روزہ رمضان کا

اداہو جاتا ہے اور نیت روزہ رمضان کی رات سے بھی درست ہے اور فجر کو
بھی درست ہے دوپہر سے پہلے پہلے نصف نہار شرعی سے اور دن شرع مین
شروع ہوتا ہے طلوع صبح صادق سے اور تمام ہوتا ہے غروب آفتاب تک
اوسکی ادھواڑے سے پہلے نیت کرے اور روزہ نفل مین بھی نیت رات سے
درست ہے اور دن کو بھی درست ہے آدھے دن سے پہلے پہلے اور نذر معین
کے روزہ کی بھی نیت رات سے درست ہے اور دن کو بھی آدھے دن سے
پہلے اور نیت روزہ قضاء رمضان کی اور کفارہ کے روزون کی اور نذر مطلق کے
روزون کی یعنی ان تینون طرح کے روزون کی نیت رات سے چاہیئے دن کو
نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اس طرح ہوتی ہے کہ دن معین کرے
فلانے دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو مین روزہ رکھونگا اپنے ذمہ پر لازم کرلے
یہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہ ہے کہ ایک روزہ یا کئی
روزے میرے ذمہ پر لازم ہین یا اس طرح کہے کہ اگر فلانا کام میرا ہو جائے گا
یا فلانا بیمار میرا اچھا ہو جائیگا تو دس روزے رکھونگا یا کم زیادہ اس سے رکھونگا
تو جب چاہے رکھ لے مسئلہ نیت زکوٰۃ کی اس طرح سے ہے کہ جسوقت
پیسا زکوٰۃ کا دینے لگے اوس وقت نیت ادا، زکوٰۃ کی چاہیئے اور یا مال زکوٰۃ
مین سے ایک قدر مال کی جدا کر رکھے بہ نیت زکوٰۃ کے اوسمین سے دیا کرے
تو دینے کے وقت نیت کچھ ضرور نہین بلکہ وقت جدا کرنے مال کی نیت کفایت
کرتی ہے اور اگر مال زکوٰۃ کا کسی فقیر کو دیا وقت دینے کے نیت ادا کرنے
زکوٰۃ کی نہ تھی پیچھے اوسکے نیت کرلے بشرطیکہ فقیر کے پاس وہ مال موجود ہو

توزکوٰۃ ادا ہوئی اور اگر وہ مال موجود نہین اوسکے پاس پھر نیت کرنے سے زکوٰۃ
نہین ادا ہوتی اور صدقۂ فطر مانند زکوٰۃ کے ہے نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی
کافر کو صدقہ فطر دینا درست ہے زکوٰۃ کا پیسہ ذمی کافر کو دینا درست نہین۔
مسئلہ نیت کرنی ایک عبادت کی بیچ عبادت دوسری کے درست ہے
جیسے کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی اس نے روزہ کی
نیت اسکی درست ہے اور اس نیت کرنے مین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ
کتاب اشباہ مین قلنیہ سے نقل کیا ہے بیچ بیان نیت کے مسئلہ وقت
شروع کرنے عبادت کے مانند نماز کے نیت چاہیے درحالت نماز کے رہنا نیت کا
شرط نہین یعنی ہر ہر رکن مین نیت ضرور نہین واسطے دفع حرج کے مسئلہ
ایک شخص نے شروع کی نماز فرض پھر گمان کیا کہ یہ نماز نفل ہے اور پورا کیا اوسکو
اور نیت نفل کے کفایت کرتا ہے اوسکو فرض نماز سے کس واسطے کہ بیچ مین
شبہ پڑنا معتبر نہین چنانچہ یہ بھی اشباہ مین نہایہ سے نقل کیا ہے مسئلہ
بعضی عبادت مین نری نیت دل کی کفایت نہین کرتی جب تک کہ مُنہ سے
نہ کہے اونمین سے ایک نذر ہے اگر آدمی دل مین ارادہ کرے نذر کا اوس سے
نذر نہین ہوتی جب تک کہ مُنہ سے نہ کہے کہ اتنی نمازین میرے ذمہ پر ہین یا
اتنے روزے رکھنے یا اتنے مصلّی کھلانے میرے ذمہ پر ہین اور اونمین سے
ایک وقف ہے کہ دل مین نیت کرنے سے وقف نہین ہوتا جب تک کہ مُنہ سے
نہ کہے اور سوائے عبادت کے بعضی چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف
ہین فقط نیت اوسمین کچھ کام نہین کرتی جیسے طلاق عتاق کہ دل مین نیت

کرنے سے طلاق عتاق نہین ہوتی جب تک منہ سے نہ کہے مسئلہ اگر ایک
شخص نے ایک چیز خرید کی واسطے کام مین لانے اپنے کے مثلاً خریدی لونڈی
واسطے خدمت کے یا کپڑا خرید کیا واسطے پہننے کے یا کتاب خرید کی واسطے
پڑھنے کے یا جانور خرید کیا واسطے سواری کے اور یہ بھی دل مین ہے کہ اگر
نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا اسپر زکوٰۃ نہین دینی آتی مسئلہ اگر ایک شخص نے
نیت کی روزہ کی دن شک کے اگر یہ دن ہو سلخ شعبان کا تو روزہ نہین اور
اگر دن ہے غرہ رمضان کا تو روزہ ہے تو نیت روزہ کی نہین درست ہوتی
اور اگر تردد ہو روزہ کے وصف مین اور نہ اصل مین یعنی اس طرح کی نیت کی
کہ اگر ہے دن شعبان کا تو روزہ نفل ہے اور اگر ہے رمضان تو نیت ہے روزہ
فرض کی اس طرح کی نیت کرنی درست ہے اگر دن رمضان کا ہے تو روزہ
فرض ادا ہوگا مسئلہ مباح چیز مختلف ہوتی ہے باعتبار نیت کے اور
قصد کے اگر مباح سے قصد طاعت کا ہے تو وہ مباح بھی عبادت ہے جیسے کہ
کھانا سونا کسب کرنا مال حلال کا اور صحبت کرنی اپنی عورت سے اور اگر قصد
نہین عبادت کا ثواب نہین مسئلہ طلاق اگر لفظ کنایت کر ہے تو اسمین
نیت ضرور ہے اور اگر لفظ صریح طلاق کا ہے اوسمین نیت ضرور نہین۔
مسئلہ اگر نیت تجارت کی کی اوس چیز مین کہ نکلتی ہے زمین سے عشری
زمین مین سے نکلتی ہو یا خراجی مین سے یا کرایہ کی مین سے یا عاریت کی مین سے
اوسپر نہین زکوٰۃ مسئلہ اگر نیت کی تجارت کی اوس جنس مین کہ اوسکو
حاصل ہوئی ہے بدون عوض مال کے مانند ہبہ کے اور صدقہ کے اور خلع کے

اور مہر کے اور وصیت کے نہین ہے اوسمین زکوٰۃ اگرچہ سال گذر جاوے مگر وہ چیز
جب بکیگی اوس مال مین کہ عوض اوسکے ملا ہے زکوٰۃ دینی آویگی جب اوسپر
سال گذریگا مسئلہ بیچ جانوروں چرنے والون کے کہ اکثر سال جنگل مین
چرتے ہین اور اوسمین نیت ہو اوسکے دودھ کی اور بچّون کی تو اوسمین زکوٰۃ
ہے مواشی کی اور اگر اوس نے نیت کر لی سوداگری کی پس اوس مین زکوٰۃ
سوداگری کی ہے بشرطیکہ وقت خرید کرنے کے نیت سوداگری کی ہو اور اگر
وقت خریدنے کے قصد کیا سوار ہونے کا یا لادنے کا یا ذبح کرنے کا پس
نہین زکوٰۃ مسئلہ جو کوئی زکوٰۃ خوشی سے نہ دے پس زکوٰۃ لینے والا
امام کی طرف سے نہ لیوے اوس سے زبردستی اگر لیگا زبردستی تو زکوٰۃ نہین
ادا ہونیکی اسواسطے کہ زکوٰۃ مین اختیار شرط ہے لیکن زور آوری کرے اوسپر
ساتھ قید کرنے کے تا کہ وہ خود بخود ادا کرے اور وہ جو بعضی روایتون مین
لکھا ہے کہ امام زبردستی سے لیوے اور اوسکو زکوٰۃ کے مصرف مین خرچ
کرے تو کفایت کرتا ہے پس یہ روایت ضعیف ہے روایت معتمد اور معتبر
یہی ہے کہ زبردستی لینے سے زکوٰۃ نہین ادا ہوتی مسئلہ نیت بیچ خطبہ کے
واسطے جمعہ کے چاہیے اگر ایک شخص منبر پر چڑھا اور بعد چڑھنے کے اوسکو
چھینک آئی اوس نے الحمد للہ کہا واسطے چھینک کے جمعہ کا خطبہ صحیح نہ ہوا
اور اسی طرح خطبہ عیدین مین بدون نیت عیدین کے منبر پر چڑھکر حمد و ثنا اللہ
کی کرنے سے خطبہ ادا نہین ہوتا کیونکہ نیت خطبہ کی شرط ہے مسئلہ بیچنا
شیرۂ انگور کا کہ اوس سے لوگ شراب بناتے ہین اگر بہ نیت سوداگری کے بیچے

اور اوس کی نیت کچھ شراب کا بنانا مقصود نہ ہو تو حرام نہین اور اگر قصد کرے
بیچنے سے واسطے بنانے شراب کے تو حرام ہے اسی طرح لگانا درخت انگور کا اگر
بہ نیت اسکے ہے کہ لوگ اوس سے انگور کھاوین تو حرام نہین اور اگر اس ارادہ
سے لگاوے کہ شراب بناوینگے تو حرام ہے اور اسی طرح شیرہ نکالنا انگور کا بہ ارادہ
سرکہ کے حرام نہین اور بہ ارادہ شراب بنانے کے حرام ہے اور اسی طرح کسی شخص
مسلمان سے ملاقات نہ کرنا بارادہ اسکے کہ خفگی ہے حرام ہے اور اگر یہ ارادہ
نہین مدت مدید تک ملاقات نہ کرے تو حرام نہین اور اسی طرح ترک کرنا زینت کا
عورت کو کسی میت پر سوائے اپنے خاوند کے زیادہ تین دن سے اگر قصد کیا
عورت نے چھوڑنے بناؤ کا اور لگانے خوشبوے کا بطریق سوگ رکھنے کے
واسطے میت کے اور ماتم داری کے حرام ہے اور اگر اس ارادہ پر نہین تو حرام
نہین اور اسی طرح جو مباح چیزین چھوڑ دیتے ہین واسطے مُردہ کے مثلاً آچار
نہ ڈالنا چرخہ نہ کاتنا دال نہ دھونی چارپائی پر نہ سونا سوئیان نہ بٹنین نہ پکانی
نہ بھوننی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کی نہ کرنی چہلم یا ششماہی یا برسی تک
یہ سب رسمین حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ کے یہ سب باتین سوائے شادی
مذکورین کے برسون تک نکرے تو حرام نہین لیکن شادیون کا کرنا ہی بہتر ہے
کسواسطے کہ ان شادیون کا کرنا سنت ہے **مسئلہ** نیت بیچ نماز جنازہ کے
اس طرح سے کرے کہ نماز واسطے اللہ کے اور دعا واسطے میت کے **مسئلہ**
سجدۂ تلاوت مین تعین کرنا کہ کس تلاوت کا سجدہ ہے کچھ ضرور نہین **مسئلہ**
اقتدا امام کا بدون نیت کرنے کے صحیح نہین ہوتا اور امامت بدون نیت کے

صحیح ہے مگر جس وقت کہ عورتین اسکے پیچھے نماز پڑھتی ہون تو اوس وقت اقتدا
عورتون کا ساتھ اوس امام کے بدون نیت امام کے صحیح نہین ہوتا پس عورت کی
نماز جب تک امام نیت نہ کرے درست نہین ہونیکی اور بعضون نے جمعہ اور
عیدین کو اس حکم سے استثنا کر رکھا ہے یعنی جمعہ اور عیدین مین بدون نیت
امام کے بھی عورتون کو اقتدا درست ہے **مسئلہ** اگر ایک شخص نے قسم کھائی
کہ مین کسی کا امام نہین ہونیکا اور اوس شخص نے نماز شروع کی اور کسی نے
اوسکے ساتھ اقتدا کیا اقتدا اوسکا صحیح ہے لیکن قسم اوسکی ٹوٹی یا نہین قضاءً
ٹوٹی اور دیانۃً نہین ٹوٹی یعنی قاضی حکم کریگا ٹوٹنے کا اور دیانۃً یعنی عنداللہ
نہین ٹوٹی مگر جس وقت کہ یہ کہا اس نے پہلے شروع کرنے نماز کے پس قضاءً
بھی نہین ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگون کا اس طرح کا کہ قسم کھانے والا بیچ نماز جمعہ
کے نماز جمعہ کی صحیح ہو گی اور قسم ٹوٹ جاویگی قضاءً اور نہین قسم ٹوٹتی ہرگز جسوقت
امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدہ تلاوت مین اور اگر قسم کھائی ایک شخص نے
کہ مین فلانے شخص کا امام نہین ہونیکا اور امامت کی لوگون کی اس ارادہ کر
کہ اسکا امام نہین ہون اور امام ہون غیر اسکے کا پھر اقتدا کیا اسکا اوس شخص
نے پس قسم اس کی ٹوٹ گئی اگرچہ نماز نہین جاتی **مسئلہ** ہبہ نہین ہے موقوف
اوپر نیت کے اگر ایک شخص کوئی چیز ہنسی کے راہ سے کسی کو بخشے پس بخشی گئی
اور اگر کسی نے کسی کو سکھلایا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تھا کہ اس لفظ سے
ہبہ ہو جاتا ہے پس اس شخص کے کہنے سے ہبہ نہین ہوتا اس جہت سے کہ نیت
شرط ہے بلکہ واسطے نہ ہونے شرط ہبہ کے۔ اور شرط ہبہ کی کیا ہے رضا مندی

بخشنے والے کی اسپر اگر کوئی شخص زور آوری کرے ہبہ کرنے پر تو نہین درست
خلاف طلاق وعتاق کے کہ حالت زبردستی آوری مین بھی درست ہو جاتا ہے
اسواسطے کہ ان دونون مین رضا شرط نہین مسئلہ اگر ایک شخص آیا
طرف دوکاندار کسی جنس والے کے واسطے خریدنے کسی چیز کے اور اوس
بیچنے والے نے اپنی جنس مثل کپڑے یا غلہ یا برتن وغیرہ کے کھولی اور
واسطے رغبت دلانے خریدار کے کہا سبحان اللہ یا کہا اللھم صلی علی محمد تو یہ
کہنا مکروہ ہے مسئلہ اگر کوئی شخص کھاوے زیادہ پیٹ بھرنے سے
واسطے خواہش کے سو حرام ہے اور اگر اس نیت سے کھاوے کہ کل مین
روزہ رکھونگا ایسا نہ ہو کہ سستی ہو یا واسطے خاطر مہمان کے کہ بھوکا نہ رہے
مستحب ہے مسئلہ کافر جس وقت کہ سپر کرے کسی مسلمان کو پس اگر
تیر پھینکے اوسکو کوئی مسلمان بارادہ قتل مسلمان کے پس حرام ہے اور اگر
اس ارادہ سے تیر پھینکا باحتیاط کہ کافر ہی مارا جائے نہین حرام مسئلہ
اسی طرح سے اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسی گی کہ مالک اوسکا معلوم نہین اُٹھاوے
اوسکو بایں ارادہ کہ پہنچاونگا مالک اوسکے کو حلال ہے اوٹھانا اوس کا
اس نیت سے اور اگر اوٹھایا اوسکو اس نیت سے کہ نہ دونگا اوسکے مالک کو
ہوا یہ شخص غاصب اور گنہگار مسئلہ اسی طرح سے اگر کتاب کو تکیہ کیا بارادہ
حفاظت کے مکروہ نہین اور اگر نہین ارادہ کیا حفاظت کا تو مکروہ ہے۔
مسئلہ اسی طرح سے اگر کوئی شخص بیٹھ گیا خرجی پر کہ اوسمین قرآن شریف
ہے بارادہ حفاظت کے مکروہ نہین ہے اور اگر نہین ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہے

مسئلہ کبھی بندرہنا انسان کا کھانے سے ہوتا ہے واسطے پرہیز کے
یا واسطے دوا کے یا واسطے نہ ہونے احتیاج کے ان صورتون مین کچھ مستحق
ثواب کا نہین ہوتا اور اگر بندرہنا کھانے او پینے وغیرہ سے بارادہ روزہ کے
تو ہوگا بندرہنا موجب ثواب کا مسئلہ اسی طرح سے کوئی مسجد مین بیٹھا
واسطے آرام کے مستحق ثواب کا نہین اور اگر بیٹھا ہے واسطے انتظار نماز کے
یا بہ نیت اعتکاف کے ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ اسی طرح سے دینا مال
کا کبھی ہوتا ہے بطریق بخشش کے یا واسطے غرض دنیا کے اسمین کچھ ثواب
نہین ہوتا اور کبھی ہوتا ہے دینا مال کا بہ نیت زکوٰۃ کے یا صدقہ نفل کے ہوتا
ہے ثواب مسئلہ اسی طرح سے ذبح کرنا جانور کا کبھی ہوتا ہے واسطے کھانیکے
پس یہ ذبح کرنا ہوتا ہے مباح اور کبھی ہوتا ہے واسطے عبادت کے جیسے کہ
جانور قربانی کا ذبح کرنا اور کبھی ہوتا ہے واسطے تعظیم کسی شخص کے مُردہ کے
یا زندہ کے حرام ہوتا ہے یا کفر اوپر ایک قول کے مسئلہ نیت گنتی رکعت
کی اور سجدون کی اور ارکان نماز کی نہین شرط بیچ نماز کے اگر ایک شخص نے
نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتین پڑھتا ہون اور پڑھین چار تو نماز صحیح ہوئی اور
تعیین نیت کی لغو ہوئی مسئلہ اگر ایک شخص نے نیت کی امام معین کی
پس ظاہر ہوا غیر اوس کے کوئی دوسرا امام نماز مقتدی کی صحیح ہوئی مسئلہ
ایک شخص نے نماز پڑھنے مین تعیین کیا کہ نماز وقتی پڑھتا ہون اور وہ وقت نماز
قضا ہو گیا پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اگر اسی طرح سے نیت کی قضا نماز
کی اور معلوم ہوا کہ نماز کا وقت تھا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ اگر کسی شخص نے

دیکھا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین اس امام کے پیچھے کہ یہ زید ہے نماز پڑھتا
ہون اور نکلا وہ غیر زید کے پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اسی طرح سے اگر
مقتدی دور ہو یا آخر صف مین ہو کہ نہین دیکھتا امام کو اور نیت کی اقتدا امام
کی کہ زید بیچ محراب کے ہے پس نکلا وہ امام غیر زید کے ایسی صورت مین بھی
نماز درست ہوئی اور اگر نیت کی کہ مین پڑھتا ہون نماز پیچھے اس جوان کے پس
ناگہان نکلا وہ بوڑھا نہین درست ہوئی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتھ
اس بوڑھے کے اور نکلا وہ جوان درست ہے کسواسطے کہ شاب پر لفظ شیخ کا
بولا جاتا ہے بسبب بزرگی کے اور علم اوسکے کے بخلاف شیخ کے کہ شاب اوسپر
نہین بولتے مسئلہ اگر ایک شخص نے شروع کی نماز خالص واسطے اللہ کے
پھر آیا اسکے دل مین ریا پس نماز اوسپر ہے کہ اسنے شروع کی اور یہ ریا ہے کہ اگر
تنہا ہو لوگون سے تو نماز نہ پڑھے اور اگر لوگون مین ہو تو پڑھے اور اگر لوگون کے
ساتھ پڑھتا ہے تو اچھی طرح پڑھتا ہے اور اگر تنہا پڑھتا ہے تو اچھی طرح نہین پڑھتا
پس واسطے اوسکے ثواب ہے اصل نماز کا نہ حسن نماز کا مسئلہ اگر ایک شخص نے
شک کیا بیچ نماز کے کہ پڑھے یا نہین اعادہ کرے بیچ وقت کے اور اگر شک کیا
بیچ رکوع کرنے کے یا سجدہ کرنے کے اور وہ ہے بیچ اوسی نماز کے تو اعادہ
کرے رکوع یا سجود کو اور اگر بعد نماز کے شک ہوا تو نہین اعادہ یعنی پھیرنے نہین
آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہے یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہے یا نہین
یا نجاست کپڑے کو لگی ہے یا نہین یا سر پر مسح کیا ہے یا نہین اگر اوّل مرتبہ یہ
شک واقع ہوا ہے تو نماز از سر نو پڑھے اور اگر اسی طرح سے بارہا شک ہوتا ہے

تونے سرے سے نماز پڑھنے کی کچھ حاجت نہین یہ شکوک وسواس شیطانی مین داخل ہین مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہے دل مین قصد گناہ سے وہ اوپر پانچ مرتبہ کے ہے اوّل ہاجس کہ دل مین پڑے یعنی گزرے دوسرے وہ کہ جاری ہوا ایکے دل مین اسکو خاطر کہتے ہین تیسرے حدیث نفس کہ دل مین تردد آتا ہے کہ اس کام کو کیجئے یا نہ کیجئے چوتھے ہم کہ ترجیح دینا ایک کام کرنیکو پانچوین عزم وہ ہے قوت دینا اور تاکید دینا دل مین اوس قصد کو اوپر کرنے کے پس ہاجس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعاً اسواسطے کہ نہین ہے اوسکو اختیار اور خاطر اور نفس حدیث یہ بھی مرفوع ہین اس امت سے اور ہم اگر نیکی کا قصد ہے تو لکھی جاتی ہے اوسکو ایک نیکی اور اگر قصد ہے برائی کا تو کچھ نہین لکھا جاتا پس ہم بھی مرفوع ہوا اس امت سے اور اوسپر عزم پس محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہے۔ یہ مسائل اشباہ والنظائر مین سے نقل ہوئے چونکہ مدار جملہ امور کا نیت پر موقوف ہے لہذا چند مسائل واسطے افادۂ اہل سنت والجماعت کے قلمبند ہوئے۔

بیان ایمان کا۔ ف ایمان شرع مین مراد ہے اس سے کہ یقیناً اعتقاد کرے کہ جو کچھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی طرف سے لائے ہین وہ حق ہے اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور پہچاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہے جب تلک کہ مرتبہ تصدیق وتسلیم یعنی گرویدہ ہونے کو نہ پہنچے اور باطن اوسپر قرار نہ پکڑے کیونکہ بعضے کافر بھی حضرت کو حق جانتے تھے لیکن ازراہ عناد کے انکار کرتے تھے اور حقیقت ایمان کی یہی ہے کہ دل مین تصدیق رکھے لیکن

احکام ایمان اوسپر جب جاری ہونگے کہ زبان سے بھی اقرار کرے مگر بہرا گونگا معذور ہے اور باوجود تصدیق بالقلب و اقرار باللسان اگر ایسی بات کرے کہ شارع نے اوسکو علامت کفر کی کی ہے مانند سجدہ کرنے بت کے یا زنار باندھنے کے شرعاً یہ بھی حکم کافرین ہے اور اسلام شرع مین مراد ہے فرمانبرداری کرنی احکام الٰہی کی اور بجالانا پانچون رکنون کا جو حدیث ذیل مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کے ہے اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کے اور ان دونون کا نام دین ہے عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ لَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ ۞ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِیْ عَنْ اَمَارَاتِهَا
قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَ الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الْعَالَۃَ
رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِی الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ
مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِیْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِیْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ وَرَوَاهُ اَبُوْهُرَيْرَةَ مَعَ اِخْتِلَافٍ وَفِيْهِ وَاِذَا
رَاَيْتَ الْحُفَاۃَ الْعُرَاۃَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِیْ
خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ
وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عمرؓ بیٹے خطاب
کے سے راضی ہوا اللہ اون سے کہا کہ اوس وقت کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت
سفید کپڑے والا بہت سیاہ تھے بال نہیں معلوم ہوتا تھا اوسپر نشان سفر کا
اور نہیں پہچانتا تھا اوسکو ہم میں سے کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی مثل مسافروں کے
اوسپر نہ تھا اور نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتے یہانتک کہ بیٹھا روبرو حضرت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس لگا دئے دونوں زانو اپنے طرف دونوں زانو
حضرتؐ کے یعنی نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سُنے اور
رکھے دونوں ہاتھ اپنے اوپر دونوں زانو اپنے کے یعنی جیسے شاگرد اوستاد
کے سامنے باادب بیٹھتا ہے یا رکھے اوپر دونوں زانو آنحضرتؐ کے اور کہا
خبر دو مجھکو اے محمدؐ اسلام سے یعنی حقیقت اسلام سے فرمایا حضرتؐ نے

اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو کہ نہین ہے کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دے تو
کہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہین اور پڑھے تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شرائط
اور ارکان اور سنتون اور آداب کے بجالاوے اور دے تو زکوٰۃ اور روزہ رکھے
رمضان کے اور حج کرے خانۂ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اوسکے راہ کی
کہا اوس شخص نے کہ سچ کہا تو نے پس تعجب کیا ہمنے واسطے اوسکے کہ پوچھتا
ہے حضرتؐ سے اور تصدیق کرتا ہے اوسکو۔ کہا اوس شخص نے خبر دو مجھے ایمان
سے فرمایا حضرتؐ نے کہ ایمان لاوے تو ساتھ اللہ کے اور فرشتونؑ اوسکے کے
اور کتابون اوسکے کے اور رسولونؑ اوسکے کے اور دن پچھلے کے اور ایمان لاوے
تو ساتھ تقدیر کے بھلائی اوسکے کے اور برائی اوسکے کے کہا سچ کہا تو نے۔ کہا
اوس شخص نے خبر دو مجھکو احسان سے یعنی نیکی کرنے سے فرمایا کہ احسان
یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوس کو پس اگر نہین دیکھتا
تو اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھکو کہا اوس نے پس خبر دو مجھکو قیامت
سے فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچھا گیا قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے
سے یعنی اس بارے مین مین اور تو دونون برابر ہین کہا اوس شخص نے خبر دو
مجھکو علامتون اوسکی سے فرمایا علامت قیامت کی یہ ہے کہ جنے گی لونڈی مالک
اپنے کو یعنی لوگ حرمین بہت کرینگے اور لونڈی بچہ کثرت سے پیدا ہونگے اور علامت
یہ ہے کہ دیکھے تو ننگے پانوٗن والون کو ننگے بدن والون کو مفلسون کو چرانے والے
بکریون کو فخر کرینگے بیچ عمارتون کے کہا روایت کرنے والے نے پھر چلا گیا وہ
شخص پس ٹھیرا رہا مین دیر تک یعنی حضرتؐ سے حال نہ پوچھا کہ کون تھا

فرمایا حضرتؐ نے واسطے میرے اے عمرؓ کیا جانتا ہے تو کون تھا پوچھنے والا
کہا مین نے اللہ اور رسولؐ اوسکا زیادہ جاننے والا ہے فرمایا پس تحقیق وہ
شخص جبرئیلؑ تھا آیا تھا تمھارے پاس سکھاتا تھا تمکو دین تمھارا روایت
کی یہ مسلم نے اور روایت کی یہ حدیث ابوہریرہؓ نے ساتھ اختلاف کے اور
بیچ اوس روایت کے یہ ہے اور جب دیکھے تو ننگے پاؤن والون کو ننگے بدن والونکو
بہرون کو گونگون کو بادشاہ زمین کے بیچ پانچ چیزون کے کہ نہین جانتا اونکو
مگر اللہ یعنی قیامت کا علم او نہین پانچ چیزون مین داخل ہے کہ سوا اللہ کے
اونکو کوئی نہین جانتا پھر پڑھی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اوسکے ہے علم قیامت کا
اور مینہ کا کہ کب برساویگا آخر آیت تک ف باقی آیت یہ ہے وَيَعْلَمُ مَا فِي
الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ
أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ○ یعنی اور جانتا ہے جو کچھ پیٹون
مین ہے بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس
زمین مین مریگا تحقیق اللہ دانا خبردار ہے۔ پس یہ باتین سوا اللہ کے کوئی
نہین عقل سے جان سکتا مگر جس کو کہ اللہ معلوم کروا دے ساتھ وحی یا الہام کے
اور اوپر جو فرمایا کہ اگر طاقت رکھے تو طرف اوسکے راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری
میسر ہو تو ضرور ہے حج کرے اور حائل ہونے دریا سے فرضیت حج کی نہین جاتی
رہتی اور تعجب لوگون نے اس واسطے کیا کہ اگلا اسکو حقیقت اسلام کی معلوم
تھی تو پھر کیون سوال کیا۔ اور ایمان لانا اللہ پر یہ کہ اوسکی ذات وصفات کو
حق اعتقاد کرے اور فرشتون پر ایمان لاوے کہ وہ بندے اللہ کے ہین نورانی

فرمان بردار اور کتابون پر ایمان لاوے کہ کلام قدیم اوسکے ہین بھیجے رسولون
اپنے پراون مین سے قرآن شریف سب سے افضل ہے اور کتابین ایک سو
چار ہین چار تو مشہور توریت و انجیل و زبور و فرقان باقی سو صحیفے ہین چھوٹے
اور رسولون پر ایمان لاوے کہ بھیجا اون کو اللہ تعالے نے واسطے ہدایت
خلق کے اور پاک تھے وہ گناہون سے اور دن پچھلا مراد ہے ما بعد موت سے
قائم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت تک اور اعتقاد کرے
کہ جو کچھ اللہ اور اوسکے رسول نے خبر دی ہے احوال آخرت سے یعنی سوال و
جواب و عذاب قبر اور حساب و کتاب حشر وغیرہ سب حق ہے اور تقدیر پر
ایمان لاوے کہ جو نیکی و بدی ہوتی ہے سب روز ازل سے لکھدی ہے
اوسی کے ارادہ سے ہوتی ہے لیکن اللہ تعالے نیکی سے راضی ہے اور بدی
سے ناراض اور بندے کو بھی کرنے نہ کرنے نیکی و بدی مین دخل دیا اسی پر
ثواب دیگا ثواب دینا فضل اوسکا ہے اور عذاب عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان
یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو کیونکہ جس کو یہ حالت
حاصل ہوگی کمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالیٰ کی اوسپر غالب ہوگی اور خشوع
و خضوع اور ذوق و شوق محبت کا پیدا ہوگا اسکو مقام مشاہدہ یا استغراق
کہتے ہین پس اگر نہین دیکھ سکتا اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجھکو یعنی اگر
ایسی حالت عبادت مین تجھکو حاصل نہین ہے تو اس طرح عبادت کر اور جان کہ
وہ حاضر و ناظر ہے اسمین بھی خوف و خشیت پیدا ہوگی اور ایسی صورت مین
احتیاط کریگا حرکات و سکنات مین۔ جاننا چاہیئے کہ مدار دین کا اور اوسکے کمال کا

فقہ اور عقائد اور تصوف پر ہے چنانچہ اس حدیث مین تینون چیزین بیان
ہوئین۔ اسلام اشارہ ہے فقہ پر کہ اوسمین سب احکام و اعمال بیان ہوتے ہین
اور ایمان اشارہ ہے عقائد پر اور احسان اشارہ ہے اصل تصوف پر کہ وہ
مراد ہے توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم و ملزوم ایک
دوسرے کے ہین کہ ایک ان کا بغیر دوسرے کے تمام نہین ہوتا ہے تفصیل
اس اجمال کی یہ کہ تصوف بغیر علم فقہ کے درست نہین ہے اس لئے کہ احکام
الٰہی بغیر فقہ کے معلوم نہین ہوتے اور فقہ بغیر تصوف کے تمام نہین ہوتی اسلئے
کہ عمل بغیر حضوری قلب اور توجہ الی اللہ کے تمام نہین ہوتا اور یہ دونون
بدون ایمان کے ہرگز صحیح نہین مانند روح و بدن کے کہ کوئی ان مین سے بدون
دوسرے کے وجود نہین پکڑتا چنانچہ فرمایا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو
صوفی ہوا اور فقیہ نہ ہوا پس زندیق ہوا یعنی بڑا بد دین اور جو فقیہ ہوا اور
صوفی نہ ہوا پس زاہد خشک ہوا اور جس نے دونون حاصل کئے پس محقق
ہوا کیونکہ کمال دین کا یہی ہے باقی سب گمراہی ہے منہ التوفیق والاستعانۃ۔
اور فخر کرینگے بیچ عمارتون کے یعنی گنوار اور محتاج اس درجہ کو پہونچین گے کہ
اونچے اونچے مکان بناوین گے اور آپسمین فخر کرینگے ایسا بسبب بدانتظامی ممالک
کے ہوگا کہ رذالے خوش ہونگے اور اشراف و صاحب کمال خراب و برباد۔ یہ سب
ترجمہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ مین مذکور ہے۔

بیان عقائد کا۔ واضح ہو کہ صدق دل سے اعتقاد کرے کہ ذات مستغنی
الصفات حق سبحانہ تعالیٰ کی واحد ہے اوسکے ساتھ کسی کو شراکت نہین اوس

تبارک و تعالےٰ شانہ کی ذات قدیم اور واجب الوجود ہے وہ نیستی اور فنا اور
حدوث سے پاک ہے حی یعنی زندہ ہے اوسکو موت نہین اور قیوم یعنی سب کا
تھامنے والا ہے اوسکا تھامنے والا کوئی نہین وہ ہمیشہ بیدار رہتا ہے اوسکو
خواب نہین وہ جوہر و عرض و حرکات و سکنات و اعمال و افعال بندونکا خالق
ہے اوس کا کوئی خالق نہین تمام چیزون پر قدرت کاملہ رکھتا ہے اوسپر کوئی
قادر نہین وہ غنی ہے سب اوسکے محتاج ہین اوس کو کسی چیزون ارضی و
سماوی سے حاجت نہین وہ رزاق مطلق سب کا رازق ہے اوسکو روزی کی
پروا نہین سمیع ہے بغیر کانون کے بصیر ہے بغیر آنکھون کے کام کرتا ہے بدون
اعضا و جوارح یعنی ہاتھ پانون وغیرہ کے قادر قدیر ہے یعنی ہر امر مین قدرت
رکھتا ہے بغیر یار اور مددگار کے ارادہ رکھتا ہے بدون دل کے سب چیز کا علم رکھتا
ہے بغیر حواس کے کلام کرتا ہے بدون آواز اور حروف اور کلمات اور زبان اور
منہ کے۔ پاک ہے جسم اور جرم اور جوہر اور عرض اور مادہ اور صورت اور زمان
اور مکان سے مالک ہے بے نیاز قادر ہے کارساز کردگار ہے بیچون و چگون
پرور دگار ہے بے شبہ و نمون بموجب فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ کے جو چاہتا ہے سو
کرتا ہے جسکو چاہتا ہے مارتا ہے جسکو چاہتا ہے جلاتا ہے جسکو چاہے غنی و
متمول کرے جسکو چاہے فقیر و محتاج کرے جسکو چاہے عزت دے جسکو چاہے
ذلت دے کوئی اوسکا پوچھنے والا نہین وہ سب کا پوچھنے والا ہے ذات اور
صفات اوسکی سب قدیم ہے نہ اوسکی ابتدا ہے اور نہ انتہا ہے نہ کھاتا ہے اور
نہ پیتا ہے نہ چلتا ہے نہ پھرتا ہے نہ کھڑا ہے اور نہ بیٹھا ہے نہ لیٹا ہے اور نہ

لم یلد کردہ انسان کا
جسم مجرد کا ارادہ
سنہ ۱۲

سوتا ہے نہ جنتا ہے اور نہ جنا گیا ہے نہ جورو جانتا رکھتا ہے اور نہ برادری و
ناتا رکھتا ہے یعنی خواص بشریہ اور حیوانیہ جملہ مخلوقات سے مطلقاً مبرا ہی
اور اختصاص صور ہیولا سے قطعاً منزا ہے بادشاہت کرتا ہے بغیر وزیر کے
حکومت کرتا ہے بلا مشیر کے اوسپر کوئی چیز واجب نہین چاہے بے توبہ کے
گناہ کبیرہ کو بخشدے چاہے گناہ صغیرہ پر عذاب کرے تقدیر اوس کی برحق
ہے وہ خالق ہے نیکی اور بدی کا لیکن نیکی سے راضی ہے اور بدی سے راضی
نہین ہے بندہ کا سب فعل ہے الا بارادت فرشتے اوسکے سب حق ہین نہ
مرد ہین نہ عورت ہین نہ کھاتے ہین اور نہ پیتے ہین خدا کی حکم برداری اور ذکر
اونکی زندگی ہے۔ مبرا ہین شہوت اور غضبی قوت سے معصوم ہین گناہون سے
وہ سب کام کرتے ہین اللہ تعالےٰ کے حکم سے اور ذرہ برابر بھی اوسکی نافرمانی
نہین کرتے اونکا شمار سوائے خدا کے کوئی نہین جانتا ہے وہ شب و روز
حق تعالےٰ کی عبادت مین ہمہ تن مشغول و مصروف رہتے ہین بہت سے
کارخانون تکوین یعنی انتظام عالم پر مقرر ہین اور بہت سے امور شرائع یعنی
اہتمام کار دینیات پر معین ہین اور اون سب مین چار فرشتے بڑے مقرب بارگاہ
لم یزلی ہین اوّل حضرت اسرافیل علیہ السلام کہ اجرائے احکام الٰہی کا لوح
محفوظ سے کرتے ہین اور صور پھونکنے کے واسطے معین ہین دوم حضرت
میکائیل علیہ السلام کہ ابر و باد اور رزق رسانی مخلوقات پر موکل ہین سوم
حضرت جبرئیل علیہ السلام کہ واسطے پہونچانے وحی رحمانی و احکام ربانی کے
طرف انبیا علیہم السلام کے مقرر ہین چہارم حضرت عزرائیل علیہ السلام کہ

واسطے قبض ارواح کے متعین ہین۔ اور اعتقاد رکھے کہ جملہ انبیا علیہم السلام
برحق ہین اول سب سے حضرت آدم علیہ السلام اور آخر اور افضل سب سے
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اگرچہ بعض حدیثون مین تعداد
بھی مروی ہے بعض حدیثون مین آیا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا ہوے
ہین اور بعض حدیثون مین دو لاکھ چوبیس ہزار ہین لیکن باجماع علمار تحقیق اولیٰ
اور افضل یہ ہے کہ عدد مین تعین و انحصار نہ کرے بلکہ مجملاً ایمان لاوے کہ
جتنے انبیائے اللہ پاک نے اپنے بندونکی ہدایت کیلئے بھیجے وہ سب برحق ہین
اور گناہ صغیرہ اور کبیرہ سے معصوم ہین۔ معراج حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مکہ سے مسجد اقصیٰ تک قرآن پاک سے ثابت ہے کقولہ تعالیٰ
سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی
الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ط اِنَّہٗ
ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ۝ یعنی پاک ذات ہے وہ کہ جو لیگیا اپنے بندے کو
رات ہی رات اوب والی مسجد سے پرلی مسجد تک جسمین ہم نے خوبیان رکھی ہین
کہ دکھاوین اوسکو کچھ اپنے قدرت کے نمونے تحقیق وہی ہے سنتا دیکھتا۔
اور آسمان دنیا تک خبر مشہور سے یعنی اوس حدیث شریف سے جو کہ قرن
ثانی مین شہرت کو پہونچے چنانچہ اسکا مذکور کتب احادیث ذکر معراج شریف
مین ہے اور آسمانون تک احادیث سے ثابت ہے چنانچہ یہ بھی کتب احادیث
مین ثبت ہے پس پہلے ثبوت کا منکر کافر ہے اور دوسرے ثبوت کا منکر بدعتی
گمراہ ہے اور تیسرے ثبوت کا منکر فاسق ہے اور یہ بھی ایمان لاوے کہ

اصحابؓ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بعد جمیع انبیا علیہم السلام کے تمام
آدمیون سے افضل اور اعلیٰ اور وہ سب عادل واکمل تھے اور باہم بموجب
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ کے رفیق وشفیق تھے کینہ اور حسد اور بغض سے پاک تھے
راست کردار تھے درست اطوار تھے اون سب مین افضل واکمل علی الترتیب
چار یار ہین اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین دوم حضرت عمر
فاروق رضی اللہ عنہ ہین سوم حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ ہین
چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہ ہین۔ یہ چارون صاحب خلیفہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بلاشبہ وشک ہین ان جنابؓ سے عداوت رکھنا
موجب شقاوت دارین کا ہے اور ان سے محبت رکھنا باعث سعادت
کونین کا ہے اور جو مشاجرات یعنی جھگڑے کہ مابین اصحابؓ کے بمقتضاے
بشریت واقع ہوئے اوس کی بحث مین زبان کو بند رکھنا چاہئے اور کسی سے
بھی بدگمان نہونا چاہئے کیونکہ حق تعالےٰ اون کی شان مین فرماتا ہے
وَكُلًّا[1] وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى۔ وَصَلَوٰةٌ[2] عَلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ۔ وَرَضِيَ[3]
اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ اون کا برا کہنے والا بنصوص قطعیہ ناری ہے
اور حدیثون مین بھی اصحابؓ کے بہت کچھ صفت حضرت رسالت مآب صلعم نے
فرمائی ہے ازانجملہ اَصْحَابِی كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ
یعنی میرے اصحابؓ مانند ستارون کے ہین پس جس کسی کی کہ اونمین سے
اقتدا کرو تم ہدایت پاؤ تم۔ اور ایمان لاوے کہ محبت اہلبیت عظام کی واجب
ہے خصوصاً حضرت فاطمہ زہرا بضعہ حضرت رسولؐ خدا رضی اللہ عنہا اور حضرت

[1] اور سب کا وعدہ کیا اللہ نے نیکی کا ۱۲
[2] اور انپر رحمتین ہین اونکے رب سے ۱۲
[3] اور راضی ہوا اللہ اون سے اور وہ راضی ہوئے اوس سے ۱۲

امام حسن اور حضرت امام حسین قرۃ العینین رسول الثقلین رضی اللہ عنہما اور
حضرت عباسؓ اور حضرت امیر حمزہ عم رسول اللہ رضی اللہ عنہما اور جملہ ازواج مطہرات
رضی اللہ عنہن بلکہ جمیع ذریات طیبات رضی اللہ عنہم سے صدق دل سے
حسن ظن ولطف باطن ومودت ومحبت رکھنا علامت ایمان ہے اگر اہلبیتؓ
مین سے کسی ایک کی نسبت سوء عقیدت رکھیگا بلاشک دائرہ ایمان سے
خارج ہوگا کیونکہ بغض رکھنا اہلبیتؓ سے موجب نقصان ایمان کا ہے اور
کینہ اون سے باعث خسران ہردوجہان کا ہے۔ اور ایمان لاوے کہ
جتنی کتابین آسمانی کہ پیغمبرونؑ پر نازل ہوئی ہین وہ سب کی سب برحق
ہین توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر
اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور قرآن مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پر اور سؤ صحیفے یعنی پچاس حضرت شیث علیہ السلام پر اور
تیس حضرت ادریس علیہ السلام پر اور دس حضرت آدم علیہ السلام پر اور
دس حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور ایک روایت مین تیس حضرت ابراہیم
علیہ السلام پر نازل ہوے اور ان سب مین افضل کلام حمید ہے جو ناسخ ہے
جملہ کتب سابقہ کا۔ اور ایمان لاوے کہ سوال منکر نکیر اور فشار قبر اور عذاب
قبر جملہ کفار و مشرکین و منافقین اور بعض گنہگاران مسلمین بالخصوص جو بغیر
توبہ کے مرگئے ہین یہ سب بھی حق ہے یعنی بالیقین منکر نکیر قبر مین مُردے کو
اُٹھا کر سوال کرتے ہین کہ رب تیرا کون ہے اور رسولؑ تیرا کون ہے اور دین
تیرا کیا ہے اگر مُردے نے جواب معقول دیا یعنی کہا کہ میرا رب اللہ ہے اور

رسول ہمیرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دین میرا اسلام ہے پس فرشتے خوش
جواب پاکر اوسکے واسطے فرش بہشتی بچھا دیتے ہین اور مثل دولھن کے اوسپر
اوسکو لٹا کر سلا دیتے ہین پھر اللہ پاک اپنے فضل وکرم سے اوسکی قبر کو وسیع
وکشادہ کر دیتا ہے اور اپنی رحمت سے اوسکو باغ وبہار بنا دیتا ہے ذٰلِکَ
فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○
یعنی یہ فضل اللہ کا ہے دیتا ہے جسکو چاہے اور صاحب فضل بڑے کا ہے
اور اگر مُردے نے جواب معقول نہ دیا تو فرشتے اوسپر قسم قسم کا عذاب و
عقاب کرتے ہین اور اوسکے سر اور مُنہ اور پیٹھ پر گرز آتشین مارتے ہین اور
اللہ کے حکم سے اوسکی گور تنگ وتاریک ہو جاتی ہے بلکہ مثل دوزخ کے
بنجاتی ہے وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ اور ایمان لاوے کہ آنا قیامت کا
اور ظاہر ہونا اوسکی نشانیون کا پہلے ظہور قیامت کبریٰ سے جیسے حضرت امام
مہدی آخرالزمان رضی اللہ عنہ کا پیدا ہونا اور خروج دجال کا اور نزول حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور آپ کے دست مبارک سے قتل ہونا
دجال کا اور خروج یاجوج اور ماجوج اور دابۃ الارض اور آنا عذاب دخان کا
اور طلوع آفتاب کا جانب مغرب سے اور بند ہو جانا دروازہ توبہ کا اور خسف
یعنی دھنس جانا زمین کا اور گھیر لینا آگ کا تمام آدمیون کو ہر طرف سے ملک
شام مین سب حق ہے اور جب قیامت آویگی صور پھونکا جاویگا اوس وقت
تمام ذی روح یعنی جاندار مرجاوینگے آسمان اور ستارے سب ٹوٹ پڑینگے
یہانتک کہ کل چیزین فنا ہو جائینگی اور سوائے ذات پاک جناب باری کے ماسوا کے

سے کچھ بھی باقی نہ رہیگا بمصداق کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ
ذُوْی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ ۝ یعنی جو کچھ اوس پر ہے فنا ہونے والی ہے
اور باقی رہیگی ذات رب تیرے کی جو کہ صاحب بزرگی اور بخشش کا ہے۔
کُلُّ شَیْئٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ ۝ یعنی کُل چیز فنا ہے مگر اوس کی ذات
بعد اسکے پھر دوبارہ صور پھونکا جاویگا اوس وقت حق تعالےٰ پھر سب کو از سر نو
زندہ کریگا اور ہر ایک سے حساب و کتاب لیگا اور ہر ایک کے نامۂ اعمال تولیگا
جو لوگ کہ کافر یا مشرک یا منافق ہین وہ سب دوزخ مین داخل ہونگے پھر
ابدالآباد تک نہ نکالے جاوینگے اور جو مسلمان کہ اُنھون نے اچھے عمل کئے
ہین اونکو الرحم الراحمین اپنی رحمت سے بہشت مین ہمیشہ ہمیشہ کو داخل کریگا
وہ اوسمین چین چان اور امن و امان سے رہین گے اور جو گنہگار مسلمان
کہ بغیر توبہ و استغفار کے مرے ہونگے اونکو رحمان اپنے فضل سے بعد سزاے
اعمال کے دوزخ سے نکال کر بہشت مین داخل کریگا حتیٰ کہ کوئی اہل ایمان
ہمیشہ دوزخ مین نہ رہیگا اس لئے کہ قرآن و احادیث سے ثابت ہے کہ مسلمان
بسبب گناہ کبیرہ اور صغیرہ کرنے کے دائرہ ایمان سے خارج نہین ہوتا ہے
اور ایمان لاوے کہ شفاعت انبیا اور اولیا اور صلحا کی گنہگارون کیواسطے
برحق ہے اور پل صراط کا دوزخ پر رکھا جانا جو بال سے باریک اور تلوار کی
دھار سے زیادہ تیز ہے اور سانپ اور بچھو اور ویل اور زقوم اور پیپ اور لہو
اور بدبو اور آگ اور ستر ستر گز کی زنجیرین اور گرز اور طوق آہنی اور آب حمیم
اور میزان کا قائم ہونا قسم قسم کے عذاب دوزخ کے برحق ہین اور حوض کوثر اور

حور اور قصور اور غلمان اور خیمہ ایک ایک موتی اور یاقوت وغیرہ کا اور سدابہار
سرسبز باغات وروان انہار شہد وشیر اور ماءِ معین اور شراب طہور اور انواع
انواع کے عیش اور آرام اور دیدار خدا کا ہونا مسلمانون کو اور ہر طرح کے
انعام ملنا مومنون کو بارگاہ ایزدی سے جیسا کہ قرآن وحدیث مین وارد ہے
سب برحق ہے اور یقین کرے کہ ایمان کافر کا وقت نزع اور دیکھنے عذاب
غیب کے مقبول نہین ہے اور ایمان لاوے کہ کرامات اولیاء کی حق ہے
اور یہ بھی اعتقاد رکھے کوئی ولی اگرچہ کیسا ہی عابد اور زاہد اور متقی اور صوفی
کیون نہ ہو ہرگز ہرگز ہمرتبہ کسی نبی اللہ کا نہین ہوسکتا ہے۔ اور اعتقاد کرے
کہ رسولِ بشر افضل واکمل ہین رسولِ ملائکہ سے اور رسولِ ملائکہ افضل
ہین عامہ بشر سے اور عامہ بشر افضل ہین عامہ ملائکہ سے۔ اور یہ امر بھی برحق
ہے کہ جو کچھ میت کے لئے دعا کیجاتی ہے یا عبادت جانی اور مالی کا ثواب
بخشا جاتا ہے ان دونون حسنات کا ثواب بلاشبہ اموات کو پہنچتا ہے اور
نماز ہر مسلمان نیک کار اور بدشعار کے پیچھے پڑھنا جائز ہے اور اہل قبلہ کو
کافر نہ کہنا چاہیئے اور حلال جاننا گناہ کا صغیرہ ہو یا کبیرہ اور کہنا الفاظ کفر اور
شرک کے گو ہنسی کی روسے ہون کفر ہے اور خدا سے نڈر ہونا اور ناامید ہونا
دونون کفر ہین بلکہ اعتقاد کرے کہ ایمان درمیان امید ورجا کے ہے۔ یہ ہین
ضروری عقائد اہل سنت والجماعت کے حق تعالےٰ انہین عقائد حقہ کے ساتھ
ہمارا اور سب مسلمانون کا خاتمہ بالخیر کرے آمین ثم آمین یارب العالمین
(اسرار الصلوٰۃ)

بیان تقلید کا جاننا چاہیے کہ تقلید مطلق فرض ہے اور تقلید مذہب معین
کی واجب اسپر تقلید مطلق پس ثابت ہے کتاب اللہ اور اجماع سے اسپر
کتاب پس فرمایا اللہ تعالے نے فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ یعنی پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہین جانتے ہو۔ پس یہ آیت نص
صریح ہے فرضیت تقلید اہلِ ذکر مین لیکن یہان مراد اہلِ ذکر سے فرد کامل ہے
نہ ناقص کیونکہ سب اہل ذکر غیر مراد بالاتفاق ہین پس ثابت ہوا اس آیت سے
کہ تقلید کرنی مجتہد کامل کی فرض ہے اسپر اجماع پس فرمایا صاحب بحر الرائق
نے بحر الرائق مین اور طحطاوی نے شرح در المختار مین اور شامی نے شرح
در المختار مین کہ کہا شیخ ابن الہمام نے فتح القدیر مین استقر رای الاصولیین
علی ان المفتی ھو المجتھد واما غیر المجتھد ممن حفظ اقوال المجتہدین
فلیس بمفت فالواجب علیہ اذا سئل ان یذکر قول المجتھد علی
وجہ الحکایۃ انتہی یعنی ٹھیری ہے رائے اصولیون کی اسپر کہ مفتی وہی مجتہد
ہے اور اسپر غیر مجتہد اون لوگون مین سے کہ یاد رکھتا ہو قول مجتہدون کے پس
نہین ہے وہ مفتی پس واجب ہے اوس پر کہ جب پوچھا جاوے کچھ یہ کہ ذکر کرے
قول مجتہد کا بطریق نقل انتہے۔ اور کہا شیخ الاسلام شارح صحیح بخاری نے شرح
کنز مین کتاب القضا مین قال الامام بزدوی فی اصولہ اجمع العلماء
والفقہاء علی ان المفتی وجب ان یکون من اہل الاجتہاد
وان لم یکن من اہل الاجتہاد فلا یحل لہ ان یفتی الا بطریق
الحکایۃ انتہی یعنی کہا امام بزدوی نے بیچ اصول اپنے کے کہ اجماع ہوا ہی

علما اور فقہا کا اسپر کہ مفتی واجب ہے یہ کہ ہو اہل اجتہاد سے اور اگر نہ ہو
اہلِ اجتہاد سے تو نہین حلال ہے اوس کو یہ فتویٰ دے الا بطریق نقل کے انتہیٰ
اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کتاب اقضیہ مین بیچ شرح اس حدیث
کے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حکم الحاکم فاجتهد ثم
اصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد فاخطأ فله اجر قال العلماء
اجمع المسلمون علی ان هذه الحديث في حاكم عالم اهل
للحكم فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته
وان اخطأ فله اجر باجتهاده قالوا فاما من ليس باهل للحكم
فلا يحل له الحكم فان حكم فلا اجر له بل هو آثم ولا ينفذ حكمه
سوآء وافق الحق ام لا لان اصابته اتفاقية ليست صادرة
عن شرعي فهو عاص في جميع احكامه سوآء وافق الصواب ام لا
وهي مردودة كلها ولا يعذر في شيء من ذلك انتهى یعنی فرمایا
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب حکم کیا حکم کرنے والے نے
پس اجتہاد کیا پھر نیک راہ پائی پس اوسکے واسطے دو اجر ہین اور جب حکم کیا
پس اجتہاد کیا پھر خطا کی پس واسطے اوسکے ایک اجر ہے کہا عالمون نے کہ
جمع ہوئے مسلمان اوپر اس امر کے کہ یہ حدیث بیچ حاکم جاننے والے اہل حکم
کے ہی پس اگر پائی راہ نیک تو واسطے اوسکے دو اجر ہین ایک اجر اجتہاد کا
دوسرا اجر راہ پانے کا اور اگر خطا کی پس واسطے اوسکے ایک اجر ہے اجتہاد کا
یعنی کوشش کا کہا عالمون نے پس جو شخص نہین ہے اہل حکم کا نہین ہے

اوسکو حکم دینا پس اگر حکم دیا نہین ہے اجرا اوسکو بلکہ وہ گنہگار ہے اور نہین
جاری ہونے کا حکم اوسکا برابر ہے کہ موافقت کرے حق کو یا نہین کیونکہ راہ
پانی اوسکی اتفاقی ہے نہین ہے کہ آئے ہے اصل شرع سے پس وہ گنہگار ہے
بیچ تمام حکمون اپنے کے برابر ہے موافقت کرے ثواب کی یا نہین اور وہ
مردو یعنی رد کی گئی ہین سب کے سب اور عذر نہ قبول کیا جائیگا اونکا بیچ کسی
چیز کے نہ جاننے سے یعنی اون کی لاعلمی کا انکار مقبول نہین ہونیکا انتہے۔
پس یہ اجماع نص صریح ہے اسپر کہ تقلید کرنا غیر مجتہد کو مجتہد کی فرض عین ہے
جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے اہل علم پر پس صاف معلوم ہوا اس مذکور سے کہ
قول امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لا تقلدنی ولا تقلد مالکا وغیرہ
خذ الاحکام من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ وہ محمول ہے
اسپر کہ یہ خطاب ہے اوس شخص کو کہ وہ مجتہد ہو گیا تھا جیسا کہ کہا عارف باللہ
شیخ عبدالوہاب شعرانی نے میزان حضری مین بلغنا ان شخصاً استشارہ
رضی اللہ عنہ فی تقلیدہ احدا من علماء عصرہ فقال لا تقلدنی
ولا مالکا ولا النخعی ولا الاوزاعی ولا غیرہم وخذ الاحکام
من حیث اخذوا من الکتاب والسنۃ قلنا ہو محمول علی من
لہ رای وقوۃ علی استنباط الاحکام من الکتاب والسنۃ والا
فقد صرح العلماء بان التقلید واجب علی کل ضعیف وقاصر
النظر انتہی پہونچا ہے ہمکو یعنی ٹھیک طور پر ہمکو معلوم ہوا ہے کہ کسی شخص نے
مشورہ لیا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے بیچ امر تقلید کے کسی ایک سے علماؤن

زمانہ اپنے سے پس کہا نہ تقلید کر تو میری اور نہ مالک اور نہ نخعی اور نہ اوزاعی
اور نہ سوائے انکے کی اور لے تو حکمون کو جس جگہ سے اونہون نے لیا ہے
قرآن اور حدیث سے کہتے ہین ہم کہ یہ قول امام اعظم رحمۃ اللہ تعالے کا حمل
کیا گیا ہے اوپر اوس شخص کے کہ واسطے اوسکے عقل اور قوت نکالنے احکام
کی قرآن اور حدیث سے ہو اور نہین بیشک ظاہر کر دیا ہے علماؤن نے کہ تقلید
واجب ہے اوپر ضعیف اور کم نظر والے کے۔ پس ثابت ہوا مما ذکر کی دلیل سے
کہ لابد ہے غیر مجتہد کو یہ کہ اختیار کرے تقلید مجتہد کامل کی اور جبکہ اختیار کرے
تقلید تو اختیار کرے مجتہد کامل کو آئمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہم مین سے بالاجماع
کہا طحطاوی نے شرح درمختار کی کتاب ذبح مین قال بعض المفسرین ان
الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باھل السنۃ والجماعۃ قد اجمعت
الیوم فی المذاھب الاربعۃ ھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون
والحنبلیون ومن کان خارجا ھذہ المذاھب الاربعۃ فی ذلک
الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار انتھی یعنی کہا بعضے مفسرون نے
کہ بیشک فرقہ ناجیہ اہل سنت والجماعت کا جمع ہوا ہے آج کے دن بیچ چار
مذہبون کے وہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو شخص ہے خارج ان
چار مذہبون سے بیچ اس زمانہ کے پس وہ اہل بدعت اور اہل دوزخ سے ہے۔
اور کہا تفسیر احمدی مین بیچ تفسیر قولہ تعالے کے ففھمنا ھا سلیمان کے
وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز للائمۃ اربعۃ انتھی یعنی
واقع ہوا ہے اجماع اوپر اس امر کے کہ اتباع جائز ہے چار امامون کی انتہی

اور کہا قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے تفسیر مظہری مین بیچ تفسیر قولہ تعالےٰ اتخذوا احبارہم
ورھبانہم اربابا من دون اللہ کے فان اھل السنۃ والجماعۃ
قد افترقت بعد القرون الثلٰثۃ او الاربعۃ علیٰ اربعۃ المذاھب
ولم یبق فی فروع المسائل سوی ھذہ المذاھب الاربعۃ فقد انعقد
الاجماع المرکب علیٰ بطلان قول من یخالف کلھم وقد قال اللہ تعالےٰ
ومن یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جھنم وساءت
مصیرا ۝ انتھیٰ یعنی بیشک اہل سنت اور جماعت جدا ہو گئے ہین پیچھے تین
قرنون یا چار کے اوپر چار مذہبون کے اور نہین باقی رہا فروع مسائل مین سوائے
ان چار مذہبون کے پس بیشک ٹھیرا ہے اجماع مرکب اور باطل کرنے قول
اوس شخص کے جو مخالف ہے انکا اور بیشک فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور جو شخص
تابعداری کرتا ہی غیر طریقہ ایمان والون کے پھیرین ہم اوسکو اوس چیز کی طرف
کہ پھرا اور داخل کرین ہم اوسکو جہنم مین اور بری ہے جاے بازگشت انتہےٰ۔
اور صاحب البحر نے اشباہ والنظائر کے فن اوّل مین ما خلاف الائمۃ
الاربعۃ فھو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف غیرھم انتھیٰ
یعنی جو چیز کہ مخالف ہوئی چار امامون کی وہ ہی مخالف ہوئی اجماع کی اگرچہ بیچ
اوس کے خلاف اونکے غیر کا ہو اور کہا شیخ ابن الہمام نے تحریر الاصول مین
وقد انعقد الاجماع علیٰ عدم العمل بالمذھب المخالف للائمۃ
الاربعۃ انتھیٰ یعنی اور بیشک مقرر ہو گیا ہے اجماع اوپر نکرنے عمل چار مذہبون
کے انتہیٰ۔ پس ثابت ہوا ان نقول کتب معتبرہ معتمدہ سے کہ اجماع ہوا ہے اوپر

عدم خروج مذہب آئمہ اربعہ سے پس رفع ہوگیا اس سے وہ خدشہ کہ اخیر مسلم
الثبوت کے کیا ہے باین طور کہ کما فیہ ما فیہ اور اگر شبہ کیا جاوے کہ تخلیف
شہود کی مذہب ابن لیلیٰ کا ہے نہ مذہب آئمہ اربعہ کا اور قضات نے اختیار کیا
اس تخلیف کو پس اگر خروج مذہب آئمہ اربعہ سے درست نہ ہوتا تو کیون اختیار
کرتے سو جواب اسکا یہ ہے کہ تخلیف شہود کی فرد ہے افراد تزکیہ سے اور تزکیہ
شہود کا مذہب آئمہ اربعہ کا ہے اپیر تقلید مذہب معین کی پس واجب ہے بہ
دلالت کتاب اور سنت اور اجماع اور عقل کی اپیر کتاب پس فرمایا اللہ تعالےٰ
نے ففهمنا ها سلیمان یعنی سمجھا دیا ہم نے اوسکو سلیمان ع کو پس یہ آیت
دلالت کرتی ہے اوپر اصابت سلیمان علیہ السلام کے بدون داؤد علیہ السلام کے
پس دلالت کی اس آیت نے اسپر کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی
اپیر سنت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا حکم الحاکم
فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد فاخطأ فله
اجراً متفق علیه یعنی کہا علماؤن نے جمع ہوے ہین مسلمان اسپر کہ یہ حدیث
شان مین حاکم عالم اہل حکم کے ہے پس اگر راہ نیک پائی تو اوسکے لئے دو اجر
ہین ایک اجر اجتہاد کا اور دوسرا اجر راہ پانے کا اور اگر خطا کی اوس کے لئے
ایک اجر اجتہاد کا ہے پس یہ حدیث قطعی دلالت ہے اسپر کہ مجتہد کبھی مصیب
ہوتا ہے اور کبھی مخطی اپیر اجماع پس کہا امام نووی نے شرح مسلم مین قال
العلماء اجمع المسلمون علی ان ذلك الحدیث فی حاکم عالم اهل
الحکم فان اصاب فله اجران اجر باجتهاده واجر باصابته و

ان اخطاء فله اجر باجتهادہ انتھی یعنی کہا علماؤن نے کہ اجماع ہوا ہے مسلمانون کا اوپر اس حدیث کے کہ یہ حدیث نص صریح ہے اس امر پر کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی ایپر عقل پس کہا علامہ تفتازانی نے شرح عقائد مین فلو کان کل مجتہد مصیباً لزم اتصاف الفعل بالحرمۃ والاباحۃ او الصحیحۃ والفساد او الوجوب وعدم الوجوب انتھی حاصل کلام علامہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ہے کہ اگر ہو ہر مجتہد مصیب تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا اعتقاد مین اور عمل مین اور یہ باطل ہے عقلاً و شرعاً بقولہ تعالے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنی نہین تکلیف دیتا ہی اللہ کسی نفس کو مگر موافق طاقت اوسکی کے۔ پس ثابت ہوا ساتھ کتاب اور سنت اور اجماع اور عقل کے کہ مجتہد کبھی مصیب ہوتا ہے اور کبھی مخطی پس جبکہ ثابت ہوا یہ امر ساتھ ادلہ مذکورہ کے تو واجب ہوا مقلد پر کہ اختیار کرے اتباع اور تقلید مجتہد راجح اور کامل کی تاکہ نہ پڑے بیچ اتباع کثیر الخطاء کے عمداً و قصداً پس جبکہ اختیار کیا مذہب امام راجح کامل کا تو پھر واجب ہے اوسپر دوام اور استمرار کے ساتھ ثابت قدم رہنا اوسپر تاکہ نہ پڑے بیچ اتباع کثیر الخطاء کے عمداً اور قصداً اور یہی قول علماء اہل سنت وجماعت کا ہے کہا علامہ قہستانی نے جامع رموز مین قریب کتاب الاشربہ کے واعلم ان من جعل الحق متعدداً کالمعتزلۃ اثبت للعامی الخیار فی الاخذ من مذھب ما یھواہ و من جعل واحداً العلماء ائمتنا الزم للعامی اماماً واحداً کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذھب مباحۃ صار فاسقاً تاماً کما

فی شرح الطحاوی الفقیہ سعید بن مسعود فیجب فی المذھب
الصلابۃ اے اعتقاد کونہ حقاً وصواباً کما فی الجواھر ومشائخنا
قالوا ان مذھبنا صواب یحتمل الخطآء ومذھب غیرنا خطآء
یحتمل الصواب کما فی المصنفی انتھی یعنی جان لے تو کہ بیشک جس شخص
نے کیا حق کو متعدد جگہ پر مانند معتزلہ کے ثابت کیا واسطے عامی کے اختیار
لے لینے مین ہر مذہب سے جو چاہے نفس اوسکا اور جس نے کیا حق کو ایک
مانند علماؤن ہمارے کے لازم کیا واسطے عامی کے ایک امام جیسا کشف مین ہے
پس اگر لے لیا ہر مذہب سے اوسکے مباح کو ہو گیا پورا فاسق جیسا کہ شرح طحاوی
مین ہے جو کہ فقیہ سعید بن مسعود کی ہے واجب ہے مذہب مین پختگی یعنی اعتقاد
ہونے حق اور ثواب کا جیسا کہ جواہر مین ہے اور ہمارے مشائخ نے کہا ہے کہ بیشک
ہمارا مذہب ثواب پر ہے اور خطا کا احتمال ہے اور مذہب غیر کا خطا ہے کہ احتمال
ثواب کا رکھتا ہے جیسا کہ مصفّی مین ہے انتہیٰ اور کہا شیخ عبدالوہاب شعرانی نے
میزان حضری مین واعلم انہ لاینافی ما ذکرنا الزام العلمآء للعامۃ
بالتزام مذھب معین لانھم ما الزموھم بذلک الا رحمۃ
بھم فلولا الزامھم للعامی بمذھب معین یضل عن طریق الھدایۃ
یعنی اور جان لے تو کہ بیشک منافی نہین ہے جو کہ ہم نے اوسکو ذکر کیا ہے لازم
کر دینا علماؤن کا عام کے واسطے لزوم ایک مذہب کو کیونکہ اونہون نے لازم
نہین کیا ہے یہ امر مگر واسطے رحمت اونکی کے پس اگر نہوتا لازم کر دینا علماؤن کا
عامیون کو ایک مذہب پر تو البتہ گمراہ ہو جاتے راہ ہدایت سے۔ پھر آگے جاکر کہا

اما من یصل الی شہود عین الشریعة الاولیٰ فوجب علیہ التقلید بمذہب واحد کما امر تقریرہ خوفاً من الوقوع فی الضلال وعلیہ عمل الناس الیوم انتھٰی یعنی اسپر جو شخص نہ پہونچا طرف کھلنے حقیقت شریعت پہلے کے پس اوسکو واجب ہے تقلید ایک مذہب کی جیسے کہ گذری تقریر واسطے خوف کے گرنے سے گمراہی مین اور اسی پر عمل ہے لوگون کا آج کے دن انتھٰی اور کہا علی الخواص نے کہ یہ قول شیخ عبدالوہاب شعرانی کا ہے ما امر العلماء للطالب والمرید بالتزام مذہب معین الا تقریباً للطریق انتھٰی یعنی نہین حکم کیا ہے علماؤن نے واسطے طالب اور مرید کے ساتھ لازم کرنے ایک مذہب کے مگر واسطے نزدیکی راہ ثواب کے انتھٰی ذکر کیا اسکو عبدالوہاب نے میزان خضری مین۔ اور کہا حموی نے شرح اشباہ کے کتاب التعزیر مین وفی الفتح قالوا ان المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد وبرہان آثم یستوجب التعزیر فبلا برہان واجتہاد اولی انتھٰی اور بیچ فتح کے ہے کہ علماؤن نے کہا کہ بیشک نقل کرنیوالا ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف ساتھ اجتہاد اور دلیل کے گنہگار ہے واجب کرتا ہے تعزیر کو پس بدون دلیل اور اجتہاد کے سزاوار زیادہ ہے انتھٰی اور کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے عقد جید مین والمرجح عند الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہب لہ مذہب لا یجوز لہ مخالفتہ انتھٰی یعنی قوی مذہب فقیہون کے نزدیک یہ ہے کہ بیشک عامی نسبت کیا گیا ہے طرف مذہب کے واسطے اوسکے مذہب ہے کہ جائز نہین ہے اوسکو مخالفت مذہب اپنے کی انتھٰی

اور کہا شامی نے شرح درمختار کے کتاب التعزیر مین قولہ ارتحل الی مذہب
الشافعی یعزر سراجیہ وقال الشامی انما اطلنا فی ذلک لان لا یغتر
بعض الجاھلۃ بما یقع فی الکتب من الطلاق بعض العبارات الموھمۃ
فیحملھم علی تنقیص الائمۃ المجتھدین فان العلماء حاشاھم
اللہ تعالے ان یریدوا الازدراء لمذہب الشافعی وغیرہ بل
تطلقون تلک العبارات للمنوع عن الانتقال خوفا من التلاعب
بمذہب المجتھدین یدل علی ذلک ما فی القنیۃ رامزا لبعض الکتب
المذہب لیس للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی
فیہ الشافعی والحنفی انتہی یعنی قول درمختار کا ہے کہ جو شخص گیا طرف مذہب
شافعی کے تعزیر دیا جاوے نقل کیا اسکو سراجیہ سے اور کہا شامی نے کہ بیشک
زیادت کی ہم نے اسمین گفتگو اسواسطے کہ فریب نہ کھاوین بعضے جاہل ساتھ اُس
چیز کے کہ واقع ہوئی ہین کتابون مطلق عبارت والیون مین پس اُٹھائے جاہلون
نے عیب امامون مجتہدین پر پس حاشا کہ اللہ کہ علماؤن نے ارادہ کیا ہو عیب
مذہب شافعی وغیرہ کا بلکہ اطلاق کیا ہے ان عبارتون کا واسطے منع کرنے کے
نقل کرنے سے واسطے خوف کے اور لہو ولعب مذہب مجتہدین کے دلالت کرتی ہے
اسپر جو چیز کہ قنیہ مین ہے کہ اشارہ کیا ہے بعض کتابون مذہب کی طرف کہ
نہین ہے عامی کو پھرنا ایک مذہب سے طرف مذہب دوسرے کے برابر ہے
اسمین شافعی اور حنفی انتہی اور کہا صاحب بحر الرائق نے رسائل زینیہ کے رسالہ
رفع الغشاء عن وقت العصر والعشاء مین فوجب علی مقلد ابی حنیفۃ

ان یعمل بقوله لما نقل العلامة قاسم فی تصحیحه عن جمیع الاصولین انه لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق انتہی یعنی واجب ہے مقلد ابیحنیفہ پر عمل کرنا قول ابیحنیفہ پر اسواسطے کہ نقل کیا ہی علامہ قاسم نے اپنی تصحیح مین سب اصولیون سے کہ بیشک صحیح نہین ہے پھرنا تقلید سے بعد عمل کرنیکے سب کے نزدیک انتہی اور کہا طحطاوی نے شرح درمختار کے کتاب الذبح مین قال بعض المفسرین وهذه الطائفة المسماة باهل السنت والجماعة قد اجتمعت الیوم فی المذاهب الاربعة وهم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من هذه المذاهب الاربعة فی ذلک الزمان فهو من اهل البدعة والنار انتہی یعنی کہا بعض مفسرون نے کہ تحقیق یہ گروہ اہل سنت وجماعت کا جمع ہوا ہے آج کے دن چار مذہب مین وہ حنفی اور مالکی اور شافعی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چار مذہبون سے خارج ہے اس زمانہ مین پس وہ اہل بدعت اور آگ سے ہے انتہی اور کہا شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے صراط مستقیم مین۔ خانہ دین چار است ہر کہ راہے ازین راہ ہا ودرے از درہا اختیار نمودہ براہے دیگر رفتن ودرے دیگر گرفتن عبث ویاوہ باشد وکارخانہ عمل از ضبط وربط بیرون افگندن واز مصلحت بیرون افتادن است اگر قصد سلوک طریق ورع واحتیاط دارد وہم از مذہب واحد روایتیکہ دلیلش احسن واقوی وفائدہ اش اعم واتم واحتیاط دران اکثر واوفر بود اختیار کند وراہ رخصت ومساہلت وحیلہ اندوزی نرود واین طریق متاخران است وشک نیست کہ این طریق مضبوط تر ومحکم تر است وگویند کہ طریق

پیشینیان تعین مذہب واتباع مجتہد واحد از واجبات نبید انتہی العینی
غرض دین کے چار ہین جس شخص نے کوئی راہ ان راہون سے اور کوئی دروازہ
ان دروازون سے اختیار کیا اوسکو دوسری راہ اور دروازہ اختیار کرنا بیہودہ
اور عبث ہے اور کارخانہ عمل کو مضبوطی اور استقامت سے دور کرنا ہے اور مصلحت
سے باہر جانا اگر ارادہ چلنے راستہ پرہیزگاری اور احتیاط کا رکھتا ہے تو بھی ایک
مذہب سے بموجب اوس روایت کے کہ دلیل اوسکی قوی اور بہتر ہو اور فائدہ
اوسکا عام اور تمام اور احتیاط اوسمین بہت ہو اختیار کرے اور راستہ رخصت اور
آسانی اور حیلہ مین نہ چلے یہ راستہ متاخرین کا ہے اور نہین ہے شک کہ یہ راستہ
مضبوط زیادہ اور مستحکم زیادہ ہے اور کہتے ہین کہ طریقہ اگلون کا برخلاف اوسکے
نہ تھا پہلے لوگ مقرر کرنا مذہب اور اتباع مجتہد واحد کا واجبات سے نہ جانتے تھے
یعنی طریق علماء متاخرین کا وجوب تعین مذہب واحد کا ہے بخلاف علماء متقدمین
کے کہ نزدیک اونکے یہ واجبات سے نہ تھا انتہی۔ اور کہا شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی نے اپنی کتاب انصاف کے باب حکایت حال الناس مین اعلم ان
الناس کانوا فی المائة الاولیٰ والثانیة غیر مجمعین علی التقلید
بمذہب واحد بعینہ ثم قال وبعد المأتین ظہر فیہم المذاہب
المجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علیٰ مذہب مجتہد
بعینہ وکان ہذا ہو الواجب فی ذلک الزمان انتہی یعنی جان تو کہ
بیشک تھے آدمی صدی اوّل اور دوسری مین غیر جمع ہونے والے تقلید ایک
مذہب معین پر پھر کہا کہ بعد دوسری صدی کے ظاہر ہوئے اونمین مذاہب معین کے

اور کم تھے وہ لوگ جو نہ اعتماد کرتے تھے ایک مذہب معین پر اور یہ ہی واجب ہے اس زمانہ مین انتہیٰ واضح ہو کہ یہی تفسیر ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اور نص صریح ہے اسمین کہ مراد متقدمین سے ماقبل دوسو برس کے ہے اور مراد متاخرین سے مابعد دوسو کے ہے پس صاف معلوم ہوا ان نقول معتبرہ معتمدہ سے کہ مذہب علماء اہل سنت والجماعت کا وجوب تقلید مذہب امام واحد کا ہے اور کما فتاویٰ عالمگیری کے کتاب التعزیر مین حنفی ارتحل الیٰ مذھب الشافعی یعزر کذا فی جواھر الاخلاطی انتھی یعنی حنفی گیا طرف مذہب شافعی کے تعزیر دیا جاوے یہی ہے جواہر اخلاطی مین انتہیٰ اور کما درمختار کی کتاب التعزیر مین حنفی ارتحل الیٰ مذھب الشافعی یعزر کذا فی سراجیہ انتھی یعنی حنفی گیا شافعی مذہب کی طرف تعزیر دیا جاوے ایسا ہی سراجیہ مین ہے انتہیٰ اور کما قنیہ مین لیس للعامی ان یتحول من مذھب الیٰ مذھب یستویٰ فیہ الحنفی والشافعی انتھی یعنی نہین ہے عامی کو پھرنا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے حنفی ہو یا شافعی انتہیٰ اور کما جلال الدین سیوطی نے جزیل المواھب مین قال من مفتی المالکیۃ من تحول الیوم من مذھبہ فبئس ما صنع انتھی یعنی کہا مفتی مالکی سے جس شخص نے رجوع کیا آج کے دن اپنے مذہب سے پس اُس نے برا کیا جو کہ کیا انتہیٰ اور کما طحطاوی نے شرح درمختار کی بحث شفق مین قال صاحب الھدایۃ فی التجنیس الواجب عندی ان یفتی بقول ابی حنیفۃ علیٰ کل حال انتھی یعنی کہا صاحب ہدایہ نے تجنیس مین واجب میرے نزدیک یہ ہے کہ فتویٰ دیا جاوے ساتھ قول ابی حنیفہ کے

کل حال پر انتہی اور کہا فتاوی عالمگیری کے کتاب قضا مین هذا کله فی القاضی المجتهد واما المقلد فانما ولاه لیحکم بمذهب ابی حنیفة مثلاً فلا یملك المخالفة فیکون معزولاً بالنسبة الی ذلك الحکم هکذا فی فتح القدیر انتهی یعنی یہ تمام بیچ حق قاضی مجتہد کے ہے اور اپر مقلد پس سواے اسکے نہین کہ والی کیا ہے اوسکو تا کہ حکم کرے ساتھ مذہب ابی حنیفہ کے مثلاً پس مالک نہین ہے مخالفت کا پس ہوگا معزول اس حکم مین ایسا ہی ہے فتح القدیر مین انتہی اور کہا صاحب بحر نے رسالہ مذکورہ مین قال ابن الهمام فی فتح القدیر فبهذا ظهر ان الصواب ما ذهب الیه ابو حنیفة وان العمل علی مقلدیه واجب والافتاء بغیره لا یجوز لهم انتهی یعنی کہا ابن الہمام نے فتح القدیر مین پس ساتھ اسکے ظاہر ہوا کہ بیشک صواب وہ ہے کہ گئے اوسکی طرف ابو حنیفہ اور بیشک عمل کرنا اوسکے مقلد پر واجب ہے اور فتویٰ دینا بغیر اوسکے جائز نہین ہے اونکو انتہی اور کہا شیخ احمد نے تفسیر احمدی مین بیچ تفسیر آیہ ففهمناها سلیمان کے اذا التزم احد مذهباً یجب علیه ان یدوم علی مذهب التزم احد مذهباً ولا ینتقل الی مذهب آخر انتهی یعنی جبکہ لازم کرلیا کسی نے کوئی مذہب واجب ہے اوسکو یہ کہ ہمیشہ رہے اوسی مذہب پر کہ لازم کرلیا ہے کسی ایک مذہب کو اور نہ رجوع کرے دوسرے مذہب کی طرف انتہی اور کہا بحر العلوم عبد العلی نے شرح تحریر الاصول مین وکذا للعامی الانتقال فی الحکم من مذهب الی مذهب فی زماننا لا یجوز بظهور الخیانة انتهی یعنی اور اسی طرح عامی کو رجوع کرنا حکم مین ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف

نہین جائز ہے بسبب ظاہر ہونے خیانت کے انتہیٰ اور کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے
عقد جید مین قال فی الاحتساب لو رای حنفی شافعیا یشرب المنبیذ وینکح
بلا ولی ویطاھا فلہ ان انکر لان علی کل مقلد اتباع مقلدہ ولیعصی
بالمخالفۃ ولو رای الشافعی حنفیا یا کل النصب فلہ ان یقول اما
ان یعتقد ان الشافعی اولی بالاتباع واما ان یترک ھذا انتہیٰ
یعنی کہا احتساب مین اگر دیکھا حنفی نے کسی شافعی کو کہ نبیذ پیتا ہے اور نکاح
بغیر ولی کے کرتا ہے اور جماع کرتا ہے پس اوسکو یہ ہے کہ منع کرے کیونکہ بیشک
اوپر ہر مقلد کے ہے پیروی اپنے امام کی اور گنہگار ہوگا ساتھ مخالفت کے اور
اگر دیکھا شافعی نے حنفی کو کہ گوہ جانور کو کھاتا ہے پس اوسکو لازم ہے کہ کہے
کہ اعتقاد کرے اس امر کا کہ شافعی بہتر ہے ساتھ پیروی کے یا اوسکو چھوڑ دے
انتہیٰ اور کہا ملا علی قاری نے شرح عین العلم مین فلو التزم احد مذھبا
کابی حنیفۃ والشافعی رح فلزم علیہ الاستمرار فلا یقلد غیرہ فی
مسئلۃ من المسائل انتہی یعنی پس اگر لازم کرلیا کسی نے کسی ایک مذہب کو
مانند ابی حنیفہ یا شافعی کے پس لازم ہے اوسکو اوسپر ہمیشگی پس تقلید نہ کرے
غیر مذہب کی کسی مسئلہ مین مسئلون سے انتہیٰ اور کہا اونہین ملا علی قاری نے
اپنے رسالہ مین جو مؤلف ہے جواب قفال مین بل وجب علیہ حتمان یعین
مذھبا من المذاھب اما مذھب الشافعی فی جمیع الوقائع والفروع
واما مذھب مالک واما مذھب ابی حنیفۃ وغیرھم ولیس لہ
ان ینتحل من مذھب الشافعی فی البعض ما یھواہ ومن مذھب

ابی حنیفة فی الباقی ما یرضاہ لان لو جوزنا ذلک لادی الی الخبط والخروج عن ضبط حاصلہ یرجع الی نفی التکلیف لان مذھب الشافعی مثلاً اذا اقتضی تحریم شیئ ومذھب غیرہ اباحة ذلک الشیئ بعینہ او علی العکس فھو ان شآء مال الی الحلال وان شآء مال الی الحرام فلا یتحقق الحل والحرمة وفی ذلک اعدام التکلیف وابطال فائدتہ واستیصال قاعدتہ وذلک باطل انتھی یعنی بلکہ واجب ہے اوسپر ضروریہ کہ معین کرے ایک مذہب کو مذہبون مین سے یا مذہب شافعی کا تمام وقائع اور فروع مین اور یا مذہب مالک کا اور یا مذہب ابی حنیفہ وغیرہم کا اور نہین اوس کو یہ کہ چلے مذہب شافعی پر بعض مسئلون مین جو نفس چاہے اور مذہب حنفی پر باقی سب مسئلون مین جسپر راضی ہے کیونکہ اگر جائز رکھین یہ امر تو البتہ پہونچیگا طرف خبط کے اور نکلیف ضبط سے حاصل اوسکا رجوع کریگا دور ہونے تکلیف شارع کی سے کیونکہ مذہب شافعی نے مثلاً جب چاہا حرمت ایک شئے کو اور دوسرے مذہب نے مباح ہونے اس شئے کو بعینہ یا برخلاف اسکے پس وہ شخص اگر چاہے اختیار کرے حلال کو چاہے حرام کو پس نہین متحقق ہونے کی حلت اور حرمت اور اسمین ہے دور ہونا تکلیف شارع کا اور باطل ہونا فائدہ اوسکے کا اور جڑ اوکھڑنا اوسکے قاعدہ کا اور یہ باطل ہے انتھی خلاصہ ان جملہ دلائل کا یہ ہے کہ اگر نکرین ہم اتباع مذہب واحد کی واجب اور لازم تو مباح ہوگا یہ کہ چاہے اس مذہب کی روایت پر عمل کرین چاہے اور مذہب پر پس اوس وقت سوائے مسئلہ اجماعیہ کے

کوئی شخص مکلف نہ رہیگا نہ حلت کا نہ حرمت کا پس کارخانہ دین کا درہم برہم ہوجائیگا بالکل کیونکہ سوائے حلت اور حرمت اجماعیہ کے خواہش نفسانی سے سب کچھ مباح ہوجائیگا سوائے امر مجمع علیہ امت کے یہ ہے حاصل عبارت ملا علی قاری کا پس ثابت ہے ان نقول مذکورہ سے کہ مذہب علماء اہل سنت و جماعت کا وجوب تقلید امام واحد کا ہے آئمہ اربعہ مین سے ساتھ ادلہ مذکورہ بالا کے یعنی ساتھ دلیل تلاعب کے جیسا کہ شامی نے بیان کیا اور ساتھ دلیل وقوع خبط فی الدین کے جیسا کہ شیخ عبدالحق نے بیان کیا اور ساتھ دلیل رفع تکلیف کے جیسا کہ ملا قاری نے بیان کی اور ساتھ دلیل مذکور الصدر کے جیسا کہ قہستانی نے بیان کی مزید بران اسی طرح سے اور بھی بکثرت دلائل ہین مگر طالب حق کو اسی قدر کافی و وافی ہے اور مخالف متعصب کے لئے کوئی دلیل مفید و کافی نہین ہوسکتی ہے کیونکہ اوسکے پاس سوائے جدال کرنے اور شبہات مین ڈالنے کے اور کچھ نہین ہے اور وہ شبہات چار ہین لہذا اس مقام پر مذکور ہوئے اوّل یہ کہ کہا قرافی نے اجمع الصحابة علی ان من استفتی ابابکر وعمر وقلدهما فله ان یستفتی اباهريرة ومعاذ بن جبل وغیرهما ویعمل بقولهما من غیر نکر انتہی یعنی جمع ہوئے ہین صحابہؓ اسپر کہ جس شخص نے فتویٰ لیا ابابکرؓ اور عمرؓ سے اور اون کی تقلید کی پس اوس کو یہ ہے کہ فتویٰ لے اباہریرہؓ اور معاذ بن جبلؓ وغیرہما سے اور عمل کرے اون کے قول پر بغیر انکار سے انتہی سو جواب اس شبہ کا ملا علی قاری نے دیا اور کہا رسالہ مذکور مین فان قیل لیس فی عهد الصحابة کان الواحد من الناس مخیرا

بین ان یاخذ فی بعض الوقائع بمذھب الصدیق الاکبر و فی بعض
بمذھب الفاروق قلنا انما کان کذلک لان اصول الصحابۃ لم
یکن کافۃ العامۃ الوقائع و شاملۃ لعامۃ المسائل لانھم لم یتفرغوا
الی تفریع التفاریع و تمھید الاصول و تبیین التفاصیل فلاجل الضرورۃ
یحل للمقلدین اتباع الصدیق فی بعض الوقائع و اتباع الفاروق
فی بعض اما فی زماننا فمذاھب الائمۃ الاربعۃ کافیۃ الکل فلا
ضرورۃ الی اتباع امامین انتھی یعنی پس اگر کہا جاوے آیا نہ تھا زمانہ
صحابہؓ مین ہر واحد کو لوگون مین سے اختیار درمیان اسکے کہ لیتا تھا بعض
وقائع مین مذہب صدیقؓ اکبر کو اور بعض مین مذہب فاروقؓ اعظم کو کہتے ہین
ہم بیشک تھا یہ امر اس واسطے کہ اصول صحابہؓ کے نہ تھی کافی تمام حادثات مین
اور شامل واسطے عام مسئلون کے کیونکہ وہ فارغ نہ ہوئے تھے فروعات مسائل
اور مقرر کرنے قاعدون اصول اور ظاہر کرنے تفصیلون کے پس واسطے
ضرورت کے حلال ہے مقلد کو پیروی صدیقؓ اکبر کی بعض وقائع مین اور پیروی
فاروقؓ اعظم کے بعض مین ایسیر زمانہ ہمارے مین چارون مذہب کافی ہین
واسطے پہچاننے کل مسئلون کے پس ضرور نہین ہے پیروی دو امامون کی انتہی
اور اسی طرف اشارہ کیا ہے شاہ ولی اللہ دہلوی نے وبعد المائتین
ظھر فیھم المذھب للمجتھدین وکان ھذا ھو الواجب فی ذالک
الزمان انتھی یعنی اور بعد دو صدی کے ظاہر ہوے لوگون مین مذہب
مجتہدون کے معین اور کم تھے لوگ کہ نہ اعتماد کرتے تھے ایک مذہب مجتہد

معینہ پر اور یہی ہے واجب اِس زمانہ مین انتہیٰ حاصل اِس کلام کا یہ ہے کہ
قیاس کرنا ماقبل منعقد ہونے مذاہب آئمہ اربعہ کے پر قیاس مع الفارق
ہے سو یہ غیر مقبول ہے ہر ایک کے نزدیک۔ اور شبہ دوسرا یہ ہے کہ کہا قرافی
نے انعقد الاجماع علیٰ ان من اسلم فله ان یقلد من شآء من العلماء
من غیر نکیر انتہیٰ یعنی اجماع ہوا ہے اوپر اسکے کہ جو شخص اسلام لایا پس
اوسکو چاہیئے یہ کہ تقلید کرے اوس شخص کی کہ چاہے علماؤن مین سے بغیر
انکار کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ مراد علماء سے آئمہ اربعہ ہین بدلیل اجماع
مذکو الصدر کے حتّٰی کہ شاہ ولی اللہ نے عقد جید مین کہا ہے باب تاکید الاخذ
بهٰذہ المذاهب الاربعة والتشدید فی ترکها والخروج عنها
اعلم ان فی الاخذ بهٰذہ المذاهب الاربعة مصلحة عظیمة و
فی الاعراض عنها کلها مفسدة کبیرة ونحن نبین ذٰلك بوجوه
انتہیٰ یعنی باب ہے تاکید لینے مین ان چار مذہبون کے ساتھ اور شدت ترک
کرنے اونکے کے اور نکلنے اونکے سے جان لے تو کہ بیشک مقرر ہونا ان چار
مذہبون کا بڑی مصلحت ہے اور اوس کے پھر جانے مین بڑے فساد ہین
اور ہم بیان کرتے ہین اوسکو کئی طریقون سے۔ پس ہوے معنی اسکے یہ کہ
هٰكذا انعقد الاجماع علیٰ ان من دخل فی الاسلام فله ان یقلد
من شآء واحدا من الائمة الاربعة من غیر نکیر یعنی یہی ہے کہ منعقد
ہوا اجماع اوپر اس کے کہ جو شخص داخل ہوا بیچ اسلام کے پس واسطے اوسکے
یہ ہے کہ تقلید کرے اوس شخص کی کہ چاہے ایک کی آئمہ اربعہ مین سے بغیر انکار کے

پس حاصل ہوگی تطبیق ہردو مضمون کی انتہیٰ۔ اور شبہ تیسرا یہ ہے کہ کتب اصول
مین مذکور ہے ان المقلد اذا التزم مذھبا ھل وجب علیه الاستمراد
ام لا فقال لبعض نعم وقال البعض لا اذ لا واجب الا ما اوجبه
الله تعالیٰ ولم یوجب ذلك علیٰ احد انتھی یعنی بیشک مقلد نے جبکہ لازم
پکڑا ایک مذہب کو آیا واجب ہے اوسپر ہمیشگی یا نہین پس کہا بعض نے ہان
اور کہا بعض نے نہین کیونکہ نہین ہے واجب مگر وہ کہ واجب کیا اوسکو اللہ
تعالےٰ نے اور نہین یہ واجب ہے اوپر کسی کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کلمۂ
واجب کے لئے دو معنی ہین ایک واجب بمعنی فرض کے مخصوص ہے اور
ایک واجب ساتھ اوس معنی کے ہے کہ ترک اوسکا قریب حرام کے ہو پس
اختلاف بیچ معنی اوّل کے ہے نہ معنی ثانی مین پس حاصل ہوگئی تطبیق بلکہ
مراد یہان فقط معنی اوّل ہین کیونکہ یہ عبارت کتب اصول شافعیہ اور مالکیہ
مین موجود ہے اور اونکے واجب اور فرض ایک معنی ہین ہے اور یہ امر صرف
شافعیہ اور مالکیہ کے ہی نزدیک نہین ہے بلکہ جملہ کتب اصول حنفیہ و مالکیہ
و شافعیہ و حنبلیہ مین وجوب کو بمعنی فرض کے لیتے ہین مثلاً کہتے ہین الامر
للوجوب جیسا کہ پوشیدہ نہین ہے ماہر علم اصول پر پس اگر یہ توجیہ مسلم ہو تو
بہتر ہے والا پس واجب کے لئے دو معنی ہین۔ محتمل ہے اسکا اور اوس کا
قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ اذا جاء الاحتمال سقط الاستدلال پس حجت
مخالفت کی باقی نہ رہی۔ اور شبہ چوتھا یہ ہے کہ قال فی نوادر داؤد بن رشید
عن محمد فی رجل لیس بفقیه الخ جیسا کہ فتاوی عالمگیری مین موجود ہے

سو جواب یہ ہے کہ یہ عبارت مشتبہ محمول ہے اوپر نفوذ حکم کے نہ حلت اقدام
کے اور یہ مانند اسکے ہے کہ مجتہد کو تقلید کرنی غیر کی حرام ہی بالاجماع جیسا کہ کتب
اصول مین مذکور ہے باوجود اسکے اگر حکم کریگا بہ تقلید غیر کے تو نافذ ہو جائیگا
نزدیک امام صاحب کے کہ جنکے مناقب بہت بڑے ہین لیکن عجلت رخصت
نہین دیتی ہے کہ بیان کئے جاوین مگر قدر قلیل کہ بیان اوسکا ضرور ہے بیان
کیا جاتا ہے غور وانصاف سے کان لگا کر سننا چاہئے وہ یہ ہے کہ روایت ہے
ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لو کان الدین
عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناله رواه مسلم
باب فضل فارس یعنی اگر ہوتا دین پاس ستارہ ثریا کے البتہ جاتا اوسکے پاس
ایک آدمی اولاد فارس سے یہان تک کہ لے لیتا اوسکو روایت کیا اس کو
مسلم نے باب فضیلت فارس مین۔ اور کہا شامی نے درمختار کی شرح مین
بیچ مناقب امام کے قال ابن حجر المکی فی الخیرات الحسان قد وردت
احادیث صحیحة تشیر الی فضل ابی حنیفة منها قوله صلعم فیما رواه
الشیخان عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلعم لو کان الایمان
معلقا بالثریا لتناوله رجال من ابناء فارس روایته مسلم عن
ابی هریرة لو کان الایمان عند الثریا لذهب به رجل من ابناء
فارس حتی یتناوله فی روایة الشیخین عن ابی هریرة والذی نفسی
بیده لو کان الدین عند الثریا لتناوله رجل من فارس قال حافظ
السیوطی هذا الحدیث الذی رواه الشیخان اصل صحیح یعتمد علیه

فی البشارۃ والفضیلۃ لابی حنیفۃ وھو متفق علیہ صحیحۃ انتھیٰ یعنی
کہا ابن حجر مکی نے خیرات الحسان مین بیشک وارد ہوئی ہین بہت سی حدیثین
صحیحہ کہ اشارہ کرتی ہین طرف بزرگی ابی حنیفہ کے اون مین سے قول آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو صحیح بخاری اور صحیح مسلم نے
ابی ہریرہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا ایمان لٹکا
ہوا ساتھ ثریا کے البتہ لے لیتا اوسکو ایک آدمی اولاد فارس مین سے اور
روایت مسلم مین ابی ہریرہؓ سے مروی ہے اگر ہوتا ایمان پاس ستارہ ثریا کے
البتہ جاتا اوس کے پاس ایک آدمی اولاد فارس سے یہان تک کہ لے لیتا
اوسکو اور ایک روایت صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ابی ہریرہؓ سے مروی ہے
کہ قسم ہے اوس شخص کی کہ نفس میرا اوسکے ہاتھ مین ہے یعنی اللہ تعالےٰ
کے اگر ہوتا دین پاس ثریا کے البتہ لے لیتا اوسکو ایک آدمی فارس سے
کہا حافظ سیوطی نے یہ حدیث جو کہ روایت کی ہے اوسکو بخاری اور مسلم نے
دراصل صحیح ہے کہ اعتماد کیا جاوے اوسپر بشارت اور بزرگی امام ابی حنیفہ
مین اور وہ متفق علیہ ہے صحت پر انتہیٰ اور کہا امام شامی نے اپنی کتاب
مین کہ وہ مشہور بسیرت شامی ہے باب ۵۵ جامع ابواب معجزات الکوائن مین
بعد ذکر احادیث کے قال الشیخ رحمۃ اللہ فھذا اصل صحیح یعتمد علیہ
فی البشارۃ والفضیلۃ وما جزم بہ شیخنا من ان اباحنیفۃ ھو المراد
من ھذا الحدیث السابق ظاھرا لاشک فیہ لانہ لم یبلغ من
ابناء فارس فی العلم مبلغہ ولا مبلغ اصحابہ انتھی یعنی کہا شیخ رحمۃ اللہ علیہ

سے نے پس یہ اصل صحیح ہے کہ اعتماد کیا جاتا ہے اوسپر بشارت اور بزرگی کا
اور وہ کہ یقین کیا ہے اوسپر شیخ ہمارے نے کہ ابی حنیفہ ہی مُراد ہین۔ اِس
حدیث پہلی سے ظاہر ہے کہ نہین ہے شک اوسمین کیونکہ نہین پہونچا اولاد فارس
سے علم مثل ابی حنیفہ اور یارون اوسکے کے انتہیٰ پس متفق ہوے یہ اکابر دین
یعنی جلال الدین سیوطی و محمد بن یوسف شامی و ابن حجر مکی کہ وہ آئمہ شافعیہ اور
اجلۂ اہل حدیث کے ہین متفق ہین اسپر کہ یہ لفظ رجل کہ حدیث مین مذکور ہے وہ
ابو حنیفہ ہین ثابت ہوا ساتھ حدیث متفق علیہ کے کہ اصابت اجتہاد ابو حنیفہ کی
سب آئمہ سے بڑھکر ہے اور اسی وجہ سے وہ دین مین امام اعظم ہین اور سب
لوگ اونکے عیال ہین جیسا کہ کہا امام شافعی نے ان الناس کلھم عیال
ابی حنیفۃ فی الفقہ انتہیٰ یعنی بیشک تمام لوگ اولاد ہین ابی حنیفہ کی
فقہ مین انتہیٰ ذکر کیا اسکو ابن حجر مکی نے مناقب ابی حنیفہ مین اور محمد ابن یوسف
نے عقود الجمان فی مناقب النعمان مین اور ابو بکر خطیب بغدادی نے تاریخ
بغداد مین اور عبدالوہاب شعرانی نے میزان مین اور امام ربانی مجدد الف ثانی
نے اپنے مکتوبات کی جلد ثانی مین اور شیخ عبدالحق نے صراط المستقیم مین
اور علاء الدین حصفکی نے در مختار مین اور خوارزمی نے مسند امام مین اور شامی
نے شرح در مختار مین حتّٰی کہ کہا شاہ ولی اللہ دہلوی نے عقد جید مین ثم
الفتوے علی الاطلاق علیٰ قول ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ ثم یقول
ابی یوسف ثم یقول محمد ابن الحسن ثم یقول زفر الحسن بن زیاد
وقیل اذا کان ابو حنیفۃ فی جانب فالمفتی بالخیار والاول اصح

اذا لم یکن المفتی مجتہدا الا انہ کان اعلم زمانہ حتّٰی قال الشافعی
الناس کلہم عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ انتہٰی یعنی فتویٰ مطلق قول
ابی حنیفہ پر ہے پھر ساتھ قول ابو یوسف کے پھر ساتھ قول محمد بن الحسن کے
پھر ساتھ قول زفر الحسن بن زیاد کے اور کہا گیا ہے کہ جب ہووے ابی حنیفہ
ایک طرف مین تو مفتی کو اختیار ہے اور اوّل صحیح زیادہ ہے جبکہ نہ ہووے
مفتی مجتہد کیونکہ ابی حنیفہ اپنے زمانہ مین بہت بڑے عالم تھے یہان تک کہ شافعی
نے کہا کہ تمام لوگ اولاد ہین ابی حنیفہ کے فقہ مین انتہیٰ اور کہا شاہ ولی اللہ نے
فیوض الحرمین مین عرفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المذہب
الحنفی طریقۃ انیقۃ ھی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ التی جمعت
ونقحت فی زمان انتہیٰ یعنی جتلایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ بیشک مذہب ابی حنیفہ مین راستہ خوشگوار یہ ہے کہ موافق زیادہ راستون کا
ہے ساتھ سنت مشہورہ کے وہ سنت کہ جمع ہے اور نصیحت ہے اس زمانہ مین
انتہیٰ اور کہا یحیی ابن معین نے کہ وہ امام ہے اہل حدیث کا اور امام جرح اور
تعدیل کا اور ہمقرین امام احمد بن حنبل کا اور مروی عنہ اصحاب صحاح ستہ کا
القرأۃ عندی قرأۃ حمزۃ والفقۃ فقہۃ ابی حنیفۃ وعلیٰ ھٰذا ادرکت
الناس انتہیٰ یعنی قرأت میرے نزدیک قرأت حمزہ کی ہے اور فقہ فقیہ ابی حنیفہ
کی اور اسی پر پایا مین نے لوگون کو انتہیٰ ذکر کیا اسکا ابن خلکان نے اپنی
تاریخ مین پس معلوم ہوا اس سے کہ فقہ ابی حنیفہ کی مقبول اور مختار اور معمول
بقدیماً وحدیثاً ہے نزدیک جمہور اہل اسلام کے اور کہا عبد الوہاب شعرانی مالکی نے

میزان مین کما کان مذہب ابی حنیفة اوّل المذاہب المدونة کذلک
کان المذاہب انقراضا وبه اهل الکشف انتهی یعنی جیسا کہ تھا مذہب
ابی حنیفہ کا اول مذہبون جمع کئے ہوئے سے ایسا ہی ہو گا آخر مذاہبون کا
جاتے رہنے مین ساتھ اسی کے کہا ہے صاحب کشف نے انتہی اب جاننا
چاہئے کہ اکثر محققین نے تقلید مذہب معین کو مذاہب اربعہ مین سے واجب
کیا ہے اور بعض نے مستحسن تو موافقت ان دونون قولون مین اسی طور پر
ہے کہ جو شخص عالم فن حدیث کا ہووے چارون مذہب کے ماخذ اور اصول
مین واقف ہو کلام اللہ کے آیات منسوخہ اور غیر منسوخہ اور معانی اون کے مین
بخوبی مطلع ہووے اور معرفت ضعف حدیث اور صحت مین بہرہ تمام رکھتا ہو
اور کیفیت رواۃ سے آگاہ ہو اور بہت سی احادیث اوسکو مستحضر ہون اور اکثر
کتابین حدیث کی اوسکے مطالعہ سے گذری ہون تو ان سب صورتون کا جو
شخص جامع ہووے اوسکو بھی تقلید مذہب معین کی کرنا مستحسن ہے اور جس
شخص مین یہ شرائط متحقق نہین تقلید کا وجوب اوسی کے حق مین ہے اور
اس زمانہ مین ایسا شخص جو اون شرائط مذکورہ کا جامع ہووے اکثر مقامون
مین متحقق نہین اگرچہ ممکن الوجود بامکان عقلی ہو اور تقلید آئمہ مجتہدین مسائل
شرعیہ مین درحقیقت اطاعت خدا اور رسولؐ مین داخل ہے جیسا کہ فرمایا
اللہ تعالے نے اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور اسی واسطے مفسرین
نے اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ سے امرا اور سلاطین مسلمین مراد لئے ہین نہ مجتہدین
شریعت اس وجہ سے کہ حکم مجتہدین اطاعت خدا اور اطاعت رسولؐ ہے

اسواسطے کہ اگر مغائر حکم خدا اور حکم رسولؐ ہوتا تو علماء امت اور مجتہدین اولی
الامر منکم سے مراد ہوتے چنانچہ بیضاوی مین ہے کہ اس کی تائید کرتا ہے قول اللہ
تعالےٰ کا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اسواسطے
کہ مقلد کو جائز نہین ہے کہ نزاع کرے مجتہد سے اوسکے حکم مین بخلاف امرا کے
اور عبارت اوسکی یہ ہے وھو یؤید الوجه الاول اذ لیس للمقلد ان
ینازع المجتھد فی حکمه بخلاف المرؤس انتھی پھر کیونکر اطاعت علماء
اجتہاد کی اطاعت خدا اور رسولؐ کی نہو گی حالانکہ وہ لوگ حاملان علم نبوت
اور شارحان کتاب وسنت کے ہین اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
العلماء ورثة الانبیاء اور دوسرا قول آنحضرت صلعم کا علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل اسی مضمون پر دلالت کرتا ہے اور وہ جو بعض جہلا
اعتراض کرتے ہین کہ تقلید ابی حنیفہ اور شافعی وغیرہما کی ایسی ہے معاذ اللہ
جیسے مشرکین اپنے آبا اور اجداد کی کرتے ہین سو جواب اوس کا یہ ہے کہ قیاس
اس تقلید کا مشرکین کی تقلید پر قیاس مع الفارق ہے کیونکہ مقلدین مجتہدین
وسائط بلوغ علم نبوت اور وسائل وصول احکام شریعت سمجھکر تقلید کرتے ہین
بالاستقلال اونکو مصدر احکام نہین جانتے چنانچہ امام ابو جعفر نے بسند متصل
نقل کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہم اخذ کرتے ہین اوّل
ساتھ کتاب کے پھر ساتھ سنت کے پھر ساتھ قضایائے صحابہؓ کے اور عمل کرتے
ہین ہم جسپر اتفاق ہوتا ہے صحابہؓ کا اور جسمین کہ اختلاف ہوتا ہے صحابہؓ کا
اوسکو قیاس کرتے ہین اور مسئلے پر۔ اور روایت کیا بیہقی نے مدخل مین بسند

صحیح حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے عن ابی عبد اللہ ابن المبارک قال سمعت ابا حنیفۃ یقول اذا جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلی الراس والعین واذا جاء عن اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نختار من قولھم واذا جاء من التابعین تر احمناھم یعنی جسوقت آوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ سر اور آنکھون پر ہے اور جس وقت آوے صحابۂ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسمین اختیار کرتے ہین ہم اور جسوقت آوے تابعین سے تو اونکی مزاحمت کرتے ہین یعنی اوسمین کلام کرتے ہین اور قیاس کو دخل دیتے ہین۔ اور کس طرح حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ تابعین کے قول مین مزاحمت نکرینگے کیونکہ خود بھی تو تابعین مین سے ہین اور روضۃ العلما سے مذکور ہے اترکوا قولی لخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فرمایا امام صاحب رحمۃ اللہ نے ترک کرو میرا قول ساتھ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا اذا صح الحدیث فھو مذھبی یعنی جب صحیح ہو جاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے اور صراط مستقیم مین ہے کہ اصحاب ابو حنیفہ کے متفق ہین کہ حدیث ہر چند اسناد اوسکا ضعیف ہو مقدم اور اولی ہے قیاس سے اور اجتہاد سے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بدون ضرورت کے عمل قیاس پر ہرگز نہین کیا اور میزان شعرانی مین ہے وما طعن احد فی قول من اقوالھم الا لجھلہ بہ اما من حیث دلیلہ واما من حیث دقۃ مدارکہ علیہ لا سیما الامام الاعظم ابو حنیفۃ الذی اجمع السلف والخلف علی علمہ وورعہ وعبادتہ ودقۃ

مدارکه واستنباطاته وحاشاه من القول فی دین الله بالرای
الذی لا شهد له ظاهر کتاب ولا سنة انتہی یعنی نہین طعن کیا
کسی نے بیچ کسی قول کے اقوال مجتہدین سے مگر جاہلون نے اوس قول کے
کہ جاہل رہے اوس کی دلیل سے یا دقت اور باریکی اوس کی سے خصوصاً امام
اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ وہ کہ اجماع کیا سلف اور خلف نے اونکے علم اور ورع
اور عبادت اور دقت مدارک اور استنباطات اونکے پر اور بچے قول سے دین
خدا مین اوس رائے سے کہ نہین شہادت دی ہو اوسکی کتاب یا سنت نے انتہی
اور لیکن وجوب تقلید کا واسطے غیر مجتہد کے تو اتفاق کیا اوسپر علماء امت نے
کہا جلال الدین محلی نے شرح جمع الجوامع مین یجب علی العامی وغیرہ ممن
لم یبلغ مرتبة الاجتهاد التزام مذهب معین من مذاهب
المجتهدین انتہی یعنی واجب ہے عامی اور غیر عامی پر جو نہ پہونچا ہو درجہ اجتہاد
کو التزام ایک مذہب معین کا مجتہدین مذاہب سے اور کہا شیخ محی الدین نووی
نے روضة الطالبین مین اما الاجتهاد المطلق فقالوا اختتم بالائمة
الاربعة حتی اوجبوا تقلید واحد من هؤلاء علی امته ونقل
امام الحرمین الاجماع علیه انتہی یعنی اجتہاد مطلق ختم ہو گیا ساتھ آئمہ
اربعہ کے اور واجب ہے تقلید کسی ایک کی انمین سے امت پر اور نقل کیا
امام الحرمین نے اجماع اسپر اور بحر العلوم نے شرح تحریر ابن الہمام مین لکھا ہی
غیر المجتهد المطلق یلزمه تقلید مجتهد ما من المجتهدین المطلقین
انتہی یعنی جو شخص مجتہد مطلق نہ ہو اوسکو لازم ہے تقلید کسی مجتہد مطلق کی انتہی

اگر کوئی اس مقام پر کہے کہ ان اقوال سے تو اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ تقلید کسی
کی آئمہ اربعہ مین سے واجب ہے اور ہم بھی کسی مسئلہ مین جو مخالف آئمہ اربعہ
کے ہو عمل نہین کرتے بلکہ کسی مسئلہ پر موافق ابو حنیفہ کے اور کسی مسئلہ پر
موافق شافعی کے اسی طرح پر عمل کرتے ہین تو جواب اوسکا یہ ہے کہ باعث اسکا
یا تو حصول درجہ اجتہاد ہے کہ جس کا قول صحیح موافق احادیث کے پاتے ہین
اوسپر عمل کرتے ہین تو اس صورت مین بھی بقول بعض علما کے تقلید مستحسن ہے
کیونکہ اس زمانہ مین کوئی عالم بھی ایسا نہین ہے جس کو اجتہاد کامل کا رتبہ
حاصل ہو اور اگر بغیر حصول اجتہاد کے یہ مبادرت اور جسارت ہے تو محض مخالف
حق اور موافق باطل کے ہے اس لئے کہ اتفاق کیا ہے علماء دین مبین نے
اس بات پر کہ نہین جائز ہے غیر مجتہد کو کہ عمل کرے ایک مسئلے مین راے ابو حنیفہ پر
اور دوسرے مین راے شافعی پر جیسا کہ ملا علی قاری کی عبارت مین مذکور ہوا
اور کہا ترصیع مین لاخیر فی ان یکون حنفیاً فی بعض المسائل وشافعیاً
فی بعض آخر انتھی یعنی نہین بہتر ہے کہ ہو حنفی بعض مسائل مین اور شافعی بعض
دوسرے مین انتہیٰ اور شرح عین العلم مین ہے فلو التزم احد مذھباً
کابی حنیفة والشافعی فلزم علیه الاستمرار فلا یقلد غیره فی مسئلة
من المسائل انتھی یعنی جس نے لازم پکڑا ایک مذہب یعنی مذہب ابو حنیفہ
یا مذہب شافعی کا تو واجب ہے کہ ہمیشہ اوسی مذہب پر رہے اور سوائے اُسکے
کسی مسئلے مین غیر کی تقلید نکرے اور کہا ابن البر نے ان تتبع رخص المذاھب
غیر جائز بالاجماع انتھی یعنی تلاش رخصتون کا ہر مذہب مین ممنوع ہے

بالاجماع - الحاصل ان روایات واقوال سے بخوبی واضح ہے کہ جو شخص پایۂ اجتہاد کا نہ رکھتا ہو خواہ عامی ہو خواہ غیر عامی تقلید مذہب معین کی اوسکو واجب ہے اور وجوب وحقیقت تقلید پر بہت دلیلین ہین کہ اون کو اس مقام مین ذکر کرنا مناسب ہے دلیل پہلی یہ ہے جو ہم نے اس مقام مین اقوال اکابر علماء امت کے وجوب تقلید کے باب مین بیان کئے دلیل دوسری ایسی ہے کہ اوسمین خصم کو جائے کلام نہین وہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے جب ارشاد فرمایا کہ مسائل میرے ماخوذ ہین احادیث اور آیات سے تو دو حال سے خالی نہین یا اس قول کی تصدیق کرتے ہو یا انکار کرتے ہو اور اوسکو کذب جانتے ہو بر تقدیر اوّل تو تابعداری اس مذہب کی جمیع مسائل مین واجب ہوگی اور تقدیر ثانی مین اگر احتمال کذب کا جیسے امام صاحب کی طرف ہے اسی طرح جائز ہے کہ احتمال کذب کا بخاری مسلم کی طرف بھی ہو مثلاً جب امام صاحب کو مصداق خیر القرون قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم کے ہین یون فرماوین کہ مسائل بیان کئے ہوئے ہمارے ماخوذ ہین کتاب اور سنت اور قضایائے صحابہؓ سے تو قول اونکا لائق اعتماد نہ ہوا اور قول بخاری مسلم وغیرہما کا کہ اون سے نہایت متاخر ہین ذکر کرین کہ یہ حدیث ہم کو فلانے سے پہونچی ہے تو قول اونکا بغیر گفتگو کے مقبول ہو جاوے تو جیسا جائز ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ نے کذباً یہ کہا ہو کہ مسائل بیان کئے ہوئے میرے ماخوذ ہین کتاب اور سنت سے اور فرضاً واقع مین وہ مسائل اختراعی اور عقلی ہون اسی طرح یقیناً جائز ہے کہ بخاری مسلم وغیرہما نے بھی کذباً کہا ہو کہ یہ حدیث ہمکو فلانے سے پہونچی ہے

تو ایک کی بات کو صادق جاننا اور دوسرے کی بات کو باوجود بزرگی اور فضل کے کذب شمار کرنا ترجیح بلا مرجح بلکہ ترجیح مرجوح ہے **دلیل تیسری** یہ ہے کہ اس زمانے مین اکثر غیر مقلد جو اپنے مجتہدون سے سن لیتے ہین کہ یہ قول موافق حدیث کے ہے اور اوسپر عمل کرتے ہین تو تعجب ہے کہ قول اونکے علما کا جن کو امام صاحب کی نسبت بالکل وقوف نہین لائق اعتبار ہوجاوے اور امام صاحب کا قول لائق اعتماد اور عمل کے نہووے اور یہ نہایت درجہ کا جہل ہے۔

دلیل چوتھی یہ ہے کہ اکثر علماء اور فضلاء اور اولیاء اللہ اس امت کے اتباع مذہب حنفیہ کرتے چلے آئے ہین تو احتمال بطلان اس مذہب کا ایک شخص کے قول سے کس طرح جائز ہوگا ۵

ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند	روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

دلیل پانچوین یہ ہے کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہے حدیث ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی الضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی یعنی تحقیق اللہ نہین جمع کریگا میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر اور ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت کے ہے اور جو شخص جدا ہوا جدا کیا گیا آگ کے لئے روایت کیا اسکو ترمذی نے حدیث اتبعوا السواد الاعظم فانہ شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجہ یعنی تابعداری کرو تم بڑے گروہ کی پس تحقیق جو شخص جدا ہوا جدا کیا گیا واسطے آگ کے روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے حدیث وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ رواہ احمد یعنی بچو تم جدا طریقہ نکالنے سے

اور لازم پکڑو تابعداری کرنا بڑی جماعت کی روایت کیا اس کو احمد نے حدیث
من فارق الجماعت شبراً فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه رواه ابوداؤد
واحمد یعنی جو شخص جدا ہو جاوے بڑی جماعت سے اگرچہ تھوڑی دیر کے لئے
ہو پس تحقیق نکلی رسی اسلام کی اوسکی گردن سے روایت کیا اسکو ابو داؤد
اور احمد نے اور فرمایا اللہ تعالے نے وَمَنْ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ
مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ ط وَسَاءَتْ مَصِیْرًا ؕ یعنی جو شخص مومنون کی
راہ کے سوا اور راہ طلب کرے پھیرینگے ہم اوس کو جس طرف پھرا اور داخل
کرینگے اوسکو جہنم مین اور بُری ہے وہ جگہ پھر جانے کی اور حالانکہ اکثر لوگ امت
محمدیہ کے تقلید مذہب ابو حنیفہ پر ہین اور بعض باقی اور مذاہب آئمہ ثلثہ کے
چنانچہ کہا ملا علی قاری نے واما اتباع ابی حنیفة قدیما وحدیثاً
ففی الازدیاد فی جمیع البلاد سیما فی بلاد الروم وما وراء النهر وولایة
الهند والسند واکثر اهل خراسان وعراق مع وجود کثیرین فی بلاد
العرب بالاتفاق واظن انهم یکونون ثلثی المسلمین بل اکثر الهندسین
بالاتفاق یعنی اتباع مذہب ابی حنیفہ کا تو نیا دتی پر ہے قدیم سے اور جدید سے
تمام شہرون مین خاص کر کے روم کے ملکون اور ماوراء النہر کے اور ولایت ہندوستان
اور سندھ اور اکثر اہل خراسان اور عراق مین باوجود اسکے کہ بہت لوگ ہین عرب
مین بالاتفاق اور جانتا ہون مین کہ ہونگے وہ دو ثلث مسلمانون کے بلکہ اکثر
نزدیک ہندسین کے بالاتفاق اور اکثر اولیاء اللہ اور کاملین اسی مذہب کے
مقلد رہے ہین چنانچہ در مختار مین ہے وقد اتبعه علی مذهبه کثیر من

اولیاء الکرام ممن اتصف بثبات المجاھدۃ ورکض فی میدان المشاھدۃ کابراھیم بن ادھم وشقیق البلخی ومعروف الکرخی وابی یزید البسطامی وفضیل بن عیاض وداؤد الطائی وابی حامد اللفاف وخلف بن ایوب وعبد اللہ بن المبارک ووکیع بن الجراح وابی بکر الوراق وغیرھم الخ یعنی اور تحقیق تابعداری کی اونکے مذہب پر بہتیرون نے اولیا بزرگ سے وہ وہ شخص ہین کہ متصف ہوئے ساتھ ثابت رہنے مجاہدات کے اور سوار ہونے میدان مشاہدات کے جیسے کہ ابراہیم بن ادہم اور شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابی یزید بسطامی اور فضیل بن عیاض اور داؤد طائی اور ابی حامد لفاف اور خلف بن ایوب اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور ابی بکر وراق اور سوا اُنکے آخر تک - اور ایسا ہی ذکر کیا اکثر علما نے - اور کہا اہل کشف نے کہ جیسا مذہب امام ابو حنیفہ کا قدیم سے ہے اسی طرح آخر تک رہیگا اور دیکھنے کی بات ہے کہ امام اعظم صاحب اتباع حدیث مین اورون سے زیادہ ہین کہ حدیث مرسل کو قبول کرتے ہین اور قیاس کو اوسکے مقابلے مین جائز نہین رکھتے تو افسوس ہے اون لوگون سے کہ باوجود مشاہدے اِن امورات کے اور اِس احتیاط بلیغ کے کہ ان بزرگون کو اصحاب راے سے شمار کرتے ہین اور اِس مذہب کے مسائل کو اپنے زعم باطل کے موافق خلاف احادیث اور آیات کے سمجھتے ہین اور اونکے تابعدارون کو کہ سواد اعظم مین داخل ہین گمراہ اور خاطی کہتے ہین مثل مشہور ہے کہ چاند پر خاک ڈالنے سے اپنے ہی مُنہ پر خاک پڑتی ہے الحق جن لوگون کو اللہ تعالے نے نور ہدایت دیا ہے وہ لوگ تو کبھی

حشر تک بھی اتباع اِس طریقہ سنیہ سے باز نہ آوینگے اگرچہ بعض لامذہب جو مصداق
آیہ کریمہ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ کے ہین باغواے اپنے
مجتہدین مفسدین کے شاید کہ اِس نعمت عظمےٰ و دولت کبری سے محروم رہین کقولہ تعالےٰ
یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ
کَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۝ یعنی ارادہ کرتے ہین کہ بجھا دین اللہ کے نور کو اپنے منہ
سے اور اللہ اپنے نور کو تمام کریگا اگرچہ پڑے بُرا مانا کرین کافر دلیل چھٹی
یہ ہے کہ بوقت تسلیم کے جب کوئی مسئلہ مسائل حنفیہ مین سے اس قسم کا
لامذاہب لوگ نکالدین کہ جسکی کوئی دلیل حدیث صحیح یا ضعیف یا آیت قرآن شریف
سے نہ ہو تو اوس صورت مین اگر خاص اوس مسئلے مین کلام کرین اور اوس پر
عمل کرین تو قول لامذہب کا لائق قبول ہوگا اور وہ جو مسئلہ رفع یدین یا قرأت
پیچھے امام کے یا قلتین کے مسئلے مین کلام کرتے ہین وے سب مسائل بفضل
الٰہی اردو ترجمہ شرح وقایہ مسمیٰ انوار الہدایہ مولفہ مولانا مولوی وحید الزمان صاحب
لکھنوی حنفی ادام اللہ برکاتہٗ وحسناتہٗ مین مع جوابات مطاعن کے تفصیل سے
بیان کئے گئے ہین اگر لامذاہب اوسکو غور سے دیکھین تو اونکو حق ظاہر ہوگا
یون تو امام شافعی کے مذہب مین بھی بہت سے ایسے مسئلے ہین جنکی دلیلین
ضعیف اور اونمین کلام ہے مثلاً جہر بسم اللہ کا اور حدث نہ ہونا خون اور پیپ کا
اور کھانا اوس ذبیحے کا جسپر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو وے قصداً اور کوئی مذہب
ایسا نہین ہے کہ ہر مسئلے مین اوسکے ادلہ قویہ ہون سب قسم کے مسائل ہوتے
ہین ہان ایسا قول نہ ہو جو مخالف صریح حدیث کے ہو وے اور کسی دلیل سے

ف تابعداری کرتے ہین اوس چیز کی کہ متشابہ ہے اوس سے واسطے ڈھونڈھنے فتنہ کے ۱۲

اوسمین تمسک نہ ہووے واللہ اعلم وعلمہ اتم

بیان مطاعن کا جن کو اکثر غیر مقلدین بیان کیا کرتے ہین طعن پہلا غیر مقلد
کہتے ہین کہ ہم لوگ احادیث کے اوپر عمل کیا کرتے ہین اور تعجب ہے کہ قول ابوحنیفہ کا
تو قابل قبول ہو اور قول جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قابل عمل نہ ہووے
جواب احادیث پر تو عمل کرنا ہمارا عین مطلوب ہے مگر بشرطیکہ جس شخص کو
معرفت حدیث کی اور اوس کے ناسخ و منسوخ کی ہووے اور معانی حدیث
کے سمجھتا ہو اور طریقہ استنباط بخوبی جانتا ہووے تو اوس شخص کو عمل
بالحدیث جائز ہے اور تقلید اوس کے لئے بھی مستحسن ہے اور جس مین یہ شروط
متحقق نہون اوس کو عمل کرنا احادیث پر کتاب دیکھکر یا کسی سے سنکر ہرگز
جائز نہین تقریر اسکی شرح تحریر مین ہے ولیس للعامی الاخذ بظاھر
الحدیث لجواز کونہ مصروفا عن ظاہرہ او منسوخا بل علیہ الرجوع
الی الفقہاء بعد عدم الاھتداء فی حقہ الی معرفۃ صحیح الاخبار
وسقیمہا وناسخہا ومنسوخہا فاذا اعتمد کان تارکا للواجب علیہ
انتھی یعنی نہین جائز ہے عامی کو تمسک کرنا ساتھ حدیث ظاہر کے بسبب
جواز مصروف ہونے اوسکے کے ظاہر سے یا منسوخ ہونے اوس کے کے
بلکہ لازم ہے عامی پر رجوع طرف فقہا کے جہت عدم اہتدا کے حق مین اوسکے
طرف معرفت صحیح احادیث اور سقیم اور ناسخ اور منسوخ کے پس اگر اعتماد کریگا
ظاہر حدیث پر تو ہوگا تارک اوس چیز کا جو واجب ہے اوسپر اور کفایہ حاشیہ
ہدایہ مین مسطور ہے العامی اذا سمع حدیثا لیس لہ ان یاخذ

بظاهرہٖ لجواز ان یکون مصروفاً عن ظاہرہٖ او منسوخاً بخلاف
الفتوىٰ اور معنی اسکے بھی قریب اوسی کے ہین جو اوپر بیان کئے گئے۔ اور
بھی اسی کفایہ مین مرقوم ہے ان المفتی ینبغی ان یکون ممن یؤخذ عنہ
الفقہ ویعتمد علیہ فی البلدۃ فی الفتوىٰ واذا کان المفتی علے
ھذہ الصفۃ فعلی العامی تقلیدہ وان کان المفتی اخطأ فی ذلک
ولا یعتبر بغیرہٖ ھکذا روی الحسن عن ابی حنیفۃ وابن رستم عن
محمد وبشیر عن ابی یوسف انتھیٰ یعنی چاہیے کہ مفتی ہو اون شخصون
سے کہ لی جاتی ہے اون سے فقہ اور اعتماد کیا جاتا ہے اونپر شہر مین بیچ
فتوىٰ کے اور جبکہ ہو مفتی اس صفت پر پس عامی پر لازم ہے تقلید اوسکی
اگرچہ مفتی نے خطا کی ہو اوس مسئلے مین اور نہ اعتبار کرے ساتھ غیر اوس
مفتی کے ایسا ہی روایت کیا ہے حسن نے ابو حنیفہ سے اور ابن رستم نے
امام محمد سے اور بشیر نے امام ابی یوسف سے اور مسلم الثبوت مین ہے کہ
اجماع کیا ہے محققین نے اوپر منع عوام کے تقلید صحابہؓ سے بلکہ اونپر لازم ہے
اتباع اون لوگون کا کہ جلا دی ہے اونھون نے اور باب باب کیا ہے
اونھون نے پس مہذب اور منقح کیا ہے اونھون نے اور اسی پر بنا کیا ہے
ابن الصلاح نے منع کو تقلید سے سوا چار امامون کے کیونکہ یہ بات نہین
جانی گئی ہے غیر مین ان چار کے اور اوسمین کلام ہے اور وہ جو بعض لوگ
کہتے ہین کہ اللہ اور رسولؐ کا کلام سمجھنا کچھ مشکل نہین ہے ان معنی کر صحیح ہے
کہ اصل مضامین اوسکے ایسے نہین ہین کہ بیان کرنے سے ہر خاص و عام کے

سمجھ مین نہ آوین مثل مطالب منطق اور علوم فلسفہ کے اور معنی کر غلط ہے کہ
اوسکے مضامین کو سمجھکر عبارت سے مسائل نکال لینا اور بیان کر دینا ہر امی
اور ان پڑھے کو آسان ہے بلکہ اکثر مضامین ظاہر مین نہایت آسان اور
سہل ہوتے ہین لیکن حقیقت اوسکی سوائے واقفین کے اَور کو نہین کھلتی
پس اگر ظاہر پر ایسے مضمون کے یہ شخص ہون تحقیق کے واقفون سے باوجود
استطاعت اور قدرت سوال کے عمل کریگا تو عجب نہین کہ مواخذہ دار ہووے
علاوہ اسکے قول امام ابو حنیفہ پر ہم اس طرح سے عمل نہین کرتے کہ یہ قول
بالذات اونہین کا قول ہے بلکہ اس طرح پر اعتقاد رکھتے ہین کہ یہ قول امام صاحب کا
قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ماخوذ ہے اور موافق شریعت ہے تو
قول ابو حنیفہ اور قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کچھ منافات نہین بلکہ
کوئی قول ابو حنیفہ کا اس قسم سے نہین پایا جاتا جسکی دلیل کچھ احادیث و آیات
سے نہ ہووے اور پھر درصورتیکہ عمل عامی کو ظاہر حدیث پر منع ہووے اور
قول ابو حنیفہ کا موافق قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہووے عمل کرنا
احادیث پر اپنی راے کے موافق اور ترک کرنا تقلید ابو حنیفہ کی نہایت عقل
اور انصاف سے بعید ہے اور ابو شامہ سے جو منع تقلید مین مروی ہے
تو بر تقدیر صحت نقل کے وہ طعن نسبت اون لوگون کے ہے کہ جنہون نے
حرام کہا ہو نظر کرنے کو کتب احادیث مین اور ہم لوگ اسکو ہرگز حرام نہین کہتے
بلکہ موجب اجر جزیل اور ثواب کا جانتے ہین اور مشارق الانوار مین جو خلاف
حدیث کے چلنے سے منع کیا ہے بعد متفق ہو جانے اوس بات کے کہ یہ مخالف ہے

اوس حدیث کے سو وہ کچھ مخالف ہمارے نہین ہے اور علیٰ ہذا القیاس یہی
مراد ہے ان قولون سے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفرالسعادت
مین لکھا ہے کہ مصلحت اور قرار داد علما کا آخر زمانے مین تعین اور تخصیص مذہب
ہے کہ ضبط اور ربط کار دین و دنیا اسی مین ہے پہلے سے مخیر ہے جسکو اختیار
کرے ہو سکتا ہے اور بعد اختیار ایک مذہب کے دوسرے مذہب کی طرف
جانا بے توہم سوء ظن اور تفرق کے اعمال احوال مین نہو گا قرار داد متاخرین
مختار ہے اور اوسی مین خیر ہے اب کبھی مجتہد کے تابع کو نہین پہونچتا ہے کہ
اگر کوئی حدیث مخالف اپنے مذہب کے پاوے تو اپنے مذہب کو چھوڑ دے
اور اوس حدیث پر عمل کرے یہ طریقہ متقدمین کا ہے اِس زمانہ کے علما کو سوائے
متابعت مجتہدون کے کوئی طریقہ نہین ہے اور حکم مجتہد کا درحقیقت حکم کتاب و
سنت ہے اور کلام صاحب فتح العزیز یعنی مولانا شاہ عبدالعزیزؒ کا اس آیت
کی تفسیر مین بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا کی منع مین اوس تقلید کے
کہ مشرکین اوسکو مقابلے مین حکم خدا اور رسولؐ کے پیش کرتے تھے ہے نہ منع مین
اِس تقلید کے کہ فی الحقیقت اطاعت خدا و رسولؐ کی ہے اور کس طرح
مولانا صاحب منع کرتے اِس تقلید کو حالانکہ خود بھی تو مقلد تھے چنانچہ خود ہی
اسی تفسیر مین وَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا کے تحت مین فرماتے ہین کہ اون
لوگون مین سے جن کی اطاعت بحکم خدا فرض ہے مجتہدین شریعت اور شیوخ
طریقت ہین کہ حکم اونکا بھی واجب الاتباع ہے عوام امت پر کیونکہ فہم اسرار
شریعت اور دقایق طریقت ان کو میسر ہے اس لئے کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی پوچھ لو نصیحت والون
سے اگر تم نہین جانتے ہو اور شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد جید مین لکھا ہے
کہ جان تو بیشک تمسک کرنی ساتھ ان مذاہب اربعہ کے مصلحت عظیمہ ہے
اور اعراض مین اوس سے بڑا مفسدہ ہے اور ہم بیان کرینگے اوسکو کہی وجہون
سے انتہی طعن دوسرا دیکھو صحاح ستہ کی کتابین جو احادیث کے فن مین
اور کتابون سے زیادہ معتبر ہین اکثر جا حدیثین شافعیہ کے موافق ہین اور حنفیہ کے
مخالف تو اولی اس صورت مین عدم اتباع مذہب حنفیہ ہوگا جواب امر واقعی
یہ ہے کہ صحاح ستہ کے ماسوا اور بھی تو بہت سی کتابین حدیث کی ہین کہ جن کو
محدثین نے معتبر بیان کیا ہے مثلاً معاجم طبرانی کی۔ موطا امام محمد کی۔ مصنف
ابن شیبہ کا کتابین دارقطنی کی تصانیف طحاوی کی تصانیف ابن حبان اور
حاکم کی وغیرہا اور صحاح ستہ کی شہرت مبنی ہے اس بات پر کہ اکثر حدیثین ان
کتابون کی صحیح ہین اور یہ لازم نہین کہ جو حدیث ان کتابون مین نہ ہو وہ صحیح
نہووے بلکہ سیکڑون حدیثین صحیح ایسی ہین بخاری مسلم کی شرط پر کہ ان کتابون
مین موجود نہین طعن تیسرا حنفی مذہب کو چونکہ یہ لوگ اکثر جا مخالفت حدیث
کی کرتے ہین اور قیاس اور رائے کو دخل دیتے ہین اسواسطے نام انکا اہل الرائے
ہوا اور یہ نام انکا قدیم سے ہے ترمذی مین جابجا دیکھو مسائل مذاہب حنفیہ کو
لکھا ہے وہو قول اہل الرائے جواب ظاہرا اہل الرائے کہنے کا سبب یہ
ہوا تھا کہ امام ابو حنیفہ صاحب کے وقت مین مدارک اور باریکی استنباطات اس
قسم کے تھے کہ بعض اہل عصر کی سمجھ مین قول اونکا بلا تامل و فکر کے نہین آتا تھا

اِس وجہ سے بعض لوگون نے اونکو اہل رائے کہنا شروع کیا اور یہ نام وجہ طعن نہین ہو سکتا ہے اِلّا اوس صورت مین کہ مسائل انکے صرف راے اور اختراع عقل پر مبنی ہون حالانکہ کوئی مسئلہ انکا اس قسم کا نہین ہے جس کے ساتھ اَور مجتہدین نے بھی تمسک نہ کیا ہو اور کیونکر اہل راے یہ لوگ ہونگے کیونکہ انکے نزدیک حدیث ضعیف مرسل مقدم تر اور اولیٰ تر ہے قیاس اور اجتہاد سے بخلاف امام شافعی کے کہ وہ حدیث مرسل کو قبول نہین کرتے تو اگر کسی نے ازراہ تعصب یا کسی اَور وجہ سے کوئی کلمہ خلاف اونکی شان کے کہا ہو تو اوسپر اعتبار کرنا درصورتیکہ وہ مطابق واقع اور نفس الامر کے بھی نہ ہووے نہایت جہالت ہے اور کوئی شخص جو کسی فن مین کامل ہووے ایسا نہین گذرا کہ کسی نے اوسکے کلام مین رد و قدح نہ کیا ہو اور اوسکی شان مین کچھ نہ کہا ہو یہانتک کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کہ باتفاق مشائخ طریقت اور علماء شریعت کے اولیاء کبار مین سے ہین اور کسی کو اہل حق مین سے اون کی ولایت اور علو درجہ مین کلام نہین لیکن ابن جوزی محدث رح نے کیا کیا اون کی شان مین کہا ہے اور اسی قبیل سے محاربات و مشاجرات و منازعات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سمجھنا چاہیئے اور اِس سے یہ لازم نہین آتا کہ دوسری جانب کو بُرا کہنے لگے مثلاً ترمذی نے امام ابو حنیفہ کی شان مین جو بیان کیا تو ترمذی کی بُرائی کرنا ہمکو لازم نہین یا ابن الجوزی نے ازراہ خطا کے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان مین کہا اوس سے ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی بُرائی کرنا اور اون پر طعن کرنا لازم نہین **طعن چوتھا** یہ جو چار مذہب لوگون نے مقرر کر لئے ہین

اس کا حکم کچھ خدا اور رسولؐ نے نہین فرمایا ہے بلکہ مقلدون نے اپنے دل سے
چار مذہب ٹھیرا کے حق کو اونہین حصر کیا ہے اور جو قول اونکے مخالف ہی اوسکو
باطل بنایا پس کوئی دلیل شرعی اس بات مین پائی نہین جاتی **جواب**
دلیلین شرع مین چار ہین چنانچہ ایک اون مین اجماع امت ہے اور اطاعت
اہل اجماع کی فرض ہے اور اجماع کیا امت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے
ان چار مذہبون پر اور اتفاق کیا اس بات پر کہ جو ان چار مذہبون حقہ کے مخالف
ہو باطل ہے جیسا کہ اشباہ مین ہے وما خالف الائمۃ الاربعۃ مخالف
للاجماع وقد صرح فی التحریر ان الاجماع انعقد علیٰ عدم العمل بمذہب
مخالف الاربعۃ لانضباط مذاہبہم وکثرۃ اتباعہم یعنی جو حکم مخالف
ہو ان چار امامون کے قول کے سو وہ مخالف ہے اجماع کے اور تصریح کی ہے
امام ابن الہمام نے تحریر مین کہ تمام علماء کا اجماع ہوا ہے عمل نہ کرنے پر اوس مذہب
کے جو مخالف ہے ان چار امامون کے اسواسطے کہ ان امامون کا مذہب ضبط اور
آراستہ ہوا ہے اور اونکے اتباع کرنے والے بہت لوگ ہین حاصل یہ ہے کہ ان
چار امامون کے مقلدین سواد اعظم مین داخل ہین اور سواد اعظم کی متابعت کرنیکو
حدیث صحیح مین حکم ہے چنانچہ اسکا بیان گزرا اور نہایۃ المراد مین مرقوم ہے وفی
زماننا ہذا قد انحصرت صحۃ التقلید فی ہذہ المذاہب الاربعۃ
فی الحکم المتفق علیہ بینہم وفی الحکم المختلف فیہ ایضاً قال المناوی
فی شرح الجامع الصغیر ولا یجوز الیوم تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ فی قضاء
ولا افتاء یعنی ہمارے زمانہ مین منحصر ہوئی ہے تقلید ان چار مذہب مین

خواہ حکم متفق ہو خواہ حکم مختلف پھر ان چار کے سوا اور کسی کی تقلید جائز نہین اور
اور کہا مناوی نے جامع صغیر کی شرح مین کہ جائز نہین ہے اس زمانہ مین تقلید
کرنی سوا ان چار امامون کے نہ تو قضا مین نہ فتوی مین یعنی قاضی کو درست
نہین کہ ان چار مذہبون کے سوا اور مذہب کا حکم کرے اور مفتی کو بھی درست
نہین کہ برخلاف انکے فتوے دے اور تفسیر احمدی مین ہے قد وقع الاجماع
علی ان الاتباع انما یجوز الاربعة فلا یجوز الاتباع لمن حدث مجتہداً
مخالف لهم یعنی بیشک اجماع ہوا ہے اس بات پر کہ اتباع سوائے ان چار
امامون کے کسی کے مذہب کا جائز نہین پس نہین جائز ہے اتباع اوس شخص کا
جو نیا مجتہد مخالف انکے کا نکلے اور اسی کتاب مین ہے والانصاف ان انحصار
المذاهب فی الاربعة واتباعهم فضل الٰهی وقبولیته عند الله تعالیٰ
لامجال فیه للتوجیهات والادلة یعنی اور انصاف یہ ہے کہ منحصر ہونا
مذہبون کا ان چار مین اور اتباع انکا فضل الٰہی ہے اور مقبولیت ہے اوسکے
نزدیک اللہ تعالےٰ کے اور اس بات مین دلیل اور توجیہ کو دخل نہین ہے
طعن پانچوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہر ایک صحابی جیسے
حدیث کو پاتے تھے اوسی طرح پر عمل کرتے تھے مجتہد ہو یا عامی نہ یہ کہ کسی صحابی
معین کی جو مجتہد ہوتا صرف اوسی کی تقلید پر اقتصار کرتے اپنی اپنی سمجھ کے
موافق عمل مین لاتے تھے تو اب اس زمانہ مین بھی موافق اوسکے عمل کرنا
صواب ہے کچھ حرج نہین **جواب** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک
مین یا اوس زمانے مین جو آپ کے وفات سے قریب تھا اکثر لوگ صحابی

موجود تھے وہ کسی حدیث کو جو غیر معتبر ہوتی کبھی بیان نہین کرتے تھے احتمال
کذب کا اونکی نسبت ہرگز نہ تھا اسیواسطے جو شخص کہ کوئی حدیث کسی صحابی رضی اللہ عنہ
یا تابعی مقبول سے سنتا تھا بوجہ اعتبار کے اوسپر عمل کرتا تھا برخلاف اس
زمانے کے کہ ہزارون قسم کی حدیثین اور قصے لوگون نے جھوٹے ایجاد
کرلئے ہین جب راوی حدیث کے سب قسم کے ہونے لگے تو اس صورت
مین ہر شخص کے کہے کے موافق عمل کرنا ناجائز ہوا پس جو لوگ کہ حال وکیفیت
روات اور احادیث سے واقف تھے وہ اور لوگون کو بتلا دیتے تھے اور لوگ
اونکی تقلید کرتے تھے تو زمانہ ہدایت نشانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
قیاس کرنا اس زمانے کا حماقت وسفاہت ہے۔ سوا ے ان کے اور بھی
بہت سے مطاعن جو غیر مقلد لوگ بیان کیا کرتے ہین اونکا جواب بھی انہین
جوابات سے نکل سکتا ہے اور جب مشہور طعنون کا یہ حال ہوا تو معلوم نہین
کہ جو اور ہین وہ کیسے ہونگے مسلمانون کو لازم بلکہ واجب ہے کہ انکی باتون
کی طرف مطلق خیال نکرین اور انکی صحبت سے بچین اور جس طریقے پر کہ
اکابر علماء امت اور ہزارون اولیاء اللہ محبوب خدا کے چلتے رہے ہین اوسی پر
چلین ورنہ صراط مستقیم سے دور پڑینگے جیسا کہ یہ لوگ جو آپ کو خلاف اجماع
موحد کہتے ہین حق سے دور پڑے ہین۔ اور اسی قبیل سے قوم معلوم کے مکائد ہین
کید اوّل پہلا مکر اس فرقۂ پر تفرقہ خانہ برانداز چمن ایمان کا یہ ہے کہ نام اپنا
بمقابلۂ حنفی وشافعی کے محمدی رکھا ہے اسوجہ سے کہ گویا یہ طریقہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار کرتے ہین اور اوسی کی پیروی کرتے ہین برخلاف

مقلدین کے کہ اون لوگون نے خلاف طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
ابو حنیفہ وشافعی کا طریقہ اختیار کرلیا ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے قول وفعل کو ترک کیا ہے طرفہ یہ ہے کہ اہل سکا ئدیہ نہین سمجھتے ہین
کہ طریقہ ابو حنیفہ اور شافعی کا بعینہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کچھ
اوسکے مخالف نہین اور تسمیہ ان کا ان نسبتون کے ساتھ بوجہ وجوب تقلید مذہب
معین کے ہے ورنہ تمامی اہل حق محمدی ہین حاجت غیر مقلدون کی تخصیص
کے ساتھ کیا یہ فرقہ تو معتزلہ ورفضہ سے اہل تحقیق کے نزدیک منسوب ہے

کید دوم دوسرا مکر اس قوم کا یہ کہ اِس زمانہ مین جو مشہور ومعروف کتابین
مشتہر اور رائج ہین مثل مشکوٰۃ شریف وغیرہ کے اونمین سے اپنے عقیدے اور
مذہب کے موافق احادیث نکالکر عوام مقلدین سے بیان کرتے ہین اور مفتری
کہتے ہین کہ حدیثین صحیح انہین کتابون کی منحصر اتباع ہین اور معاذ اللہ حنفیون
کے مسائل صریح مخالف اِن احادیث کے ہین پس قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا چھوڑکے قول ابو حنیفہ کا اختیار کرتے ہین اور نا واقف متبع ہوی النفس
یہ نہین جانتے کہ بہت سی کتابین احادیث کی ایسی مستند ومعتبر ہین کہ غیر مقلدون
نے اونکو خواب مین بھی نہ دیکھا ہوگا چنانچہ ہزارون حدیثین بخاری ومسلم کی
شرط پر اون کتابون مین موجود ہین - الحق اون کتب احادیث کی قدر جماعت
سواد الاعظم کے علما خوب جانتے ہین نہ رؤسا رجہلاء اوخویشتن گم است کرا رہبری کند
امر واقعی باجماع امت سراسر رحمت ثابت ہوا ہے کہ جو کوئی اِن چار مذاہب
حقہ سے خارج ہے وہ بلا شک وشبہ شل فرقہائے رفضہ ومعتزلہ وغیرہ کے

دائرہ اسلام سے خارج ہے اگرچہ آپ کو محمدی یا موحد یا اہل حدیث کے لقب سے
مشہور کرے کیونکہ ہمارے اس دعوی مستقل ومدلل پر بکثرت آیات بینات
واحادیث سرور کائنات شاہد عادل ہین اما منجملہ آیات سے۔ اوّل آیت
یہ ہے وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا یعنی اور جب ٹھیرایا
ہم نے یہ گھر کعبہ اجتماع کی جگہ لوگون کی اور پناہ کی ف لاریب فیہ یہ آیہ کریمہ
حجت قویہ ہے اس بات پر کہ الحق کعبہ شریف دار الایمان ودار الامان شرعاً وعرفاً
ہے چنانچہ اِس نص قطعی سے یقیناً ثابت ہوا کہ درحقیقت اِس مکان جنت نشان
متبرک کے باشندے جو بصدق ارادت وبحسن عقیدت قدیم الایام سے عروۃ الوثقیٰ
تقلید رشید کے متمسک ہین عقلاً ونقلاً آفات وبلیات دنیوی واُخروی سے منزّا
ومبرّا ہین باین دلیل کہ یہ زمرہ جلیل بہمہ وجوہ بزرگ وسترگ بموجب اَطِيعُوا اللّٰهَ
وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ مزین ومرتہن چار مصلیٰ ہین پس جس نے تقلید سعید سے
کہ صراط مستقیم ہے منہ موڑا گویا اوس نے مثل دیگر فرقہاے ضالہ ناریہ کے
اہل سنت کی جماعت مہتدیہ ناجیہ کا ساتھ چھوڑا مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ
لَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ وَلَاۤ اِلٰى هٰۤؤُلَاۤءِ دوم آیت فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ○ یعنی اوسمین وہ مرد ہین جنکو خوشی ہے پاک
رہنے کی اور اللہ دوست رکھتا ہے ستھرائی والون کو ف تفسیرون مین لکھا ہے
کہ فیہ کی ضمیر مجرور سے یا تو مسجد قبا مراد ہے یا مسجد نبوی صلعم بہرحال یہ دونون
متبرک مسجدین مدینہ سکینہ مین کسی قدر فصل سے واقع ہین بلاریب ان دونون
شریف ولطیف مسجدون کے مجاور ومصلی وزوار ابرار اہل تقلید ہی ہین جو

طہارت کاملہ کو نہایت ہی دوست رکھتے ہین یعنی کلوخ سے رجس کو دفع کر کے
آب طاہر سے طہارت کرتے ہین چونکہ اہالیان ابرار وزائران دیندار مدینہ طیبہ بموجب
حدیث من زار قبری وجبت لہ شفاعتی کے یقینی ناجی ہین اور حسب عدۂ
صادقہ رب اکبر عَسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ
رَبُّکَ فَتَرْضٰی ○ رحمت خاصہ حقہ پر راضی ہین وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ یعنی اللہ ہدایت کرتا ہے جس کو چاہتا ہے طرف راہ راست
کے مگر اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ الخ یعنی جن لوگون نے تفرقہ ڈالا اپنے دین
مین الخ البتہ ہر دو نعمت عظمیٰ و دولت کبریٰ یعنی زیارت و شفاعت کے منکر ہین
اتمام الحجہ یعنی صوارم منکی کا خلاصہ جو جدید مذہب کے رؤسا کی کتابین ہین شاہد
ہین سوم آیت وَاَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِیْنَ کَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ
الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِیْ بَارَکْنَا فِیْهَا ○ یعنی وارث کیا ہمنے قوم کو وہ لوگ
جو کمزور ہو رہے تھے اوس زمین کے مشرق کے اور مغرب کے جسمین برکت
رکھی گئی ہے ف مستند تفسیرون مین بالاتفاق لکھا ہے کہ یہ برکت والی زمین
ملک شام ہے کہ اوسمین ہر چیز کی کشادگی و وسعت و برکت ہے خصوصاً اوسمین
بکثرت انبیاء اللہ و اولیاء اللہ کا حیاً و میتاً مسکن و مدفن ہے اول اس زمین مبارک
کے وارث بنی اسرائیل تھے بعد الی یومنا ہذا اہل تقلید رشید مالک ہوئے بلکہ
مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ و بیت المقدس و نجف اشرف و کربلائے معلیٰ و کاظمین و
بغداد و مصر و شام و روم و نیز سائر بقاع و قطاع و بلاد رشاد مین سوائے اہل
تقلید سعید کے کوئی رافضی خارجی معتزلی وہابی وغیرہا آج تک حاکم و آمر نہین ہوا

اور نہ بنص قطعی وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ ص وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا ط کے قیامت تک حاکم وآمر ہونگے اور نیز فرمایا احکم الحاکمین نے وَلَنْ یَّجْعَلَ اللّٰہُ لِلْکَافِرِیْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ سَبِیْلًا ۝ یعنی کفار کو اہل ایمان پر ولایت نہیں بلکہ ولایت اہل ایمان کی عام ہے چونکہ یہ دولت کبریٰ ونعمت عظمیٰ بدلائل عقلی ونقلی اہل تقلید سعید کو نصیب ہے لہذا بہمہ وجوہ فرقہ ناجیہ ہے رحمت خدا سے بس قریب ہے بہرحال اہل تقلید رشید کو اہل سنت والجماعت کہتے ہین اور یقیناً فرقہ اہل سنت والجماعت بموجب حدیث صحیح ثلثتان و سبعون فی النار واحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ کے قطعی ناجی ہے ترجمہ حدیث کا یہ ہے کہ بہتّر فرقے دوزخ مین ہونگے اور ایک فرقہ بہشت مین اور وہ ایک بڑی جماعت ہے۔ فی الجملہ نصوص قطعیہ وحجج صحیحہ سے بوجہ احسن کما احسن ثابت ہوا کہ بڑی جماعت والا فرقہ جسکو مقلد کہتے ہین لاریب فیہ قطعی ناجی ہے فہو المقصود اور آثار واطوار فرقہ پرتفرقہ اہل توہب سے جو غیر متبرکہ ملک ہند کے بعض بلاد مین مہیج غبار فتنہ وفساد ہے صاف صاف ظاہر وباہر ہے کہ بے شائبہ ریب ناری ہے فبئس رفد المرفود اگر گاہ بگاہ بتقریب حج مکہ معظمہ یا طوعاً وکرہاً بسمت مدینہ طیبہ یا بہ نیت آز تجارت کے بجانب دیگر مقامات متبرکہ ومقدسہ مین جانکلتے ہین تو وہان بنابر مصلحت نازم باین ریش وفش تقیہ کو شعار کرکے اچھے خاصے حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی بنجاتے ہین وَیَقُوْلُوْنَ

بِاَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوْبِهِمْ مگر جب عقدہ کھل جاتا ہے تعزیر پاتے ہین
تشہیر ہوتے ہین۔ اعوذ باللہ من شرور انفسہم اما منجملہ احادیث کے
اوّل حدیث یہ کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذروا المراء فان
بنی اسرائیل افترقوا علیٰ احدی وسبعین والنصاریٰ علی اثنین
وسبعین وان امتی ستفترق علیٰ ثلث وسبعین فرقۃ کلہا علیٰ
الضلالۃ الا السواد الاعظم من کان ما انا علیہ واصحابی و
من لم یمار فی الدین دین اللہ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ چھوڑو تم جھگڑے بکھیڑے کو (یعنی مقلدین مسلمین سے جدال وقتال کرنیکو)
اسواسطے کہ تحقیق بنی اسرائیل جدا جدا ہو گئے تھے اکہتر فرقون پر اور نصاریٰ بہتر
فرقون پر اور بیشک امت میری قریب ہے کہ جدا جدا ہو جاویگی تہتر فرقون پر سب فرقے گمراہی
پر ہونگے مگر ایک ہدایت پر ایک بڑی جماعت والا فرقہ ہوگا پہچان اوس سواد اعظم
کی یہ ہوگی کہ وہ میرے اور میرے اصحابؓ کی چال وچلن پر ہوگا اور اوس جماعت
کے لوگ خدا کے دین مین جھگڑا بکھیڑا نہ پیدا کرینگے **ف** الحق حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشین گوئی سے صاف صاف روشن وبرہن ہے
کہ معدودے چند سکان ہند جو نجد وغیرہ مضافات عرب سے بجبروت سلاطین
حامیان دین کے بدر کیے گئے بانی ومبانی اقسام اقسام جھگڑون بکھیڑون کے
ہین عدالتین شاہد ہین اخبار گواہ ہین فی الجملہ مقلدین بھائیون کو لامذاہب سے
مبائنت، ومغائرت واجبات بل مفروضات سے ہے **دوم حدیث** عن ابن
عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عمل للہ

له ساتھ زبانون اپنی کے اوس چیز کو کہ نہین ہے اونکے دلون مین ۱۲

فی الجماعة فاصاب قبل اللہ منه وان اخطاغفر له ومن عمل
یبتغی الفرقة فاصاب لم یتقبل اللہ منه وان اخطا فلیتبؤ مقعدہ
من النار یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے
عمل کیا اللہ کے واسطے جماعت کے ساتھ پس وہ صواب کو پہونچ جاتا ہے اور
اللہ تعالے اوسکو قبول کرلیتا ہے اور اگر جماعت کے ساتھ مین خطا بھی ہوگئی
ہو تو اللہ برتر اوس کو بخش دیتا ہے اور جس شخص نے عمل کیا ایسا کہ جس سے
مسلمانون مین تفرقہ پیدا ہوا گو صواب کو بھی پہونچ گیا مگر نہین قبول کرتا اوس سے
اللہ تعالے اوس عمل کو جس سے تفرقہ پڑا اور اگر جماعت سے جدا ہو کر خطا کر بیٹھا
جب تو وہ جگہ اپنی دوزخ مین ڈھونڈلے ف اس حدیث سے بخوبی ثابت ہوگیا
کہ بے شبہ ساری جماعت ہی کی کرامات ہے پس جو خود رائے جماعت سے جدا
ہوا اوسپر البتہ دوزخ کی آفات ہے فی الجملہ جماعت ناجیہ پر بخوبی ظاہر ہے کہ
ہندوستان مین بعض بلدے وقصبے و قریئے ہین کہ اونمین حضرات غیر مقلدین
کی ڈھائی اینٹ کی مسجد ہی جدا ہے اگر طوعاً و کرہاً بہ نیت خیر و شر اہل سنت والجماعت
کی مساجد مین جانکلتے ہین تو وہان تقیہ کو اپنا قبلہ بناتے ہین بنائً علیہ مومنین مقلدین
کو غیر مقلدین کی حرکات و سکنات سے عبرت پکڑنا اور ان خانہ برانداز چمن اسلام سے
نفرت رکھنا ضروریات سے ہے حدیث سوم عن ابی ادریس الخولانی انه
سمع حذیفة الیمان رضی اللہ عنه یقول کان الناس یسئلون رسول
اللہ صلی اللہ علیه وسلم عن الخیر وکنت اسئله عن الشر مخافته

ان ادرکنی وقلت یارسول اللہ انا کنا فی جاھلیۃ وشر فجاءنا اللہ بھذا الخیر فھل بعد ھذا الخیر من شر قال نعم ودخن قلت ما دخنہ قال قوم یھدون بغیر ھدیٰ تعرف منھم وتنکر قلت یارسول اللہ فھل بعد ذلک الخیر من شر قال نعم دعاۃ علیٰ ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یارسول اللہ صفھم لنا فقال ھم جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا فما تأمرلی ان ادرکنی ذلک قال تلتزم جماعۃ المسلمین وامامھم قلت فان لم یکن لھم جماعۃ والامام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا ولوان تعض نا صل شجرۃ حتیٰ یدرکک الموت وانت علیٰ ذلک یعنی حضرت ابوادریس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہؓ بن الیمان فرماتے تھے کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ کی بھلائی کا حال پوچھا کرتے تھے اور مین اس خوف سے کہ کبھی کسی زمانہ کی بُرائی مین گرفتار نہ ہوجاؤن آنحضرتؐ سے زمانہ کی بُرائی کے حالات پوچھا کرتا تھا مین نے عرض کیا یارسولؐ اللہ ہم جہالت اور بُرائیون مین گرفتار تھے کہ اللہ تعالےٰ حضور کی بھلائی کے زمانہ پُرنور کو لایا کیا اِس بھلائی کے زمانہ کے بعد بھی بُرائی ہوگی فرمایا آنحضرتؐ نے ہان ایسا زمانہ آویگا کہ اوسمین تاریکی ہوگی مین نے عرض کیا کہ اوسکی تیرگی کیسے ہوگی فرمایا ایک قوم ہوگی کہ وہ ہمارے برخلاف ایک طریقہ اختیار کریگی بھلائی بُرائی اون سے دونون ہی ظاہر ہونگی مین نے عرض کیا کہ ایسی بھلائی کے بعد کیا اَور بھی بُرائی ہوگی فرمایا کہ جہنم کے دروازون پر بلانے والے ہونگے اوسکو جو اون کی بات

قبول کریگا اوس کو جہنم مین پھینک دینگے مین نے عرض کیا کہ اون کی کیا صفت
ہوگی فرمایا وہ ہم مین سے ہونگے ہماری ہی باتین بیان کرینگے مین نے عرض کیا
کہ اگر مجھ کو وہ زمانہ پالئے تو میرے واسطے کیا ارشاد ہے فرمایا مسلمانون کی
جماعت اور اونکے امام کو لازم پکڑے رہنا مین نے عرض کیا کہ اگر جماعت اور
اونکا امام باقی نہ رہے تو کیا کرون فرمایا کہ تمام فرقون مختلف سے کنارہ کیجیو اگرچہ
درخت کی جڑ پکڑے ہوئے تجھکو موت آلیوے تو اپنی اصلی حالت پر رہنا
ف اس حدیث صحیح سے بھی بوجہ احسن ثابت ہوا کہ سچا اور پکا مسلمان وہی ہے
جو جماعت اور اوس کے امام کا ساتھ نچھوڑے اور اجماع امت مرحومہ اور اوسکے
امام سے جو مصداق نص اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کا ہے مُنہ نہ موڑے
ورنہ دعاۃ علی ابواب جہنم کی دعوت مین شامل ہوگا بلاشبہ اوس وقت
مخالف کو مذاق خوان لَیْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ لَّا یُسْمِنُ وَلَا
یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ کا حاصل ہوگا حیف باایں ہمہ وعید شدید فرقہ جدید کو عبرت
وتہدید نہین ہوتی خلاف نصوص آیات بینات کے معنی بیان کرکے اہل تقلید
رشید کو دھوکے دیتے ہین اور برعکس اجماع جمہور احادیث کے مطلب عیان
کرکے مسلمانون کے دلون مین وسوسے ڈالتے ہین اماموں کو بُرا کہتے ہین
مومنون پر تبرا کرتے ہین اعوذ باللہ من ھفواتھم حدیث چہارم
عن اسامۃ بن شریک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ید اللہ علی الجماعۃ فاذا شذ الشاذ منھم اختطفہ الشیطان لما
یختطف الذئب الشاذ من الغنم یعنی حضرت اسامہ کہتے ہین کہ فرمایا حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہاتھ اللہ کا اوپر جماعت کے ہے پس جو کوئی
نکل جاتا ہے جماعت سے (یعنی خلاف جمہور ملت کے کوئی طریقہ وروش
اختیار کرتا ہے) اوچک لیتا ہے اوسکو شیطان جس طرح سے لپک لیتا ہے بھیڑیا
اوس بھیڑ کو جو گلہ سے جدا رہجاتی ہے ف اس حدیث صحیح سے صاف صاف
معلوم ہوا کہ جماعت کا ساتھ چھوڑنا اور اجماع امت سے مُنہ موڑنا کسی حالت
مین عالم و عامی کو جائز و درست نہین ہے۔ بہرحال اہل سنت والجماعت وہی
ہے جو آئمہ اربعہ مین سے ایک امام کی اطاعت کو دائمی اپنے اوپر واجب جانے
اور سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کی موافقت کو فرض ورنہ مثل دیگر فرقہ ناریہ کے
گمراہ ہوجائیگا اور بسبب مخالفت جماعت کے دین اوسکا تباہ الحمد للہ جملہ مقامات
مقدسہ مثل خانہ کعبہ و مدینہ طیبہ و بیت المقدس کہ انمین دجال کا بھی گذر
نہ ہوگا و نیز دیگر ممالک اسلام و غیر ممالک اسلام مین قوم جدید نا سعید کا وجود ہی
نابود ہے مگر ہندوستان کے بعض بلدے و قصبے و قریے اشخاص شاذ کی تعدی
و عناد سے بمقتضائے یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ کے البتہ پر فساد ہین اعوذ
باللہ من سوء عقیدتہم حدیث پنجم عن ابی سعید الخدری
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال یخرج فیکم قوم تحقرون
صلوٰتکم مع صلوٰتہم وصیامکم مع صیامہم وعملکم مع عملہم
یقرؤن القراٰن لا یجاوز حناجرہم یمرقون من الدین کما
یمرق السہم من الرمیۃ ینظر الرامی فی النصل فلا یریٰ شیئاً
وینظر فی القدح فلا یریٰ شیئاً وینظر فی الریش فلا یریٰ شیئاً

وبتماری فی الفوق هل علق به من الدم شیئ یعنی حضرت سعید خدری
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نکلیگی تم مین سے ایک ایسی قوم کہ اونکی نمازون کے مقابلہ مین تم اپنی نمازون
کو اور اونکے روزون کے مقابلہ مین تم اپنے روزون کو اور اونکے عملون کے
مقابلہ مین تم اپنے عملون کو نہایت ہی حقیر سمجھوگے پڑھینگے وہ قرآن کو لیکن
اونکے گلون سے نیچے نہ اوتریگا وہ لوگ دین سے ایسے نکل جاوینگے جیسے
تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے تیر انداز تیر کی بھال دیکھتا ہے پس نہین پاتا کوئی
چیز اور سر کو دیکھتا ہے پس نہین پاتا کوئی چیز اور پر کو دیکھتا ہے پس نہین پاتا کوئی
چیز آخر کار سوفار پر آکر شبہ کرتا ہے کہ شاید اسمین خون لگا ہو ف اس حدیث سے
جو آنحضرت صلعم نے بطور پیشین گوئی فرمائی یقیناً ثابت ہوا کہ گو بظاہر نماز و روزے
و نیز بعض عمل قوم جدید کے بمقابلہ کل اعمال و افعال صالحہ اہل سنت والجماعت
بدرجہا بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہین لیکن باطن مین بلاشبہ معاندین دین متین
بموجب وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ حق
مین اہل سنت والجماعت کے جن کا شعار بنص آثار تقلید رشید ہے سم قاتل ہے
کہین روبہ منش واعظ و عابد و ناصح و زاہد بنکر مسائل مختلفہ کی چھیڑ نکالکر مسلمانون
مین فتنے برپا کرتے ہین اور کہین گربہ روش صوفی باصفا و حاجی بیریا اپنے کو
ٹھیراکر عقائد باطلہ و مکائد نجدیہ کا اظہار کرکے ایمان والون کو مشرک و بدعتی
ٹھیراتے ہین اگرچہ ظاہر مین آپ کو فرقہ جدید کے لوگ قاطع شرک و قامع بدعت
کہتے ہین اور حقیقت مین اہل تقلید سعید کے لئے کید گرگ باران دیدہ کا دام

ع اور نہین بدلا لیا اون لوگون نے اون سے مگر یہ ایمان لائے وہ اوپر خدا زبردست خوبیان سراہے کے ۱۲

بجھاتے ہین فَاعْتَبِرُوْا یَا اُوْلِی الْاَبْصَارِ ○ مثلاً کسی عاشق صادق رسول
مقبول صلعم نے جوش محبت مین آکر یا نبیؐ اللہ کہا اس قوم کی عقیدت کی رو سے
معاذ اللہ وہ شدید اسیدؐ الانبیا مشرک ہے سوء ظن قوم معلوم کا یہ کہ عاشق زار نے
رسولؐ کردگار سے کیون غائبانہ استعانت کی طرفہ یہ کہ ہر نماز مین قوم معلوم جملہ
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پڑھکر خود بھی تو مشرک
بنتی ہے کیونکہ علاوہ ندائے غائبانہ کے کاف خطاب حاضر کا بھی تو اس جملہ مین
موجود ہے قوم جدید پر قدیم سے فرض تھا کہ جملہ شرکیہ کو تحیت مین سے حذف
کرکے نماز ادا کرتی پس اس صورت مین جبکہ مشغوفان رسولؐ مقبول مشرک
ٹھیرائے گئے یقیناً لازم آیا کہ اوسی صفت کے ساتھ قوم جدید کے لوگ موصوف
کئے جائین تو عین انصاف ہے مثلاً کسی مسلمان نے بحسن نیت و بغرض
ایصال ثواب کسی تقریب سے کچھ طعام ترتیب کرایا اور اوسپر باخلاص تمام
اگر تیمناً و تبرکاً سورہ فاتحہ یا پنج آیہ پڑھوا دی منکرین ایصال ثواب یعنی مانعین نیاز
کے نزدیک یہ کار خیر جز و کل بدعت سیئہ ہے اور مہمان و میزبان بدعتی اور بدعتی
بگمان اہل سوء ظن مصداق حدیث کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار
کے معاذ اللہ من ہفواتہم دوزخی ہے طرہ یہ کہ علم صرف و نحو و دستاربندی فضیلت
ومدارس و مساجد پختہ و سنگین و نیز مکانات گچ کار رنگین و مطعومات و مشروبات
شیرین و نمکین و ملبوسات خوش قماش و زرین و تلاوت قرآن معرب و مجلد و
مطبوعہ مرتبہ اصحاب باصفا رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ کو بدعت نہین کہتے
حالانکہ یہ جملہ افعال معمولات ذات عالی صفات نبوی صلعم سے ہرگز ثابت

سید یعنی بہتر و مقدم سب سے صاحب یعنی پیشوا ۱۲

یعنی ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ مین ۱۲

نہین ہین مزید بران زبان انگریزی و اُردو و فارسی و میز و کرسی و دال چپاتی و
ساگ بھاجی و جلیبی و برفی و پوری کچوری و اچکن و واسکٹ و کلاہ ترکی طرہ دار
وغیرہ یہ سب بھی تو بدعت ہین بلکہ بکثرت اہل تو ہب اسی معمول کے عادی
ہین بقول شخصے خود را فضیحت و دیگرے را نصیحت پس اسی عنوان سے
دلائل قویہ سے بوجہ احسن ثابت ہے کہ قوم آخر الزمان بھی بہر نوع بدعتی و
دوزخی ٹھیری کیونکہ حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم کے وعید شدید تو
خود بھی قوم جدید کو معلوم ہے خلاصہ یہ کہ حضرات غیر مقلدین پردۂ قال اللہ
و قال رسول میں آکر اپنے ظنی عقائد بیان کر کر مسلمانون کو بکثرت کارہاے خیر
سے باز رکھتے ہین بلکہ اہل ظن اپنے دلی مکائد عیان کر کے ایمان والون کو
صراط مستقیم سے منحرف کر دیتے ہین۔ طالبان نجات کو آخری زمان کی فتنہ و
آفات سے کنارا کرنا اور صحبت ناجنس کے کید عظیم و لطائف الحیل سے بچنا
واجبات بل مفروضات دین سے ہے الحق اس حدیث صحیح مین پورا پورا حلیہ
قوم جدید معتقدان غیر تقلید کا مسطور ہے چنانچہ کلام حق تعالیٰ مین مذکور ہے
وَيَقُولُونَ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ یعنی کہتے ہین جو کچھ اونکے دلون مین
نہین ہے۔ حدیث ششم یکون فی الآخر الزمان دجالون
کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم
یعنی ظاہر ہونگے پچھلے زمانہ مین بہتیرے دجال جھوٹے بنالائینگے وہ تمھارے
پاس حدیثین جن کو نہ تمنے سنا ہوگا اور نہ تمھارے باپ داداؤن نے۔
ف الحق اس آخری زمانہ مین حضرات غیر مقلدین بکثرت جھوٹی حدیثین مشتہر

کر کے اسلام مین تفرقہ ڈال رہے ہین اور بنا بر عقیدت وتبعیت نجدیہ کے
بیچارے مسلمانون سے کینے نکال رہے ہین آخر دجال بدمآل بھی تو ایسے ہی
کامون پر مامور ہوگا بقول شخصے زردسگ ہم برادر شغال است۔ حدیث
ہفتم لاتزال طائفۃ من امتی علی الحق منصورین لا یضرھم
من خالفھم حتی یاتی امر اللہ عزوجل یعنی ہمیشہ میری امت مین
سے ایک گروہ حق پر رہیگا فتحمند کہ کسی مخالف کی مخالفت اوسکو ضرر نہین
پہونچا سکیگی یہانتک کہ پہونچیگا اللہ بزرگ وغالب کا حکم ف امر واقع یہ ہی
جملہ امتی علی الحق منصورین سے مراد وہی خاص امت مرحومہ ہے جو باوجود
اسکے کہ اوسکو مخالف ضلالت کے ہدایت کرتے ہین مگر وہ راست باز راہ
راست سے منحرف نہین ہوتے چنانچہ حق تعالے نے ایسے ثابت قدمون کو
جو کسی گمراہ کے بہکانے سے بیراہ نہین ہوتے امت خیر وامت وسط کے
وصف سے موصوف فرمایا الحمد للہ یہ جملہ خوبیان فرقہ ناجیہ کو جو بلقب مقلد
معروف ہے عطا فرمائی ہین رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا
وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ○
واضح ہو کہ پہلا موجد اس مذہب جدید کا داؤد ابن علی اصبہانی ہے اسی نے
رد قیاس مین ایک رسالہ تصنیف کیا تھا قرآن قدیم کو جدید کہتا تھا ایسے ہی
حرکات ناشایستہ سے جلاوطن کردیا گیا آخر کار [illegible]ھ ہجری مین فی النار والسقر
ہوا دوسرا موئید اس مذہب کا ابن حزم ظاہری ہے جو حکومت بنی عباس مین
مذہب توہب کو ترقی دیتا تھا اور برخلاف اہل تقلید رشید کے نا سعید کتب

ساڈھورہ ضلع انبالہ مین احسن کرکے احسن دیا ہے اس رسالہ مین مجملاً اوصاف جناب مولوی محمد بشیر صاحب کے بھی مندرج
ہین باید دید ۱۲

لکھتا تھا انجام کار ۷۵۶ھ ہجری مین داخل بوار ہوا تیسرا معاون اس مذہب تذبذب کا ابن ابی تیمیہ ظاہری ہے اس نے کتاب صراط مستقیم برعکس عقائد اہل سنت والجماعت تصنیف کی اور اجماع کی مخالفت مین ازبس مبالغہ کیا قطع نظر ظاہری ہونے کے ظالم خارجی بھی تھا کہ اہل بیت رسول مقبول کے نسبت سخت گستاخ تھا جب اسکا طغیان بے پایان ہوا حکم محکم سلطانی نافذ ہوا کہ خون و مال مریدان ابن ابی تیمیہ کا مسلمانون کو حلال ہے آخر الامر یہ بھی واصل جہنم ہوا چوتھا یار و مددگار اس مذہب غیر مہذب کا عبدالوہاب نجدی ہے جو آپ کو بظاہر حنبلی کہتا تھا اس بدذات کا اعتقاد بہ نسبت حضرت رسالت مآب و آل و اصحاب و نیز دیگر اولیا و صلحا کے از حد پر عناد تھا اسی ظالم نے حرمین شریفین کو غارت کیا تھا اور بکثرت مسلمانان و سادات کو قتیل و اسیر آخر کو بحکم حامیان دین سلاطین روم ۱۲۲۳ھ ہجری مین وہ اور اوسکی قوم معلوم قید و قتل کی گئی اب بفضل الٰہی و ببرکت رسالت پناہی جملہ مقامات متبرکہ شر اہل عناد سے پاک ہین ہان بقیت السیف چند جو ہند مین مغرور ہو کر آ بسے ہین وہ خفتہ بخت البتہ بعض شہرون و قصبون مین فتنے بیدار کر رہے ہین رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ۝

نظم

کہان ہین وہ شیدائے نقل و روایت	کدھر ہین وہ اعدائے عقل و درایت
کہان ہین وہ اصحاب عوائے سنت	کدھر ہین وہ ارباب فتوائے ملت
جو کہتے ہین تقلید کو شرک و بدعت	اور اہل فقاہت کو اہلِ سفاہت
ذرا آئین دیکھین بعین بصیرت	کہ تقلید اور فقہ ہے عین سنت

اور اسپر ہے شاہد حدیث اور آیت — کہ تقلید ہرگز نہین شرک و بدعت
ہے تقلید واجب ز روئے روایت — دلیل اسکی ہی بس حدیث اور آیت
ہے بدمذہبون کی سراسر جہالت — کہ تقلید شخصی کو کہتے ہین بدعت
بھلا اہلِ تقلید ہون اہل بدعت — یہ قول انکا محمول ہے بر عداوت
عداوت ہے ان کی سراسر شرارت — شرارت مین انکی بھری ہے ضلالت
بدی انکی عادت ہی شر ان کی خصلت — فریب انکی خصلت ہی کید انکی عادت
ہے مدحت مین انکی گمانِ مذمت — مذمت مین انکے ہے ابہامِ مدحت
آئمہ پہ طعن انکی فہم و فراست — فقیہون پہ لعن انکی عقل و کیاست
مقلد ہین سب سالکینِ ہدایت — مقلد ہین سب عالمینِ روایت
یہ تقلید واجب ہے از راہِ صحت — یہ تقلید ثابت ہے از روئے حجت
یہ تقلید مفروض ہے بالہدایت — یہ تقلید مامور ہے بالروایت
یہ تقلید آئمہ کی ہے عین سنت — یہ تقلید ایمان کی ہے علامت
ہے تقلید خضر رہِ دین و ملت — ہے تقلید ارشاد پیرِ طریقت
ہے تقلید اسلام کی عین حجت — ہے تقلید دینِ نبیؐ پر دلالت
ہے تقلید واجب ز روئے روایت — ہے تقلید ثابت ز راہِ درایت
ہے تقلید سر منزلِ راہ سنت — ہے تقلید سرچشمۂ استقامت
ہے تقلید باغ و بہارِ ہدایت — ہے تقلید نقش و نگارِ سعادت
ہے تقلید منشاءِ ضبطِ شریعت — ہے تقلید فحوائے ربطِ طریقت
ہے تقلید فتحِ درِ استخارت — ہے تقلید بال و پرِ استشارت

ہے تقلید خو کردۂ استکانت ہے تقلید پروردۂ استمالت
ہے تقلید تعلیم اربابِ حجت ہے تقلید تفہیم اصحابِ ملت
ہے تقلید بوے ریاحینِ خبرت ہے تقلید گوئے گریبانِ عبرت
ہے تقلید تاجِ سرِ استقامت ہے تقلید پیغمبری استجابت
ہے تقلید دُرِ محیطِ کرامت ہے تقلید نورِ بسیطِ ولایت
ہے تقلید سنت پہ روشن دلالت ہے تقلید مومن کی پاکیزہ خصلت
ہے تقلید تاکیدِ حکمِ رسالت ہے تقلید تائیدِ امرِ ہدایت
ہے تقلید مرقاتِ بامِ درایت ہے تقلید مرآتِ روئے روایت
ہے تقلید برہانِ دین و دیانت ہے تقلید سلطانِ رشد و ہدایت
ہے تقلید آئینۂ حسنِ صورت ہے تقلید گنجینۂ نقد سیرت
ہے تقلید مفتاحِ بابِ ارادت ہے تقلید مصباحِ تابِ عبادت
ہے تقلید مستاصلِ شرک و بدعت ہے تقلید مستحصلِ دین و ملت
ہے تقلید رسم و رہِ اہلِ سنت ہے تقلید آئینِ اہلِ دیانت
ہے تقلید کالشمس تجلو الانارۃ ہے تقلید کالبدر فی الاستنارۃ
ہے تقلید فرض اور واجب بآیت ہے تقلید کی دین مین بس ضرورت
ہے تقلید ریحان و روح ولایت ہے تقلید سروِ ریاضِ ریاضت
ہے تقلید اسلامیون کی علامت ہے تقلید ایمانیون کی شہادت
ہے تقلید معمولِ عامل بہ سنت ہے تقلید موصولِ واصلِ بقربت
ہے تقلید مسلم کی راہ سلامت ہے تقلید مومن کی ایمانِ الفت

بس اب بھی نہ مانین جو اہلِ روایت	تو ہرگز نہ پائین گے راہِ ہدایت
نہ دیکھینگے آنکھون سے روئے حقیقت	سنین گے نہ کانون سے رائے اصابت
ہے ان جاہلون کی جہالت پہ فطرت	ہے بدنیت انکی بدی انکی طینت
نہ مانینگے جب یہ کسی کی نصیحت	وصی کیا کرے کوئی ان کو وصیت

واضح ہو کہ یہان تک جو کچھ کہ بیان کیا گیا محض بغرض استفادہ اپنے ایمان والے بھائیون کے لکھا گیا تا کہ وہ دین و اسلام کی خوبیون سے پورے طور پر آگاہ ہو کر صحت کے ساتھ نماز ادا کیا کرین اور کسی لامذہب کے بہکانے اور دھوکے مین نہ آوین اب مسائل ضروری کا بیان ہوتا ہے۔

بیان مسائل غسل کا۔ غسل مین فرض تین ہین۔ غرغرہ کرنا۔ ناک مین پانی دینا۔ تمام بدن پر پانی بہانا۔ اگرچہ ہر سہ فرض ایک ایک مرتبہ مین اُتر جاتے ہین لیکن طریقہ مسنون یہ ہے کہ تین بار غرارہ کرے پھر تین بار ناک مین پانی ڈالے اور خوب جھاڑے پھر تین بار تمام بدن پر پانی ڈالکر ملے تا کہ بال برابر بھی خشک نہ رہے سنت یون ہے کہ پہلے گٹون تک تین بار ہاتھ دھوئے بعد اسکے جسم سے نجاست کو دور کرے یعنی جہانتک نجاست کا جسم پر اثر ہو اوسکو پانی سے صاف کرے بعد اسکے وضو کرے بعد اسکے داہین بائین شانہ پر ایک بار پانی ڈالے بعد اسکے تین بار تمام جسم پر پانی بہائے۔ اگر غسل نشیب کی جگہ مین کیا تو پاؤن بعد غسل کے دھولے اور اگر بلند جگہ ہے مثل چوکی و تخت وغیرہ کے تو وضو کے ساتھ ہی پاؤن بھی دھو ڈالے۔

بیان مسائل وضو کا۔ وضو مین فرض چار ہین۔ تمام مُنہ دھونا۔ دونون

ہاتھ کہنیون تک دھونا۔ مسح چوتھائی سر کا کرنا۔ دونون پانون ٹخنوں تک دھونا۔ **سنت** چودہ ہین۔ نیت کرنی۔ شروع وضو مین بسم اللہ الرحمن الرحیم یا بسم اللہ العظیم یا الحمد للہ علیٰ دین الاسلام کہنا۔ گٹون تک دونون ہاتھ دھونا مسواک کرنا۔ تین بار کلی کرنا۔ تین بار ناک مین پانی دینا۔ خلال کرنا ڈاڑھی کا خلال کرنا ہاتھون کی انگلیون کا۔ خلال کرنا پانون کی انگلیون کا۔ ہر عضو کو تین تین بار دھونا۔ سارے سر کا مسح کرنا۔ دونون کانون کا بقیہ آب مسح سر سے مسح کرنا مع مسح گردن کے کیونکہ مسح گردن کو صاحب شرح وقایہ نے مستحب لکھا ہے۔ وضو با ترتیب کرنا۔ ہر عضو کو پے درپے دھونا تاکہ کوئی عضو حالت وضو مین خشک نہ ہو جائے **مکروہ** دو ہین۔ ایک عضو کا پانی ٹپکا کر دوسرا عضو تر کرنا۔ تمام گردن کا مسح کرنا مستحب یہ ہے کہ صرف چھونگلیونکو گدی سے لگا دے۔

بیان مسائل تیمم کا۔ تیمم مین تین فرض ہین۔ نیت کرنا۔ ایک ضرب مین دونون ہاتھون کو مٹی یا اور کسی گرد آلود چیز پر مار کر تمام چہرہ پر ملنا۔ دوسری ضرب مین کہنیون تک ہاتھون سے ملنا پہلے دایان ہاتھ ملے پھر بایان مع خلال اونگلیون اور ہلانے چھلے وغیرہ کے۔

بیان مسائل چاہ۔ اگر کنوئین مین نجاست گرے تو سب پانی کھینچا جائیگا۔ اگر آدمی یا بکری یا کتا یا جو جانور انکی برابر جثہ مین ہو کنوئین مین گر کر مرجاوے تو سب پانی کھینچا جاویگا چاہے پھولا پھٹا نہ ہو اگر کبوتر یا مرغی گر کر مرجاوے چالیس سے ساٹھ تک ڈول نکالے جاوین۔ اگر چڑیا یا چوہا گر کر

مرجاوے تو بیس۲۰ سے تیس۳۰ تک ڈول نکالے جاوین مگر تین۳ چوہے حکم ایک کبوتر کا رکھتے ہین۔ درصورت پھولنے اور پھٹنے کے چھوٹا اور بڑا جانور برابر ہے مثل چھپکلی بسبب آمیز ہونے غلاظت کے سب پانی نکالا جایگا۔ اگر فضلہ یا پیشاب جانور حلال یا حرام کا گرے سب پانی کھینچا جائیگا۔ اگر سب پانی کھینچنا غیر ممکن ہو تو بمقدار آب چاہ گڑہا کھود کر بھر دین یا دو۲ آدمی واقف کار اندازہ کر دین کہ اتنا پانی کھینچا جاوے۔ مبصر ایک ہی آدمی کافی ہے۔ ڈول متوسط ہو۔ جسمین بوزن ہندی دو سیر پانی آوے۔ اگر بڑا ہو تو اسی حساب سے محسوب کیا جاوے۔ اگر کنوئین کے سوت جاری ہون تو حکم تمام پانی نکالنے کا کم سے کم تین۳۰۰ سو اور زیادہ سے زیادہ چار۴۰۰ سو ڈول پر ہوگا۔ اگر سوت جاری نہین ہین تو سب پانی کھینچنا واجب ہوگا۔ جھینگر۔ مکھی۔ مچھر۔ مچھلی۔ مینڈک کے مرنے سے کنوان ناپاک نہین ہوتا اگرچہ پھول پھٹ جاوین کیونکہ انمین خون سائل نہین ہے اگر کنوئین سے نجاست یا جانور مرا ہوا نکلے اور پھولا پھٹا نہ ہو تو ایک دن اور ایک رات کی نماز پھیری جاویگی۔ اگر پھولا پھٹا ہو تو تین دن رات کی +

بیان مسائل مسح موزہ۔ موزون پر مسح کرنا عورت اور مرد دونون کو جائز ہے اگر جنب نہ ہو۔ مسح اوسوقت جائز ہوگا جبکہ موزہ وضو کامل کے بعد پہنا گیا ہو اور بے وضو ہونا وضو کامل پر پہننے کے بعد واقع ہوا ہو۔ مقیم کو مسح کرنا جائز ہے وضو ٹوٹنے کے وقت سے ایک دن ایک رات تک اور مسافر کو تین دن اور تین رات تک۔ مسح کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونون ہاتھون کی تین تین انگلیان پانی سے تر کرکے موزون پر پانون کی اونگلیون کی طرف سے شروع کرکے پنڈلیون تک

کھینچے اور اُنگلیان کشادہ رہین لبستہ نہ ہون - اگر موزہ پاؤن کی چھوٹی تین اونگلیون کی برابر یا اس سے زیادہ پھٹا ہوا وسپر مسح جائز نہین ہے اور اگر کم پھٹا ہے تو جائز ہے - اگر موزہ کتنے ہی جگہ سے پھٹا ہے اور وہ سب بمقدار تین چھوٹی انگلیون پاؤن کے ہے تو اوسپر مسح جائز نہین ہے - موزہ چرمی کے اندر سوتی موزہ پہننا جائز نہین ہے - موزہ اتنا مضبوط ہو کہ تین کوس تک راستہ چلنے پر نہ پھٹے اور اگر پھٹ جائے اوسپر مسح درست نہین ہے - اگر نجاست غلیظہ موزہ پر کئی جگہ لگی ہے اور جمع کرنے سے ایک درم سے زائد ہے تو نماز اوسکی سے درست نہین ہے موزہ پاؤن سے نکلنے اور مسح کی مدت گذرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے -

بیان مسائل جبیرہ - پٹی پر مسح کرنا جائز ہے اگر وقت حدث کے باندھی ہو اور پٹی کا کھولنا بھی مسح کو باطل نہین کرتا ہے مگر جبکہ زخم اچھا ہو گیا ہو - اگر مسح کرنے پٹی سے خوف ضرر زخم کا ہے تو ترک مسح درست ہے - اگر اعضا مصلی کے اس قدر پھٹ گئے ہون کہ اون کے دھونے سے سخت عاجز ہو تو اون پر پانی بہانا درست ہے اور اگر پانی بھی نہ بہا سکے تو اوسکا مسح کرنا جائز ہے اور اگر مسح سے بھی معذور ہے تو اوتنی جگہ چھوڑ کر گرد اوس کے دھولے - پٹی کے مسح کے واسطے کوئی مدت مقرر نہین ہے جیسے کہ موزہ کے واسطے مدت مقرر ہے - اگر پٹی گر پڑے لیکن اچھے ہونے زخم کے بعد گرے تو اوس مقام کا دھونا واجب ہو گا اور اگر بغیر صحت زخم کے گرے تو مسح باطل نہ ہو گا بخلاف موزہ کے کہ اگر ایک بھی اوتارا دونون پاؤن کا دھونا واجب ہوا -

بیان مسائل حیض - تین خون خاص ہین عورتون کے ساتھ حیض اور

استحاضہ اور نفاس۔ حیض اوس خون کو کہتے ہین جس کو رحم عورت بالغہ کا
جھاڑتا ہے اور عورت بالغہ نو برس مین ہوتی ہے بغیر کسی بیماری کے اور سن نا امیدی
کو بھی نہ پہونچی ہووے تو جو خون رحم سے نہ ہوویگا حیض نہین اور اسی طرح جو
خون نو برس کے قبل آویگا اور ایسا ہی جو بیماری سے آویگا اور جو خون ہمیشہ جاری
ہے بعض خون حیض ہوویگا اور بعض بیماری سے۔ سن نا امیدی بعض کے نزدیک
ساٹھ برس ہین اور بعضون کے نزدیک پچپن برس اور یہی تجویز کیا ہے مشائخ
بخارا اور خوارزم نے واضح ہو کہ حالت حیض و نفاس مین نماز عورت کو معاف
ہے اور روزے رمضان کی قضا فرض ہے کیونکہ روزے معاف نہین ہین سبب
اسکا یہ ہے کہ جب حضرت حواؑ کو حیض آیا حضرت آدمؑ نے اِس حالت مین نماز کا
حکم رب العزت سے پوچھا حکم ہوا کہ نماز معاف کی گئی جب ماہ رمضان مین یہ حالت
واقع ہوئی حضرت آدمؑ نے اس مسئلہ کو نماز پر قیاس کیا اور اپنے قیاس سے حکم کیا
کہ شاید روزے بھی مثل نماز کے معاف ہون پس روزے بھی نہ رکھنا چاہئین چونکہ
اس مسئلہ کو حضرت آدمؑ نے جناب ایزد ذوالجلال مین عرض نہ کیا اس لئے روزے
معاف نہ ہوئے قضائے روزہ لازم آئی یہ روایت روضتہ الاحباب کی ہے۔
استحاضہ جو خون کہ تین دن تین رات سے کم ہووے یا دس روز سے زیادہ
ہووے یا نفاس کے چالیس روز سے زیادہ ہووے وہ استحاضہ ہے اسی طرح
جو خون کہ عورت کے حیض کی عادت سے زیادہ ہو اور دس دن سے بڑھ جاوے
یا نفاس کی عادت سے زیادہ ہو اور چالیس دن سے بڑھ جاوے وہ بھی استحاضہ
ہے مثلاً اوس کی عادت حیض کے سات دن تھے اور خون اوس نے بارہ دن تک

دیکھا پانچ دن استحاضہ کے ہین اور نفاس کی عادت تیس دن کی تھی اور خون اوس نے بچاس دن تک دیکھا بیس دن استحاضے کے ہین یہ حکم معتادہ کا ہے اور مبتدیہ کا خون اگر جاری رہا ہر مہینے اوس کے دس دن حیض کے ہونگے اور باقی استحاضہ اور پہلے نفاس مین اوسکا خون ہمیشہ جاری رہا چالیس دن نفاس کے گنے جائینگے اور باقی استحاضہ کے اور جو خون حاملہ دیکھے وہ بھی استحاضہ ہے معتادہ اوس عورت کو کہتے ہین جس کے حیض و نفاس کی تعداد ایام مقررہ ہو پس معتادہ کو چاہیئے کہ اگر اوس کا خون ایام معینہ سے زیادہ جاری رہا تو جتنے دن اوسکے حیض کے مقرر ہین نماز ترک کرے اپنی عادت کے مطابق اور بعد اوسکے غسل کرکے نماز پڑھے جب ایام حیض پھر آوین پھر نماز ترک کرے اسی طرح عادت کے موافق ہمیشہ کیا کرے مبتدیہ اوس عورت کو کہتے ہین جس کو شروع بلوغ سے حیض آوے اگر ہمیشہ جاری رہے تو دس دن حیض کے اور چالیس دن نفاس کے ہونگے باقی دن استحاضہ ہین۔ مستحاضہ عورت نماز بھی پڑھے روزے بھی رکھے اور وطی بھی اوس سے درست ہے چنانچہ اس بارہ مین بہت سے حدیثین وارد ہین۔ **نفاس**۔ نفاس اوس خون کو کہتے ہین جو بچہ جننے کے بعد آتا ہے اور اوسکی کم مدت کی حد نہین اور اکثر مدت اوسکی چالیس دن ہین۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ کہا اونہون نے نفاس والی عورتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین بعد نفاس کے چالیس۴۰ دن بیٹھتی تھین روایت کیا اسکو ابوداؤد اور احمد اور ابن ماجہ وغیرہم نے۔ اور ایک روایت مین ہے ابوداؤد کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم نکیا ساتھ قضا کرنے نمازون نفاس کے اور صحیح کیا اوسکو حاکم نے (فی شرح وقایہ)

بیان ارکان نماز کا جن کا یاد رکھنا ہر مصلی کو ضروریات سے ہے ۔ چونکہ فی زمانا اکثر مسلمان بھائی نماز تو پڑھتے ہین لیکن بسبب عدم وقفیت آداب و ارکان کے ایسی بری طرح سے ادا کرتے ہین جسکا عند اللہ کچھ اجر ہی نہین ۔

سبحانک اللّٰھم اوّل رکعت مین ایک مرتبہ پڑھنا سنّتِ موکّدہ ہے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

اعوذ باللہ اوّل رکعت مین ایک مرتبہ پڑھنا سنّت موکّدہ ہے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

بسم اللہ ہر رکعت کے شروع مین پڑھنا سنّت موکّدہ ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للہ ہر رکعت مین پڑھنا واجب ہے ترک ہونے سے سجدہ سہو لازم آتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

بعد ختم سورۂ فاتحہ آمین آہستہ سے پڑھنا سنّت موکّدہ ہے

آمین

ملانا دوسری سورۃ کا بقدر تین آیت کے واجب ہے

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ع — وَالْعَصْرِ ○ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ○ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ع — اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ○ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ع — قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ۵ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ع

رکوع میں تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ کلمات ذیل پڑھنا سنّت موکّدہ ہے

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ - سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ - سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

رکوع سے کھڑے ہوتے وقت سمع اللہ کہ سنّت موکّدہ ہے پڑھے اگر تنہا ہے ربنا لک الحمد بھی پڑھے کہ مستحب ہے۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ - رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

سجدہ میں کلمہ ذیل تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ پڑھنا سنّت موکّدہ ہے

عــه اگر امام ہو فقط سمع اللہ کہے اگر مقتدی ہو فقط ربنا لک الحمد آہستہ سے پڑھے اگر تنہا ہو ہر دو پڑھے ۱۲

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی[۵۱] - سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی - سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

التحیات دونون قاعدون مین پڑھنا واجب ہی ترک سے سجدہ سہو لازم ہی

اَلتَّحِیَّاتُ[۵۲] لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اخیر قاعدہ مین ہر دو درود ذیل کا پڑھنا سنت موکدہ ہے

اَللّٰھُمَّ[۵۳] صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ - اَللّٰھُمَّ[۵۴] بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

درود کے پیچھے دعاء ذیل پڑھنی سنت موکدہ ہے

اَللّٰھُمَّ[۵۵] اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

جسے یہ دعا یاد نہ ہوسکے تو اوس کو یہ آیۃ ضرور ہی سکھادے

ترک سنت موکدہ ازبس مذموم ہے

[۵۱] یعنی پاکی ہے پروردگار میرا کو بہت برتر ہی ۱۲

[۵۲] یعنی سب بندگیان زبان کی اللہ کو ہین اور سب بندگیان بدن کی اور سب بندگیان مال پاک کی سلام تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور خوبیان اوسکی سلام ہمپر اور جتنے بندے اللہ کے نیک ہین سب پر گواہ ہوں مین اس بات کا کہ کسی کی بندگی نہین ہے سوا اللہ کے اور گواہ ہون مین اسکا کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا ۱۲

[۵۳] یعنی اے خدا رحمت خاص بھیج تو اوپر محمد اور اوپر آل محمد کے جیسے رحمت خاص کہ بھیجی تو نے اوپر ابراہیم اور اوپر آل ابراہیم کے تحقیق تو سراہا گیا ہی بزرگی والا

[۵۴] یعنی اے خدا برکت بھیج تو اوپر محمد اور اوپر آل محمد کے جیسے کہ برکت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم اور اوپر آل ابراہیم کے سو تحقیق تو سراہا گیا ہی بزرگی والا ۱۲

[۵۵] یعنی اے اللہ تحقیق پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے عذاب دوزخ کے سے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے عذاب قبر کے سے اور پناہ مانگتا ہون مین فتنہ مسیح دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون مین فتنہ جینے اور مرنے کے سے اے اللہ تحقیق پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے گناہ اور تاوان سے ۱۲

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

تیسری رکعت وتر مین دعاء قنوت ذیل پڑھنا واجب ہی ترک سے سجدہ سہو لازم آتا ہے جسکو یاد نہو سکے اوسکو ربنا اتنا ہی پڑھنا کافی ہے

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

در المختار مین ہے کہ ذیل کی درود قنوت کے بعد پڑھنا مستحب ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

درمیان دونون سجدون کے یہ دعا پڑھنا مستحب ہی

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَارْفَعْنِي وَاجْبُرْنِي

جب طالب کو نماز یاد ہو جاوے تو ذیل کے مسائل بھی ضرور ہی سکھا دئے جائین

اوقات نماز

فجر جب روشنی پھیل جاوے تا وقتیکہ کنارہ آفتاب کا ظاہر نہو۔ ظہر جاڑون مین اوّل وقت اور گرمیون مین ٹھنڈے وقت پڑھے۔ عصر مین تاخیر ہو یہان تک کہ

آفتاب کا رنگ متغیر نہ ہونے پاوے اور ابر مین تعجیل چاہئے مغرب مین ہمیشہ جلدی ہو جبس دم سیاہی مشرق سے ظاہر ہو مگر بروز ابر دیر کیجائے۔ عشا ہمیشہ تہائی رات گئے ہو تا کہ لوگون کے آرام مین خلل نہ واقع ہو۔ اور طلوع و غروب کے وقت بھی نماز منع ہے اِس وقت سجدۂ تلاوت بھی نہ چاہئے۔

فرض نماز مین تیرہ ۱۳ ہین

چھ ۶ اندر کے۔ تکبیر تحریمہ ۱۔ قیام کرنا ۲۔ قرأت قرآن ۳۔ رکوع کرنا ۴۔ دو سجدے کرنا ۵ پیشانی و ناک سے۔ قعدۂ اخیرہ نماز کا ۶

سات ۷ باہر کے۔ پاک رکھنا بدن کا ۱۔ پاک رکھنا کپڑے کا ۲۔ پاک رکھنا جا نماز کا ۳۔ ستر عورت ۴ یعنی ناف سے اوپر اور گھٹنون سے نیچے تک بدن کا ڈھانکنا مرد کے واسطے اور عورت کے واسطے سوا ے چہرہ اور ہتیلیون کے تمام بدن کا ڈھانکنا اگر چوتھائی عضو کھل جاوے نماز ٹوٹ جائے۔ وقت پر نماز پڑھنی ۵۔ قبلہ رو کھڑے ہونا ۶۔ نیّت نماز کی کرنا ۷ کہ کس وقت کی پڑھتا ہے۔

واجب نماز مین چودہ ۱۴ ہین

تمام الحمد پڑھنا ۱۔ دوسری سورۃ بقدر تین آیت ملانا ۲۔ تعدیل ارکان ۳ یعنی بعد رکوع و درمیان سجدون کے کسی قدر توقف کرنا۔ بعد رکوع ۴ سیدھا کھڑا ہونا۔ ایک سجدہ ۵ کے بعد کسی قدر توقف کر کے دوسرا سجدہ کرنا۔ قعدۂ اولی ۶ درمیان مین التحیات کے واسطے بیٹھنا۔ دونون ۷ قاعدون مین التحیات پڑھنا۔ جہر ۸ کی جگہ جہر سے اور

سر کی جگہ سر سے پڑھنا۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ آخر نماز مین پڑھنا۔ دعاء قنوت وتر مین پڑھنی۔ چھہ چھہ تکبیرین دونون عیدون کی۔ چار رکعت فرض مین اوّل کی دو رکعت کو قرائت کے واسطے مقرر کرنا۔ ترتیب فرض کو نگاہ رکھنا۔ ترتیب واجب کا خیال کرنا۔

سنّت مؤکدہ نماز مین بارہ ہین

شروع نماز مین دونون ہاتھ کانون تک اوٹھانا۔ دونون ہاتھ زیر ناف باندھنا۔ سبحانک اللّٰھم پڑھنا۔ اعوذ باللہ پڑھنا۔ بسم اللہ پڑھنا۔ اوٹھتے بیٹھتے اللہ اکبر کہنا۔ رکوع مین تین بار یا پانچ بار یا سات بار سبحان ربی العظیم کہنا۔ بعد رکوع سمع اللہ لمن حمدہ امام کو پڑھنا اگر مقتدی ہے ربنا لک الحمد پڑھے تنہا دونون پڑھے یعنی سمع اللہ و ربنا لک الحمد۔ سجدون مین تین بار یا پانچ بار یا سات بار سبحان ربی الاعلیٰ کہے۔ بعد التحیات کے درود پڑھنا۔ درود کے بعد دعا پڑھنی۔ الحمد کے بعد آہستہ سے آمین کہنا۔

سجدہ سہو کا

سجدہ سہو اوسکو کہتے ہین جو اخیر قعدہ کے تشہد کے بعد واسطے تاخیر فرض اور ترک واجب کے دو سجدے کئے جاتے ہین اگرچہ چند مرتبہ تاخیر فرض واقع ہو یا ترک واجب ہو مگر سجدہ سہو ایک ہی مرتبہ لازم آتا ہے اگر امام ہو ایک جانب بعد تشہد سلام دیکر دو سجدے کرے اگر تنہا نماز پڑھتا ہے یا مسبوق ہے تو وہ

دونون جانب سلام دیکر دو سجدے کرے اگر بغیر سلام کے سجدہ سہو کیا تو بھی روا ہے جب بعد تشہد کے سجدہ سہو کر چکے پھر تشہد اور درود اور دعا پڑھ کے سلام پھیرے۔ اگر سنّت موکّدہ ترک ہو تو اوس مین سجدہ سہو کا لازم نہین آتا لیکن ایسی نماز کا پھیر لینا اولیٰ ہے اس لئے کہ تارک سنّت موکّدہ پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا عتاب ہوگا والعوذ باللہ منہا۔

مفسدات نماز

چلّا کر رونا مگر آہستہ رونا ذکر قبر۔ حشر۔ دوزخ۔ جنّت سے مفسد نماز نہین بلکہ مکروہ بھی نہین۔ ہنسنا۔ اُوہ آہ کرنا۔ کھانا۔ پینا۔ سونا بیخبر۔ نماز سے باہر والے کا لقمہ لینا۔ اُخ اُخ کھانسنا۔ کسی کی چھینک پر یرحمکم اللہ کہنا۔ قرآن غلط پڑھنا۔ قبلہ سے پھرنا۔ نجس جگہ پر نماز پڑھنا یا سجدہ کرنا۔ فرض یا واجب ترک کرنا۔ قرآن دیکھکر پڑھنا۔ امام سے پہلے قیام وقعود ورکوع وسجود کرنا۔ فعل کثیر یعنی دونون ہاتھون سے کوئی کام کرنا۔ سجدہ مین دونون پاؤن زمین سے اُٹھانا۔ کسی کے سلام کا جواب وغیرہ دینا۔

مکروہات نماز

حرکت کرنا نماز مین۔ ادھر اودھر دیکھنا۔ ماتھے کی مٹّی پونچھنا۔ بند باندھنا اگر ایک ہاتھ سے باندھا مکروہ ہے اور اگر دونون ہاتھون سے باندھا تو مفسد نماز ہے بسبب فعل کثیر کے۔ دامن سمیٹنا۔ سر پر جوڑا باندھنا۔ ننگے سر نماز پڑھنا اگر ٹوپی گرے تو

ایک ہاتھ سے اوٹھا کر رکھ لے- آسمان کی طرف دیکھنا- جمائی لینا- انگڑائی توڑنا- سجدہ مین کہنیان زمین پر ٹیکنی- ران سے ران ملانی- مرد کو ریشمی یا سرخ و زرد کپڑے پہننا- تصویر دار کپڑے سے نماز پڑھنی- نمازی کے آگے سے نکلنا- بغیر آڑ کے راستہ مین نماز پڑھنی اگر ایسا ہی موقع ہو تو ہاتھ بھر کی لکڑی روبرو کھڑی کر لے کھانسنا- کھنکارنا- حالت بھوک مین جبکہ کھانا تیار ہو اور وقت بھی تنگ نہوا ہو- حاجت پاخانہ و پیشاب وغیرہ مین نماز مکروہ ہے چاہئے کہ اطمینان سے پڑھے-

سترہ

مراد سترہ سے یہان وہ چیز ہے کہ نمازی کے آگے کھڑی کیجاوے مانند دیوار یا ستون یا لکڑی وغیرہ کے تا جگہ سجود کی بسبب اوس کے متمیز ہو اور گذرنیوالا آگے اوسکے سے گنہگار نہ ہووے اور درازی اوسکی کم ایک ہاتھ سے نہ ہو اور موٹائی اوسکی کم ایک انگشت سے نہ ہو اور سترہ امام کا سترہ مقتدیون کا ہے یعنی اگر امام کے آگے سترہ ہو تو مقتدیون کے آگے سے گذرنا جائز ہے اگرچہ اونکے آگے کوئی چیز حائل نہ ہو اور سترہ کے درے سے گذرنا جائز نہین مگر یہ کہ پاوے آنے والا فرجہ یعنی خالی جگہ صف پہلی مین تو جائز ہے اوسکو یہ کہ گذرے آگے صف دوسری سے کیونکہ دوسری صف والون کا قصور ہے کہ آگے نہ بڑھے- اگرچہ سترہ کے بارے مین بکثرت حدیثین ہین مگر بضرورت ایک حدیث پر اکتفا کی گئی عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِ

مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے طلحہؓ بن عبید اللہ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ رکھے ایک تمھارا آگے اپنے
سترہ مانند پچھلی لکڑی کجاوہ کے پس نماز پڑھے اور نہ پروا کرے جو کوئی گذرے پرے
اوسکے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی پروا نہ کرے نمازی گذرنا کسی کا اسکی
نماز کے خشوع کو قطع نہین کرنے کا یا معنی یہ ہین کہ پروا نہ کرے گزرنے والا
کیونکہ اس احتیاط سے گنہگار نہین ہونیکا گذرنے سے جبکہ سترہ درمیان مین حائل ہے

آداب مسجد

مسجد مین دنیا کا کلام کرنا۔ بال کاڑھنا۔ اندر سونا منع ہے مگر حالت اعتکاف مین
منع نہین۔ داخل ہوتے وقت دایان پانون مسجد مین رکھے اور پڑھے اَللّٰھُمَّ
افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پھر مسجد کے حاضرین کو السلام علیکم کہے اور اگر
وضو نہ ہو تو بعد وضو کے دو رکعت تحیت وضو اور دو رکعت تحیت مسجد پڑھے۔
جب مسجد سے باہر نکلے نمازیون کو السلام علیکم کرکے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ
فَضْلِكَ پڑھے اور بایان پانون باہر رکھے اور خیال کرے کہ دوسرے وقت کی
نماز کو پھر آؤنگا۔ اِس سے زیادہ جس کسی کو مسائل کی ضرورت ہو وہ کتب فقہ کی
طرف رجوع کرے وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

نماز جمعہ ہر مسلمان پر واجب ہی منکر اسکا کافر ہے

جمعہ کے واجب ہونے کے واسطے کئی شرطین ہین پہلی شہر مین مقیم ہونا مسافر پر

جمعه واجب نہین - دوسری تندرست ہونا بیمار پر جمعه واجب نہین - تیسری آزاد ہونا غلام پر جمعه واجب نہین - چوتھی مرد ہونا عورت پر جمعه واجب نہین - پانچوین بالغ ہونا لڑکے پر جمعه واجب نہین - چھٹی عاقل ہونا دیوانه پر جمعه واجب نہین - ساتوین آنکھ کا سلامت ہونا اندھے پر جمعه واجب نہین - آٹھوین پانون کا سلامت ہونا لنگڑے پر جمعه واجب نہین - اور اگر وہ شخص جسپر جمعه واجب نہین جمعه مین حاضر ہووے اور جمعه ادا کرے تو درست ہے ظہر کا فرض اوسکا ادا ہو جائیگا اور جمعه کے ادا کے واسطے بھی شرط ہے شہر ہو خواہ شہر کا کنارہ اگر کوئی شخص سستی و کاہلی سے تین جمعه ترک کرے گا الله تعالےٰ کی رحمت سے محروم رہیگا اور اوسکا نور ایمان کم ہو جاویگا اور آثار کفر اوس کے دل مین پیدا ہو جاوینگے نعوذ بالله منہا جمعه کے دن غسل کرنا سنت ہے وقت جمعه کا بعد زوال آفتاب کے ہے یعنی جو وقت ظہر کا ہے وہی جمعه کا ہے تاکید واجب ہونے جمعه کی قرآن و حدیث و اجماع سے ثابت ہے چنانچه فرمایا الله تعالےٰ نے وَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ یعنی جب پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعه کے تو دوڑو واسطے ذکر خداے تعالیٰ کے اور حضرت رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَةٍ اِلَّا اَرْبَعَةً عَبْدٌ مَمْلُوْكٌ اَوِ امْرَأَةٌ اَوْ صَبِیٌّ اَوْ مَرِیْضٌ یعنی جمعه حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت سے مگر چار شخص پر غلام اور لڑکا اور عورت اور بیمار پر روایت کیا اوسکو ابو داؤد نے -

نماز مسبوق

اگر امام نے مسبوق کو خلیفه کیا درست ہے مسبوق نماز کو تمام کرے اور مدرک کو

خلیفہ کرے تاکہ وہ سلام پھیرے اور مسبوق باقی نماز اپنی پڑھ لے۔ مسبوق اوس کو کہتے ہین جو بعد ایک رکعت یا دو رکعت یا زیادہ کے جماعت مین شریک ہوا ہو اور ساری نماز اوس نے امام کے ساتھ نہ پائی ہو اور مدرک اوسکو کہتے ہین جس نے ساری نماز امام کے ساتھ پڑھی ہو تو مطلب اسکا یہ ہے کہ مسبوق تو سلام پھیر نہین سکتا کیونکہ اوسکی نماز ابھی باقی ہے اور مقتدیون کی نماز ختم ہو چکی اسواسطے لابد وہ کسی مدرک کو جو اشارہ یا تسبیح مسبوق سے مطلب سمجھ جائے خلیفہ کر دے کہ مقتدیون کے ساتھ سلام پھیرے۔ جب مسبوق نماز جماعت امام کو تمام کر چکا ہو پھر اوس کو حدث ہوا یا کوئی اور عمل منافی صلوٰۃ اوس نے کیا مانند قہقہہ اور کلام یا مسجد سے نکلنے کے فاسد ہو جاوے گی نماز اوس کی اور پہلے امام کی جس نے مسبوق کو خلیفہ کیا تھا مگر جب پہلا امام فارغ ہو جاوے جیسے اوس نے وضو کیا اور پایا خلیفہ کو اس طرح پر کہ کچھ نماز اوسکی نہ گئی ہو اور تمام کر لی اوس نے نماز پیچھے خلیفہ کے اور مقتدیون کی نماز کسی صورت مین فاسد نہ ہو گی کیونکہ وہ اپنی نماز تمام کر چکے اولیٰ یہ ہے کہ امام مسبوق کو خلیفہ نہ کرے اگر کیا تو جائز ہے لیکن لاحق کا خلیفہ ہونا اولیٰ ہے لاحق اوسکو کہتے ہین جو شروع نماز سے امام کا شریک ہو۔

نماز مین حدث ہونا

اگر امام کو حدث واقع ہو تو مقتدیون مین سے کسی نمازی کو اپنا خلیفہ مقرر کرے اور اونگلیون سے اشارہ کر دے کہ اتنی رکعت باقی ہین آپ جا کر وضو کرے پھر مقتدیون کی صف مین شریک ہو جاوے اگر مقتدی سے حدث صادر ہوا لازم ہے کہ وضو کرے

اور اپنی جگہ پر کھڑا ہو کر پہلے بغیر قرأت کے اوتنی نماز جو امام پڑھ چکا ہے ادا کر لے بعد اوسکے امام کا شریک ہو کر باقی نماز پوری کرے اگر امام نماز تمام کر چکا ہے تو مقتدی مختار ہے خواہ اپنی جگہ پر باقی نماز پوری کرے خواہ دوسری جگہ پڑھ لے اگر قصداً حدث کرے نماز مطلقاً فاسد ہو اور بنا اوسپر لازم نہین چاہیئے کہ از سر نو نماز پڑھے۔

نماز عیدین امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب ہے اور علماء کے نزدیک سنّت موکّدہ

عید الفطر کے روز سنت ہے غسل کرنا مسواک کرنا سرمہ لگانا اچھے کپڑے پہننا خوشبو لگانا پہلے نماز سے کچھ کھانا صدقہ فطر دینا بشرطیکہ صاحب نصاب ہو واجب ہے۔ عیدگاہ تک آہستہ آہستہ تکبیر کہتا جاوے مگر عیدگاہ مین پہونچکر تکبیر موقوف کرے اور عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھے مثل نوافل و اشراق و چاشت اور لوٹتے وقت دوسرے راستہ سے آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا گھر آوے۔ اور اگر عید اضحیٰ ہے تو کسی قدر آواز سے تکبیر کہتا جاوے تکبیر یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عید کی نماز کا وقت اشراق سے قبل از زوال آفتاب تک ہے طریق نماز کا یہ ہے نیّت کر کے تکبیر تحریمہ کے بعد ہاتھ باندھکر سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ پڑھے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر کانون تک ہاتھ لیجا کر چھوڑ دے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر کانون تک ہاتھ لیجا کر چھوڑ دے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر کانون تک ہاتھ لیجا کر ہاتھ باندھ لے دوسری رکعت مین جب قرأت ختم ہو چکے بدستور سابق تین بار تکبیر کہکر کانون تک ہاتھ لیجا کر چھوڑ دے پھر چوتھی مرتبہ تکبیر کہکے

بغیر اوٹھانے ہاتھ کے رکوع کرے جب نماز سے فارغ ہو خطبہ سُنے اگر آواز خطیب کی نہ آتی ہو تو بھی خاموش بیٹھا رہے جب خطبہ ہو چکے دعا مانگ کر گھر آوے۔ اگر نماز عید اضحیٰ ہے تو پہلے نماز سے کچھ نہ کھاوے بعد نماز کے اپنی قربانی سے کھاوے جانور قربانی کا فربہ بے عیب ہو دعا قربانی کی یہ ہے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ○ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ○ اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ یعنی تحقیق مین مُنہ کرتا ہون مین مُنہ اپنا اوس شخص کی طرف جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو اوپر طریقہ ابراہیم کے درانحالیکہ یکطرف ہو اور نہین ہم شرک کرنے والون مین سے تحقیق نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے اللہ کے ہے جو پروردگار جہان والون کا ہے نہین شریک واسطے اوسکے اور ساتھ اسکے حکم کیا گیا مین اور اسلام لانے والون مین سے اے اللہ تجھ سے ہے اور واسطے تیرے ہے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کے جو بہت ہی بڑا ہی

صدقۂ فطر

صدقہ فطر کا گیہوں یا اوسکے آٹے یا ستو یا سوکھے انگور سے آدھا صاع ہے اور جو یا خرما سے ایک صاع ہے اور صاع وہ پیمانہ ہے جسمین آٹھ رطل ماش یا مسور سماوے پس وزن ایک رطل کا برابر چھتیس روپیہ سکہ دہلی کے ہے اور وزن صاع کا پونے چار سیر سے کسی قدر زاید ہوتا ہے احتیاط اسمین ہے کہ فی کس دو سیر

گندم صدقہ دے بحساب نصف صاع صاحب در مختار نے کہا قیمت دینا ارزانی مین بہتر ہے اور گرانی و قحط مین غلہ دینا بہتر ہے اور بوزن لکھنؤ نصف صاع ڈیڑھ سیر آدھی چھٹانک ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے پس اِس حساب سے بھی احتیاط اولیٰ لازم ہے۔ ترجمہ شرح وقایہ مین ہے اگر صدقہ فطر مین دو سیر گیہون دیدے بغیر اسکے کہ گیہون کو پیمانہ مین ناپے درست ہے اور گیہون دینا مستحب ہے جہان کہ چیزون کو گیہون سے خریدتے ہین اور صدقہ فطر کا واجب ہے اوس شخص پر جو حر یعنی آزاد ہو اور مسلمان ہو اور مالک نصاب ہو کہ زیادہ ہو حاجت اصلی سے تو سونے اور چاندی اور مال تجارت مین صدقہ واجب ہے اگرچہ پورا سال نہ گزرا ہو اور صدقہ دینا اپنے چھوٹے لڑکون کی طرف سے اگر فقیر ہون اور اپنے غلام اور لونڈی کی طرف سے جو خدمت کے واسطے ہین اگرچہ مدبر یا کافر یا ام ولد ہو واجب ہے اور صدقہ فطر کا سہو یا تاخیر سے ساقط نہین ہوتا۔

نماز تہجّد سنّت ہے

حضرت رسول خدا صلعم نے کبھی نماز تہجد کی ترک نہین کی اگر احیاناً ترک بھی ہو گئی تو دن مین اوس کی قضا فرماتے تھے تہجد کی نماز کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہین فرمایا حضرت رسول خدا صلعم نے کہ یہ طریقہ اچھے لوگون کا ہے اور اس سے قرب خدا حاصل ہوتا ہے مراد اچھے لوگون سے انبیاؑ اور اولیا ہین جو ایک رکوع یا ایک سجدہ مین رات گذارتے تھے اور رات کے بڑے ہونے کی تمنا کرتے تھے دیندار کو لازم ہے کہ اِس نماز کو ہمیشہ صدق دل سے ادا کرے

خصوصاً ماہِ رمضان مبارک مین کہ پچھلے وقت ایک تھوڑی سی محنت گوارا کرنے سے بہت بڑی نعمت عظمیٰ ہاتھ لگتی ہے اور چہرہ کا نور بڑھاتی ہے قرآن زیادہ پڑھنا اولیٰ ہے لیکن چھوٹی سورتین بھی پڑھنے کا اختیار ہے ورنہ قل ہو اللہ اس طور سے پڑھے کہ پہلی رکعت مین ایک بار اور دوسری رکعت مین دو بار اور تیسری رکعت مین تین بار علیٰ ہذا بارہ تک پڑھے غرضکہ قرآن اوس قدر پڑھے کہ جس سے مداومت تہجد کی قائم رہے ایسا نہ ہو کہ تکلیف سے سُست پڑ جاوے وقت تہجد کا صبح کاذب تک ہے اور جو لوگ صبح صادق مین پڑھتے ہین وہ ہرگز نماز تہجد نہین بلکہ دین مین زیادتی ہے تہجد گذار کو ضرور اس کا خیال چاہئے۔

نماز تراویح سنّت موکّدہ ہے

واضح ہو کہ نماز تراویح سنّت موکّدہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی پڑھی اور اپنے اصحابؓ کو بھی اس کے پڑھنے کا حکم دیا یہانتک کہ بھر گئی مسجد اندر اور باہر سے پھر چھوڑ دیا آنحضرت صلعم نے نماز تراویح کو چند بار اور فرمایا کہ اگر ہر روز پڑھون مین اس کو تو ڈرتا ہون کہ فرض نہ ہو جائے یہ نماز تم پر اور ہر روز پڑھی گئی یہ نماز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص ترک کریگا آنحضرت صلعم کی اس سنت کو تو البتہ مین اوس کا تدارک کرونگا اور روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے ہین کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ گرد عرش ایک جگہ نور کی ہے جسکا نام خطیرۃ المقدس ہے اوس جگہ سے اللہ تعالےٰ دیکھتا ہے اپنے اون بندون کو جو تراویح پڑھتے ہین

اور روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت علیؓ کرم اللہ وجہ مسجد مین
تشریف لے گئے وَهِيَ تَزْهَرُ بِالْقَنَادِيلِ وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ التَّرَاوِيحَ فَقَالَ
عَلِيٌّ نَوَّرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْرَ عُمَرَ كَمَا نَوَّرَ مَسَاجِدَ اللّٰهِ۔ یعنی اور وہ
مسجد روشن تھی قندیلون سے اور کثرت سے لوگ نماز پڑھتے تھے پس فرمایا حضرت علیؓ نے
کہ روشن کرے اللہ تعالےٰ قبر حضرت عمرؓ کو جیسے کہ اونہون نے روشن کین مسجدین اللہ کی
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی قیام کرے رمضان مین ثواب سمجھ کے
یعنی نماز تراویح ادا کرے بخشے جائینگے سب گناہ اوس کے جو اوس نے اِس سے
پہلے کئے۔ خلاصہ یہ کہ فضائل تراویح کے بکثرت ہین ہر مسلمان کو چاہئے کہ صدق دل سے
تراویح پڑھے اور اللہ تعالیٰ کی مسجدون کو تا امکان روشنی سے زینت دے کیونکہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص آراستہ کرے مسجدون کو قندیلون اور
روشنی سے رمضان کے مہینے مین بخشش مانگتے ہین اوسکے لئے فرشتے اور رحمت خدا
کی ہوتی ہے اوسپر اب تراویح کا بیان سنئے کہ وہ بیس رکعتین ہین بعد فرض و
سنت عشا کے اور وتر کے پہلے۔ رمضان کی چاند رات سے آخر ماہ تک جماعت کے
ساتھ اور بغیر جماعت کے بھی مردون اور عورتون دونون کے واسطے سنت موکدہ ہین
پس جب چاہے کہ تراویح ادا کرے تو بیس رکعتین دس سلام سے پڑھے یعنی دو رکعت
کی نیت باندھے اور تمام کرکے دونون طرف سلام پھیرے اور چار رکعت کے بعد
بمقدار وقفہ چار ہی رکعت کے بیٹھ جائے اور تین بار اللہ پاک کی تسبیح کرے وہ تسبیح
یہ ہے سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ
وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي

لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ یعنی پاک ہے صاحب ملک اور ملکوت کا پاک ہے صاحب عزت اور ہیبت اور قدرت اور بزرگی اور بزرگی کا پاک ہے بادشاہ زندہ ہے وہ شخص کہ نہین سوتا ہے اور نہین مرتا ہے ہمیشہ ہمیشہ تسبیح کیا گیا ہے پاک ہے رب ہمارا اور رب تمام فرشتون اور روح کا - اسی طرح پر بیسؔ رکعت تراویح ختم کرے بعد ازان تین رکعت نماز وتر جماعت کے ساتھ ادا کرے سواے رمضان شریف کے نماز وتر کی جماعت سے درست نہین - مسنون ہے اوّل رکعت وتر مین سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ اور دوم رکعت مین سورۂ كٰفِرُوْنَ اور سوم رکعت مین سورۂ اخلاص پڑھنا - ہمیشہ کلام مجید ترتیل سے پڑھنا درست ہے جلدی پڑھنا مکروہ ہے حفّاظ جلد باز کو خدا سے ڈرنا چاہیے ورنہ مخالفت ترتیل کی قیامت کے دن اونکی وبال جان ہوگی اگر تراویح کی نیت دوؔ دوؔ رکعت کی کی اولیٰ ہے اور اگر چار رکعت اور چار سے زیادہ کی نیت کی تو بھی جائز ہے - چونکہ رمضان شریف مین رویت ہلال اور نیز اعتکاف و لیلۃ القدر کی اکثر ضرورت ہوتی ہے لہذا بقدر حاجت ہر ایک کا ذیل مین مذکور ہوا

رویت ہلال

مسلمانون کو واجب ہے کہ تلاش کرین رمضان کے چاند کو اونتیسوین تاریخ شعبان کے وقت غروب سے پس اگر دیکھین چاند روزہ رکھین صبح سے اور اگر ابر یا غبار ہو آسمان پر تو تیسؔ دن شعبان کے پورے کرکے روزہ رکھین اور ایسے ہی لائق ہے یہ کہ ڈھونڈین ہلال شعبان کو بھی تاکہ رمضان کا حساب صحیح رہے اور جو لوگ علم نجوم

رکھتے ہین اونکا قول اسمین کچھ بھی معتبر نہین اگرچہ دانا اور ثقہ ہون نہین جائز منجم کو
کہ عمل کرے اپنے حساب پر اگر ہو آسمان پر علت یعنی ابر یا غبار وغیرہ تو گواہی ایک
کی رمضان کے چاند پر مقبول ہے جبکہ ہو عدل[عہ] مسلمان عاقل بالغ حر ہو یا غلام مرد
ہو یا عورت اسی طرح تلاش کرین شوال کے چاند کو اونتیسوین تاریخ رمضان کے پس
جو کوئی اکیلا دیکھے افطار نکرے عمل کرنے کر ساتھ احتیاط کے عبادت مین پھر اگر افطار
کرے قضا کرے کفارہ لازم نہین - ایک شخص نے دیکھا چاند عید کا اور گواہی دی اور
نہ قبول کی گئی گواہی اوس کی تو لازم ہے اوسپر یہ کہ روزہ رکھے اگر افطار کیا لازم ہوگی
اوسپر قضا نہ کفارہ - اگر چاند شوال کا فقط امام ہی نے دیکھا یا قاضی نے تو نہ نکلے
طرف عیدگاہ کے یعنی نماز کے لئے اور نہ حکم کرے لوگون کو نکلنے کا اور نہ افطار کرے
پوشیدہ اور نہ ظاہر اگر ہو آسمان مین علت نہ قبول کیجاوے مگر گواہی دو مردون
کی یا ایک مرد اور دو عورتون کی اور شرط ہے اسمین حریت یعنی آزادی اور شہادت کا
اگر خبر دین دو مرد شوال کے چاند مین بیچ سواد کے یعنی دیہات کے اس حال مین کہ
آسمان پر ابر وغیرہ ہے اور نہین ہے اوسمین حاکم اور نہ قاضی تو مضائقہ نہین وہان کے
لوگون کو یہ کہ افطار کرین لیکن شرط کی گئی ہے عدالت اسمین اور نہین شرط کیا گیا ہے
دعوی اگر ہو آسمان صاف تو نہین قبول کیا جاویگا مگر قول جماعت کا جیسا کہ حکم ہے
ہلال رمضان کا اور کہا شیخ الاسلام نے کہ شہادت دو کی بھی قبول کیجاوے گی
جبکہ آئے ہون اور کسی مقام سے اور عید اضحی مانند عید فطر کے ہے ظاہر الروایۃ
مین اور یہی بہت صحیح ہے اور ایسے ہی سوائے ان دونون چاندون کے اور چاندون
کا بھی حکم ہے کہ نہین قبول کیجاویگی اونہین مگر گواہی دو مردون کی یا ایک مرد

[عہ] عدل وہ ہے کہ بچتا ہو کبائر سے اور اصرار نہ کرے صغیرہ پر اور غالب ہون اعمال اچھے اوسکے یعنی حسنات اوسکے صغائر پر در المختار ١٢

اور دو عورتون کی کہ عادل اور حر ہون بشرطیکہ حدنہ لگی ہو اونکو اور گواہی فاسق کی معتبر نہین ہے اور اسی طرح گواہی مراہق یعنی قریب البلوغ کی بھی نامقبول ہے یہ چند مسائل رویت کے عالمگیری مین ہین

دعا ہر ماہ نو جب مسلمانون کو رویت ہو یعنی غرہ کا چاند دیکھین اوس وقت تین بار پڑھین رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ بعد اس کے ایک بار پڑھین اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ وَخَلَقَكَ وَصَوَّرَنِيْ وَصَوَّرَكَ وَقَدَّرَ لَكَ مَنَازِلَ وَجَعَلَكَ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَالْحِفْظِ لِمَا تَسْخَطُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَهْرَ بَرَكَةٍ وَاَجْرٍ وَنُوْرٍ وَرُوْحٍ وَمُعَافَاتٍ اَللّٰهُمَّ قَاسِمَ الْخَيْرِ بَيْنَ عِبَادِكَ اَقْسِمْ لَنَا فِيْهِ مِنْ خَيْرِ مَا تَقْسِمُهٗ بَيْنَ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ یہ پڑھتا جائے اور آنکھ چاند کی طرف لگائے رہے یہان تک کہ تمام سورۂ ملک ایک مرتبہ پڑھ لے انشاء اللہ تمام ماہ خیریت سے گذرے۔ و نیز سورۂ فاتحہ تینتیس ۳۳ مرتبہ اور سورۂ اخلاص تینتیس ۳۳ مرتبہ اور کلمۂ طیب تینتیس ۳۳ مرتبہ اور درود شریف تینتیس ۳۳ مرتبہ اور تمام سورۂ یٰس ایک مرتبہ پڑھے بعون اللہ تمام ماہ بخوشی و خورمی گذرے اور اسکا ثواب بیحساب پاوے۔ یہ مضمون زبدۃ السالکین مین سے بضرورت نقل کیا۔

تنبیہ بعض لوگ اسکے خلاف زرو آئینہ و دختر وغیرہ ہر ماہ مین دیکھا کرتے ہین وہ ظنی علم والون کا خیال ہے۔ اوسکا شریعت و طریقت اسلام مین کچھ بھی اثر نہین ہے

مسلمانون کو لازم ہے ایسے خیالی وظنی وقیاسی باتون سے پرہیز کرنا۔

اعتکاف

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ مَا قُمْتُمْ بِهٖ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے زیدؓ بن ثابت سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنایا حجرہ مسجد مین بوریے کا پس نماز پڑھی اوسمین یعنی نوافل سوائے تراویح کے کئی راتین یعنی رمضان مین یہان تک کہ جمع ہوئے حضرتؐ کے پاس لوگ یعنی نکلتے تھے آنحضرتؐ حجرے سے اور نماز پڑھتے تھے جماعت کے فرائض و تراویح یہانتک کہ جمع ہوئے لوگ پھر نہ پائی آواز یعنی آہٹ حضرتؐ کی ایک رات یعنی بسبب اسکے کہ داخل ہوئے حجرے مین بعد پڑھنے فرضون کے اور نہ نکلے طرف اون کے بعد تھوڑی دیر کے جیسے کہ عادت حضرتؐ کی تھی اور گمان کیا لوگون نے کہ تحقیق حضرت سو رہے ہے پھر شروع کیا بعض اونکے نے کھنکارنا تاکہ نکلین حضرتؐ طرف اونکے یعنی نماز تراویح کے لئے جیسے کہ نکلتے تھے راتون گذشتہ مین پس فرمایا حضرتؐ نے یعنی حجرے مین سے یا نکلے حجرے سے اور فرمایا کہ ہمیشہ رہے ساتھ تمھارے

وہ چیز کہ دیکھی ہین نے کار تمھارے سے یعنی شدت حرص کی اور پڑھنے نماز تراویح
کی جماعت سے یہان تک کہ خوف کیا مین نے یہ کہ فرض کیجاوے تم پر یعنی اگر مین
ہمیشہ پڑھتا تراویح کو جماعت سے تو فرض کی جاتی تم پر اور اگر فرض کیجاتی تو نہ پڑھ سکتے
تم اوسکو پس پڑھو نماز اے آدمیو اپنے گھرون مین اس لئے کہ تحقیق بہترین نماز
آدمی کی نماز اوسکی ہے گھر اوسکے مین سوائے فرض کے کہ وہ مسجد ہی مین افضل ہی
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد نبوی مین حجرہ بورئے کا اعتکاف کے لئے بنایا تھا اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہی
بنانا حجرہ کا مسجد مین بورئے کا یا مانند اوسکے کا لیکن شرط یہ ہے کہ نہ روکے جگہ زیادہ
حاجت اپنے سے والا حرام ہے اسلئے کہ زیادہ جگہ روکنے مین تنگی ہوگی مصلیون پر
لیکن وہ جگہ ایسی ہو کہ احتیاج رکھتے ہون اوسکی لوگ اگرچہ کبھی کبھی ہو اور جو
جانتا ہے معتکف قرینہ سے کہ اگر لوگ بہت بھی ہونگے مسجد مین تو نہین محتاج ہونگے
اوس جگہ کے کہ گھیری ہے اس نے پس نہین حرام اور یہ تفصیل خوب ہی دلالت
کرتی ہے اسپر کہ حرام ہے تنگی کرنی لوگون پر بالخصوص مسجد حرام مین ایام حج کے
اور اسمین بیان ہے مہربانی حضرت صلعم کا امت پر اور دلیل ہے اسپر کہ تراویح جماعت
سے سنت ہے اور پس نماز پڑھو اپنے گھرون مین کہ یہ نماز مبرا ہے ریا سے یہ امر
استحباب کے لئے ہے اور اس لئے کہ بہترین نماز آدمی کی نماز اوسکی ہے گھر اوسکے
مین یہ حکم عام ہے سب نوافل اور سنتون کے واسطے مگر وہ نوافل کہ شعار اسلام
سے ہین مانند کسوف و خسوف اور استسقا اور عیدین کے کہ وہ مسجد ہی مین
افضل ہین اور ظاہر یہ ہے کہ کعبہ شریف اور مسجد نبوی صلعم مستثنا ہین واسطے مسافرو نکے

اس لئے کہ اون کو یہ کہان میسّر ہے پس غنیمت جانین مسافر نماز او نہین نفل ہون
یا سنت نمازون کو قیاس کیا مین نے اسکو اسپر کہ کہا ہے آئمہ ہمارے نے کہ طواف
مسافرون کو افضل ہے نماز نفل سے واللہ اعلم (مشکوٰۃ) واضح ہو کہ اعتکاف
سنت موکدہ ہے اور اعتکاف کے معنی یہ ہین کہ دیر تک ٹھیرے رہنا روزہ دار کا
مسجد مین بہ نیت عبادت کے جس مین جماعت ہوتی ہو۔ ف لیکن سنت موکدہ ہونا
تو فقط عشرہ اخیرہ رمضان مین ہے کیونکہ روایت کیا بخاری و مسلم نے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم تھے اعتکاف کرتے عشرۂ اخیر مین رمضان کے یہانتک کہ اوٹھالیا
اونکو اللہ تعالے نے پھر اعتکاف کیا بعد اونکے اونکی ازواج مطہرات نے تو یہ مواظبت
دلالت کرتی ہے سنت ہونے پر اور ایک اعتکاف واجب ہے وہ یہ کہ نذر کرے
اعتکاف کی۔ اور ایک مستحت ہے وہ یہ کہ سوا اِن دس دنون اخیر رمضان کے اور
دنون مین اعتکاف کرنا سو اِن دنون مین مواظبت ثابت نہین ہوئی بیان کیا اوسکو
شیخ ابن الہمام نے اور دیر تک رہنا یہ رکن ہے اعتکاف کا اور نیت شرط ہے اوسکی
اور روزہ بھی شرط ہے دلیل ہماری یہ ہے کہ روایت کیا دارقطنی اور بیہقی نے حضرت
عائشہؓ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ یعنی
نہین ہے اعتکاف مگر روزے کے ساتھ بسبب قول خدائے تعالے کے وہ یہ کہ
ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ
فِى الْمَسَاجِدِ یعنی تمام کرو تم روزے کو رات تک اور نہ مباشرت کرو عورتون سے
جب تم اعتکاف کرتے ہو مسجدون مین۔ مسئلہ حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے
نزدیک مدت اعتکاف کی ایک دن ہے اگر مدت معینہ سے پہلے اعتکاف چھوڑ دے

قضا لازم آوے مگر قضاء حاجت کے لئے باہر نکلنا جائز ہے جیسے بول وبراز کے واسطے
کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ نہین داخل ہوتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم گھر مین مگر واسطے حاجت انسانی کے جب ہوتے تھے معتکف نکالا اس کو
اصحاب صحاح ستہ نے مسئلہ معتکف جمعہ کے واسطے آفتاب ڈھلے نکلے اور جس کا
مکان مسجد سے دور ہو وہ ایسے وقت نکلے کہ جمعہ پالیوے اور سنتین پڑھ لیوے چار
جمعہ کے پہلے کی امام صاحب کے نزدیک اور ایک روایت مین چھ ہین دو تحیۃ المسجد
اور چار سنت صاحبین کے نزدیک اس قدر دیر لگانا اعتکاف کو فاسد نہین کرتا اگر
بغیر عذر کے ایک ساعت بھی نکلے تو فاسد ہوگا۔ مسئلہ کھانا پینا سونا خرید وفروخت
کرنا بغیر موجودگی سودا کے اور کلام کرنا خیر کے کام مین درست ہے بغیر اعتکاف کے
مسجد مین سوائے کلام خیر کے جملہ امور ممنوع ہین مسئلہ عورت اعتکاف اپنے
گھر مین کرے مسجد مین جائز نہین مسئلہ ایک دن کے اعتکاف مین رات بھی شامل ہے
خلاصہ شرح وقایہ

لیلۃ القدر

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَقُمْ
بِنَا شَیْئًا مِّنَ الشَّھْرِ حَتّٰی بَقِیَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی ذَھَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ
فَلَمَّا کَانَتِ السَّادِسَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا فَلَمَّا کَانَتِ الْخَامِسَۃُ قَامَ بِنَا
حَتّٰی ذَھَبَ شَطْرُ اللَّیْلِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِیَامَ ھٰذِہِ
اللَّیْلَۃِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰی مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ حُسِبَ
لَہٗ قِیَامُ لَیْلَۃٍ فَلَمَّا کَانَتِ الرَّابِعَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی بَقِیَ ثُلُثُ اللَّیْلِ

فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ اَهْلَهٗ وَنِسَآءَهٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُوْرُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤْدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ روزے رکھے ہمنے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی رمضان مین پس نہ قیام کیا ساتھ ہمارے کچھ مہینے سے یعنی رات کو ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی سوائے فرض کے یہان تک کہ باقی رہین سات راتین پس قیام کیا ساتھ ہمارے یعنی تیئیسوین رات مین کہ گئی تہائی رات پس جبکہ باقی رہین چہ راتین یعنی چوبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے یہانتک کہ گئی آدھی رات پس کہا مین نے یارسول اللہؐ کاشکے زیادہ کرتے ہمارے لئے قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدھی رات سے زیادہ کرتے تو بہتر تھا پس فرمایا تحقیق آدمی جسوقت کہ پڑھتا ہے نماز یعنی فرض ساتھ امام کے یہان تک کہ فارغ ہوتا ہے امام گنا جاتا ہے اوس کے لئے قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہے اوس کے لئے ثواب قیام رات کا بسبب پڑھنے عشاء اور فجر کے جماعت سے پس پڑھنا نوافل کا جبھی تک خوب ہے کہ جب تک دل چاہے۔ پس جبکہ رہین چار راتین یعنی چھبیسوین رات ہوئی نہ قیام کیا ساتھ ہمارے یہان تک کہ باقی رہی تہائی رات پس جبکہ رہین تین راتین یعنی ستائیسوین رات ہوئی جمع کیا حضرتؐ نے اہل اپنے کو اور عورتون اپنے کو اور لوگونکو پس قیام کیا ساتھ ہمارے یہان تک کہ ڈرے ہم کہ فوت ہو ہم سے فلاح کہا راوی نے کہ کہا مین نے کیا ہے فلاح کہا ابوذرؓ نے کھانا سحر کا پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے

باقی مہینے مین یعنی اٹھائیسوین اور اُنتیسوین شب روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے مگر یہ کہ ترمذی نے نہین ذکر کیا کہ پھر نہ قیام کیا ساتھ ہمارے باقی مہینے مین ف یہان تک کہ باقی رہین سات راتین اور گذر گئین بائیس راتین کہا طیبی نے کہ اسمین حساب باعتبار تیقن کے ہے یعنی اونتیس دن کا مہینا یقینی ہوتا ہے اوسی پر حساب لگایا گیا ہے جیسا کہ اشارہ ترجمہ مین لفظ یعنی کر اشارہ کیا گیا۔ اور سحر کو فلاح اس لئے کہا کہ اوس سے قوت ہوتی ہے روزہ رکھنے کی کہ وہ سبب فلاح کا ہے اور تفاوت قیام کا ان راتون مین باعتبار تفاوت کے فضیلت ایک کو دوسرے پر ثابت ہوئی یعنی بعضی راتون کی فضیلت کم تھی کم قیام کیا اور بعضی کی فضیلت زیادہ تھی اونمین قیام موافق اُسکے زیادہ کیا حتی کہ ستائیسوین شب کو تمام رات قیام کیا اکثر علماء کے نزدیک لیلۃ القدر یہی ہے اسی لئے حضرت صلعم نے اپنی اہلبیت اور لوگون کو جمع فرمایا

واضح ہو کہ لیلۃ القدر کی افضلیت تمام راتون پر قرآن و حدیث سے ثابت ہے اور یہ شب قدر باتفاق جمہور آخر عشرہ رمضان کے طاق شبون مین واقع ہوتی ہے جن مین اکثرون کے نزدیک بموجب اس حدیث کے ستائیسوین شب رمضان شریف کی زیادہ تر افضل سمجھی گئی ہے لہذا مسلمان بھائیون کو چاہئے کہ حتی الامکان آخر عشرہ رمضان المبارک کی طاق راتون کے حصول ثواب سے محروم نہ رہین اور اگر اپنے مین زیادہ طاقت نہ دیکھین تو بمودائے لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کے ستائیسوین شب قدر کے ثواب بیحساب کو ہاتھ سے نہ دین جن صاحبون کو زیادہ دیکھنا ہو وہ سورۂ قدر کی تفسیر کو ملاحظہ کرین۔

چونکہ شب برات بھی مشکوٰۃ مین بعد اس حدیث کے مذکور ہے لہذا بنظر استفادہ
مسلمان بھائیون کے سلسلۂ شب قدر مین بضرورت ذکر کیا گیا کیونکہ فضیلت اس
شب کی بھی حدیث سے ثابت ہے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِينَ
أَنْ يَحِيفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ظَنَنْتُ
أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ
مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ رَزِينٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ وَ
قَالَ التِّرْمِذِيُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَعْنِي الْبُخَارِيَّ يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيثَ
اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا نہ پایا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
ایک رات بچھونے پر یعنی اپنی نوبت کے دن پس ناگہان دیکھا مین نے کہ وہ بقیع
مین تھے پس فرمایا حضرتؐ نے کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھ پر اور رسول اوسکا
کہا مین نے یا رسول اللہ تحقیق گمان کیا تھا مین نے یہ کہ آپ گئے ہون بعضی
عورتون اپنی کے پاس پس فرمایا حضرتؐ نے کہ تحقیق اللہ تعالے نزول فرماتا ہے
رات ادھوا ر شعبان کی مین یعنی پندرھوین شب شعبان کی مین طرف آسمان دنیا کے
یعنی اوّل آسمان پر پس بخشتا ہے گناہ زیادہ گنتی بالون ریوڑ بنی کلب کے سے
روایت کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ بخشتا ہے اون لوگون کو
جو مستحق ہو چکے ہین آگ کے یعنی مومنون مین سے اور کہا ترمذی نے کہ سُنا مین نے
محمد یعنی بخاری کو کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو ف بقیع نام مقبرے کا ہے

مدینہ منورہ مین اور مفصل اِس حدیث مین مذکور نہین ہوا ایک اور روایت مین
آیا ہے کہ حضرت عائشہؓ کہتی ہین کہ جب نہ پایا مین نے حضرتؐ کو تو پس باندھے
مین نے اپنے اوپر کپڑے اپنے اور نکلی مین ڈھونڈتی ہوئی نقش قدم حضرتؐ کے
پس ناکہان وہ سجدہ کرنے والے تھے بقیع مین پس دراز کیا سجدہ یہان تک کہ گمان
کیا مین نے کہ حضرتؐ نے وفات پائی پس جب سلام پھیرا التفات کیا طرف میرے
پس فرمایا کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھ پر یا رسولؐ اوسکا یعنی تو نے یہ جانا
کہ مین تیرے بارے مین کسی اور پاس گیا اور اِس جملہ مین ذکر اللہ کا زینت اور
حسن کلام کے لئے ہے اب آگے اسکے حاصل جواب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ نہین
گمان کیا مین نے یہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسولؐ اوسکے نے مجھ پر بلکہ گمان کیا مین نے
یہ کہ آپ ساتھ حکم خدا یا ساتھ اجتہاد اپنے کے نکلے میرے پاس سے واسطے کسی بیوی
اپنی کے کہا ابن حجر نے کہ اگر حضرت عائشہؓ جواب مین لفظ نعم کہتین تو ہوتا کفر
اِس لئے اِس طرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پھر حضرتؐ نے اونکی تسلی کے لئے
عذر اپنے نکلنے کا بیان کیا کہ اللہ تعالے نزول فرماتا ہے یعنی متوجہ ہوتا ہے ساتھ
رحمت عام کے طرف آسمان دنیا کے شب برات مین اس لئے کہ وہ رات مبارک
ہے اور بنی کلب ایک قبیلہ ہے عرب مین کہ اونکے یہان بکریان بہت ہوتی تھین
پس فرمایا کہ جتنے اونکے بال ہین اون سے بھی زیادہ گناہ گنہگار لوگون کے بخشے جاتے
ہین پس حاصل یہ کہ وقت اوترنے برکات اور تجلیات رحمانیہ کا تھا مین نے چاہا
کہ اپنی امت کے لئے دعاء بخشش کی کرون اور اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن
عمل کرنا حدیث ضعیف پر فضائل اعمال مین بالاتفاق جائز ہے اور اس حدیث کو

باب قیام شہر صیام مین اس لئے مؤلف لایا کہ یہ رات بھی بسبب زیادتی فضیلت
کے مانند مقدمہ قیام رمضان کے ہے۔ مسلمانون کو چاہئے کہ جب پندرھوین شعبان
کی ہوا کرے تو اس مبارک شب کو بھی ضرور ہی بیدار رہا کرین اور حتی الوسعت
نوافل پڑھین اور ترتیل کے ساتھ تلاوت کرین اور درود شریف پڑھین اور قبرستان
مین جاکر مُردون کو ایصال ثواب کرین بہرحال اس شب کی بھی عبادت خیر الاعمال
مین داخل ہے اور اگر ہو سکے تو پندرھوین شعبان کے دن روزہ بھی رکھین چونکہ
ایک روزہ رکھنا مکروہ ہے اس لئے دوسرا روزہ بھی اوس کے ساتھ رکھین خواہ
قبل پندرھوین کے ہو خواہ بعد مین یعنی چودھوین اور پندرھوین کو رکھا جاوے
یا پندرھوین اور سولھوین کو فی الجملہ یہ نفل روزہ بھی مثل روزون عشرہ محرم الحرام
کے عمدہ طاعت مین شامل ہے اور اسمین ثواب اُخروی حاصل ہے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰی اَحَدُکُمُ الصَّلٰوۃَ
فِیْ مَسْجِدِہٖ فَلْیَجْعَلْ لِبَیْتِہٖ نَصِیْبًا مِنْ صَلٰوتِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ جَاعِلٌ
فِیْ بَیْتِہٖ مِنْ صَلٰوتِہٖ خَیْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابرؓ سے کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پڑھے ایک تمہارا نماز اپنی
مسجد مین پس چاہیئے کہ ٹھیراوے اپنے گھر کے لئے حصہ نماز اپنی سے یعنی نفل
اور سنتین بلکہ قضا بھی گھر مین پڑھے پس تحقیق اللہ تعالے گردانتا ہے بیچ گھر اوسکے
بسبب نماز اوسکی کے بھلائی روایت کی یہ مسلم نے ف بھلائی یعنی اللہ تعالے
توفیق نیک دیتا ہے گھر والون کو اور برکت اوتارتا ہے اونکے رزقون اور عمرون مین
بسبب پڑھنے نمازون سنت وغیرہ کے اپنے گھرون مین مگر تراویح اس سے مستثنی ہے

اِس لیئے کہ ثابت ہوا ہے پڑھنا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد مین اور اجماع ہوا ہے صحابہؓ کا اوسپر یہ حدیث قیام رمضان مین اِس لیئے لائے گئے کہ گویا اشارہ اسپر کہ رمضان مین بھی کچھ نماز گھر مین پڑھنا چاہیئے تاکہ خیر و برکت گھرون مین مسلمانون کے زیادہ ہو اور عمرون اور روزیون مین ترقی ہو وَمَا تَوْفِيقِي اِلَّا بِاللّٰهِ

ضحیٰ یعنی نماز اشراق وچاشت مستحب ہے

ضحو اور ضحوہ کے معنی دن چڑھنے کے ہین پس اِس وقت کی نماز کو ضحیٰ کہتے ہین اور ضحیٰ کی دو نمازین ہین پہلی نماز کو اشراق کہتے ہین اور دوسری نماز کو چاشت جب آفتاب ایک یا دو نیزہ بلند ہوتا ہے تب اِس نماز کا وقت ہوتا ہے اشراق کی نماز کا نام ضحوہ صغریٰ اور چاشت کی نماز کا نام ضحوہ کبریٰ ہے چنانچہ نسائی مین ایک حدیث آئی ہے ماحصل اوسکا یہ ہے کہ جب آفتاب مشرق کی طرف ایسا ہوتا ہے جیسا کہ عصر کے وقت مغرب کی جانب ہوتا ہے تو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھتے تھے اور جب مشرق کی طرف ایسا ہوتا تھا جیسا کہ ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے تو آنحضرت صلعم چار رکعت پڑھتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ ضحیٰ کی دو نمازین ہین اور ادنیٰ درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین اور اکثر چھ رکعت اور چاشت کی ادنیٰ درجہ دو رکعتین ہین اور اکثر درجہ بارہ اور مختار اکثر علمار کی چار رکعتین ہین اِسلیئے کہ حدیثین اوسکی صحیح تر اور اخبار آثار اوسمین اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ فضیلت ضحیٰ کے بہت آئی ہین اسی واسطے اکثر علمار اوپر استحباب اوسکے ہین مختار قول بھی یہی ہے اور شیخ ولی الدین ابن عراقی نے

لکھا ہے کہ صحیح حدیثین مشہورہ بیچ باب صلوٰۃ ضحیٰ کے بہت آئی ہین یہان تک
کہ کہا ہے محمد بن جریر طبرانی نے کہ اخبار اس باب مین درجہ تواتر معنوی کو پہونچے
ہین اور قاضی ابوبکر نے کہا ہے کہ یہ نماز اگلے انبیاؑ اور رسولونؑ کی ہے اور سیوطی
نے دیلمی سے روایت کی ہے کہ اوس نے نقل کی حدیث ابوہریرہؓ کی صلوٰۃ ضحیٰ
اکثر صلوٰۃ حضرت داؤد علیہ السلام کی ہے اور ابن نجار حدیث ثعبان سے لایا
ہے کہ صلوٰۃ ضحیٰ ایسی صلوٰۃ ہے کہ محافظت کرتے تھے اوسپر حضرت آدم وحضرت
نوح وحضرت ابراہیم وحضرت موسیٰ وحضرت عیسیٰ صلوٰۃ اللہ علیٰ نبینا وعلیہم اجمعین
روایت ہے اُمہانیؓ سے کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے اونکے گھر مین
دن فتح مکہ کے پس نہائے اور نماز پڑھی آٹھ رکعتین پس نہین دیکھی مین نے کوئی
نماز کبھی کہ بہت سبک ہو اوس نماز سے لیکن پورا کرتے تھے رکوع اور سجدہ اور
کہا اُمہانیؓ نے دوسری روایت مین کہ یہ نماز چاشت کی تھی روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اُمہانیؓ بہن ہین حضرت علیؑ کی اور نام اون کا فاختہ ہے اور
آٹھ رکعتین ساتھ دو سلامون کے یا چار سلامون کے پڑھین اور ہلکی پڑھین یعنی
سورتین دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہ پڑھین روایت ہے معاذؓ سے کہا کہ پوچھا
مین نے حضرت عائشہؓ سے کہ کتنی رکعتین پڑھتے تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم صلوٰۃ ضحیٰ کی کہا چار رکعت اور زیادہ پڑھتے جس قدر کہ چاہتا اللہ تعالےٰ
روایت کی یہ مسلم نے **ف** جس قدر کہ چاہتا اللہ تعالےٰ یہ نماز بارہ رکعت سے زیادہ
کسی روایت مین نہین آئی پس یہ حدیث دونو وقت کی نماز کو محتمل ہے ضحوۂ صغریٰ
ضحوۂ کبریٰ کو بھی یعنی اشراق وچاشت کو اور احیاء العلوم مین ہے کہ لایق یہ ہے کہ

پڑہے التین والشمس اور واللیل اور والضحیٰ اور الم نشرح روایت ہے ابی ذرؓ سے
کہ کہا فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح ہوتے ہی لازم ہوتا ہے
اوپر ہر ایک ہڈی تمہاری کے صدقہ پھر ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور
تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور تکبیر
یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور امر کرنا ساتھ نیکی کے صدقہ ہے اور منع کرنا برائی سے
صدقہ ہے اور کفایت کرتی ہین ان سب سے دو رکعتین کہ پڑھے اونکو ضحیٰ کیوقت
روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہے آفات سے اور لایق
ہوتی ہے کاروبار کے تو اوسپر از راہ شکرانہ کے صدقہ دینا عوض ہر ایک ہڈی کے
لازم آتا ہے پس یہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتے ہین اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہے
اور کافی ہوتی ہین ان سب سے زیادہ دو رکعتین ضحیٰ کی یعنی ان سے شکرانہ ادا
ہو جاتا ہے حاجت اونکی نہین رہتی ہے اس لئے کہ نماز عمل ہے تمام اعضاء بدن کا
پس قائم ہوتا ہے ہر عضو ساتھ شکرانہ اپنے کے پس لایق ہے کہ مداومت کرے
مسلمان اسپر اور یہ حدیث بھی محتمل ہے دونو نمازون پر یعنی اشراق وچاشت پر
لیکن ظاہر مراد اوس سے اشراق ہے۔

تفصیل نماز اشراق

یہ اس طور پر مستحب ہے کہ بعد نماز جماعت صبح کے ذکر خدا کرتا رہے خواہ تلاوت کلام مجید
کرے خواہ کوئی اور وظیفہ پڑھے خواہ درود شریف کا ورد رکھے یہانتک کہ آفتاب
ایک دو نیزہ بلند ہو جائے اوسوقت دوگانہ اشراق ادا کرے ثواب ایک حج اور

ایک عمرہ کامل کا پائے اور اگر چار رکعت پڑھے تو اوسکے واسطے اللہ تعالےٰ دن بھر کو کفایت کرتا ہے یعنی اوسپر قسم قسم کی رحمت و برکت اپنے فضل و کرم سے نازل فرماتا ہے

تفصیل نماز چاشت

جب آفتاب خوب گرم ہو جائے یعنی زوال سے پیشتر آٹھ رکعتین پڑھے اور بعد زوال کے قبل از نماز ظہر چار رکعت یہ نوافل فعل حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین چنانچہ ام ہانیؓ سے صحیحین مین مروی ہے اور دوسری روایت مین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چار رکعتین ادا کرتے تھے اور جو کچھ چاہتے تھے اوسپر زیادہ بھی کرتے تھے۔ روایت کی یہ مسلم نے اور روایت ابی ذرؓ مین دو رکعتین بھی آئی ہین روایت کی یہ مسلم نے۔

نماز اوّابین

یہ نماز بعد فرض و سنّت مغرب کے چھ رکعتین ہین روایت کیا اسکو ترمذی و ابن ماجہ نے کہ حضرت ام سلمہؓ و حضرت ابو ہریرہؓ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز مغرب کے چھ رکعتین پڑھے تو اوسکے لئے یہ رکعتین ایک برس کامل کی عبادت کے برابر ہونگی یا یہ فرمایا کہ گویا شب قدر کو تمام رات نماز پڑھی مگر ترمذی نے اس جملہ کو کہ گویا شب قدر مین تمام رات نماز پڑھی ضعیف کہا ہے۔ بہرحال نماز اوابین عمل صالحات سے ہے حسب فرمان حضرت رسول کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم۔

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے

مرد و عورت کے واسطے نماز ایک ہے اور نیت کرے کہ نماز پڑھتا ہون مین اللہ
کے واسطے اور دعا واسطے اس میت کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر کہکر
دونون ہاتھ کانون تک اوٹھا کر باندھ لے پھر ہاتھ نہ اُٹھاوے بعد اسکے پڑھے
سُبحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمدِكَ وَتَبَارَكَ اسمُكَ وَتَعَالیٰ جَدُّكَ وَ
جَلَّ ثَنَائُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيرُكَ ترجمہ یعنی پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہون مین
تجھکو اے خدا اور ساتھ حمد تیری کے اور بہت خوبیون کا ہے نام تیرا اور بہت برتر
ہے مرتبہ تیرا اور بہت بڑی ہے تعریف تیری اور نہین ہے کوئی سواے تیرے معبود
پھر اللہ اکبر کہکر دونون درود شریف جو نماز پنجگانہ مین پڑھی جاتی ہین اور وہ اوپر
مذکور ہوچکی ہین پڑھے پھر اللہ اکبر کہکر یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغفِر لِحَيِّنَا وَ
مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنثَانَا
اَللّٰهُمَّ مَن اَحيَيتَهُ مِنَّا فَاَحيِهِ عَلَى الاِسلَامِ وَمَن تَوَفَّيتَهُ مِنَّا
فَتَوَفَّهُ عَلَى الاِيمَانِ ترجمہ یعنی اے اللہ ہمارے بخشدے تو زندون
ہمارون کو اور مُردون ہمارون کو اور اونکو جو حاضر ہین اور غائب ہین اور چھوٹون
اور بڑون کو اور مردون اور عورتون ہماری کو اے اللہ جس کو قائم رکھے تو ہم سے
اوسکو قائم رکھ تو اسلام پر یعنی اپنا فرمان بردار رکھ اور جس کو مارے تو ہم سے اوسکو
مار تو ایمان پر یعنی اوسکا خاتمہ بالخیر کر۔ پھر اللہ اکبر کہکر سلام پھیرے یعنی دائین اور
بائین طرف منہ کرکے کہے اَلسَّلَامُ عَلَيكُم وَرَحمَةُ اللهِ۔ اگر لڑکا نابالغ ہو

تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا اگر لڑکی نابالغہ ہے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّ مُشَفَّعَۃً یعنی اے اللہ کر تو اوسکو ہمارے لئے میر منزل (میر منزل اوسے کہتے ہین جو پہلے منزل پر پہونچکر سامان درست کرے) اور کر تو اوسکو واسطے ہمارے اجر اور ذخیرہ اور کر تو اوسکو واسطے ہمارے سفارش کرنیوالا اور سفارش قبول کیا گیا

مرد کا کفن ازار - کرتہ - لفافہ یہ وہ چادر ہے جو ازار و کرتہ پر لپیٹی جاتی ہے -

عورت کا کفن پیراہن - ازار - دامنی - لفافہ - سینہ بند یہ وہ کپڑا ہے جس سے عورت کی پستان باندھی جاتی ہین اوپر مردہ کے جو چادر کہ ڈالی جاتی ہے وہ کفن سے زائد ہوتی ہے مردہ کے واسطے ایک ہفتہ تک مسکین کو کھانا کھلانا ثواب ہے

زیارت قبور

بالاجماع علما مردون کو زیارت کرنا قبور کا جائز ہے اور عورتون کو جائز نہین اور سنت طریقہ زیارت مقابر کا یہ ہے کہ جب جاوے مسلمان قبرستان مین تو کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ نَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَّ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَیَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ —

روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جو کوئی مقابر یعنی قبرستان مین گذرے اور گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الخ
پڑھ کے اوس کا ثواب مُردون کو بخشے موافق شمار مُردون کے اوسکو بھی ثواب
دیا جاویگا یعنی جس قدر سب مُردون کو ثواب ملیگا اوتنا ہی سب مُردون کی برابر
اِس بخشنے والے کو ثواب ملیگا اور روایت ہے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے کہ جو کوئی سورۂ فاتحہ اور سورۂ تکاثر و سورۂ اخلاص پڑھ کر مُردون کے واسطے
ثواب بخشے قیامت کے دن مُردے اوسکی شفاعت کرینگے اور روایت ہے
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ جو کوئی قبرستان مین سورۂ یٰس پڑھے تو حق تعالےٰ
مُردون کے لئے تخفیف کرتا ہے اور ثواب اسکا پڑھنے والے کو مُردون کے شمار کے
مطابق ہوتا ہے **تنبیہ** جب مسلمان قبرستان مین جاوے السلام علیکم
یا اَهْلَ الْقُبُوْر الخ پڑھے اور قبرستان مین کھڑا ہوکر مُردون کے واسطے حق تعالےٰ
سے مغفرت طلب کرے اور اون کی بے اختیاری اور عدم قدرت عبادت سے
عبرت پکڑے اور خیالات دنیاوی کو فراموش کرکے اوس سے بے التفاتی کرے
اور دار اُخروی کو یاد کرکے انجام خیر کی رغبت کرے اور اوس عبرت خیز وحشت انگیز
مقام مین خائف و ترسان وہراسان قیام کرے اور ہنسنے اور ٹھٹھے اور کلام مذاقیہ
اور کلام بیفائدہ دنیا سے پرہیز کرے اور نہ قبر پر ہاتھ رکھے اور نہ مسح کرے اور نہ
تابوت و نیز قبر و دیوار حظیرہ کو بوسہ دے اور نہ بصورت رکوع جھکے اور نہ مثال
سجدہ کے مُنہ کو خاک پر رکھے اور نہ گورستان مین کوئی چیز کھاوے اور نہ پیوے
اور نہ سوئے اور نہ گاوے اور نہ بجاوے اور نہ قبرون پر چادر چڑھاوے اور نہ
غلاف ڈالے اور نہ لہو ولعب کے کام کرے اور نہ صاحب قبر سے حاجت چاہے

اور نہ وہان بہت سی روشنی کرے اور نہ اوس جگہ نماز پڑھے اور نہ اونکے واسطے نذر
مانے اور نہ قبرون کی طرف سجدہ کرے کہ موجب شرک وکفر کا ہے اور نہ طواف
مزار کا کرے کیونکہ طواف مخصوص کعبہ شریف کا ہے سوائے کعبہ کے مکروہ تحریمی ہے
بہرحال جملہ آداب زیارات کو کہ عمدہ ترین عبادات سے ہے ملحوظ خاطر رکھے اور
افضل دن زیارت کے چار ہین - شنبہ - دوشنبہ - پنجشنبہ - جمعہ - حدیث فرمایا
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس کسی نے زیارت کی اپنے والدین
کی ہفتہ مین ایک بار بخشے جاتے ہین گناہ اون کے اور لکھی جاتی ہے معافی نیکی
کرنے والے پر اون کے ساتھ یعنی زائر کے بھی گناہ بخشے جاتے ہین روایت کیا اسکو
بیہقی نے اور ایسا ہی مائۃ مسائل مین ہے مسئلہ زیارت قبور عورتون مین
اختلاف ہے اکثر علما اوس طرف گئے ہین کہ حدیث لعنۃ اللّٰہ علیٰ زائرات القبور کی
منسوخ ہے دوسری حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ یہ ہے نہیتکم عن
زیارت القبور فزوروھا اور اجازت زیارت کی عام ہے مردون کو بھی اور
عورتون کو بھی اور بعضون کے نزدیک عورتون کو ممنوع ہے اور فتاواے عالمگیری
مین ہے کہ اصح یہ ہے کہ جائز ہے فائدہ اکثر علماء محققین کا اتفاق ہے کہ اگر
کوئی شخص مردون کو قسم نوافل روزہ اور نماز اور صدقات یا دوسری عبادات
جانی اور مالی سے ثواب بخشتا ہے تو وہ ثواب بلاشک وشبہ موتون کو پہونچتا ہے -
مسلمانون کو چاہیے کہ زیارات قبور سے غافل نہ رہین اور ایصال ثواب مین ہمیشہ
شاغل رہین کیونکہ مردے محتاج ہوتے ہین ہرحال مین پس اونکی بے اختیاری
اور بیچارگی اور عاجزی پر رحم کرنا ضرور ہے جب مسلمان مردون کو ثواب پہنچاتے ہین

تو اونکی ارواحین خوش ہوجاتی ہین اور مُردے ثواب پہونچانے والے کے لئے دعاء خیر وبرکت کی کرتے ہین روایت ہے کہ جب قیامت قائم ہوگی اور ہر ایک آدمی نفسی نفسی پکارتا ہوگا اوس وقت وے مسلمان جن کے عمل نیک بسبب غفلت وبشریت کے کچھ بھی نہ ہونگے اور وہ بدحواس ہو کر اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ افسوس ہمنے کچھ بھی نیکی دنیا مین نہ کی جو آخرت یعنی اس دن مین ہمارے کام آتی تب فرشتے کہین گے کہ اے مسلمانون ادہر آؤ اور اپنے ثوابون کے ڈھیر کو ملاحظہ کرو مسلمان کہین گے کہ کیون تم ہمسے ہنسی کرتے ہو فرشتے کہین گے کہ معاذ اللہ ہم سے اور ہنسی سے کیا نسبت ہم تو اللہ کے فرشتے اور بندے ہین ہمارا کام ہنسی کا نہین ہے یہ وہ ثواب بیحساب ہے جو تمہارے بھائیون نے تم کو پہونچایا تھا وہ تمہارا ہی حق ہے اور یہ خدائے تعالےٰ کا تمہارے اوپر فضل ہے ؂

رحمتِ حق بہانہ می جوید　　رحمتِ حق بہانہ می جوید

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝

نماز استخارہ

اگر مسلمان کو کوئی مشکل کام پیش آوے تو سنت ہے کہ اس طرح پر استخارہ کرے پہلے وضو کرے بعد اوسکے دو رکعت نماز نفل پڑھے بعد اوس کے حمد خدائے پاک کی کرے بعد اوس کے صاحب لولاک پر درود بھیجے بعد اوسکے نہایت خشوع وخضوع سے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ

وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ
وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَقَدِّرْهُ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ
وَاِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ
فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ
رَضِّنِيْ بِهٖ یعنی اے بار خدایا تحقیق مین طلب کرتا ہون تجھ سے خیر بسبب جاننے
کے تیری خیر وشر کو اور قدرت طلب کرتا ہون مین تجھ سے اوپر خیر کے بسبب اسکے
کہ تو قادر ہے تمام چیزون پر اور سوال کرتا ہون مین تجھ سے تیرے فضل بزرگ کو
پس تحقیق تو قادر ہے اور مین قادر نہین ہون اور تو دانا ہے اور مین دانا نہین ہون
اور تو پوشیدگیون کو جانتا ہے اے بار خدایا اگر تو جانتا ہے اپنے علم قدیم مین اس
کام کو بہتر میرے لئے دین مین اور دنیا مین اور زندگی مین اور انجام مین پس
مقدور و مہیا و آسان کر تو اوسکو واسطے میرے پھر برکت دے تو واسطے میرے
اوسمین اور اگر جانے تو اس کام کو برا میرے لئے دین اور میری دنیا اور میری زندگی
اور میرے انجام کار مین پس پھیر تو اوسکو مجھ سے اور پھیر تو اوس کام سے مجھکو اور
مقدر کر واسطے میرے نیکی کو جہان کہین کہ ہو پھر راضی کر تو مجھ کو ساتھ اوس کام کے
اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اوسکی مشکل آسان کرے گا۔

نماز توبہ

اگر مسلمان سے بمقتضاے بشریت کوئی گناہ سرزد ہو تو اوسکو لازم ہے کہ فوراً وضو کرے

اور دو رکعت نفل پڑھے اور نہایت ہی خضوع وخشوع سے استغفار کرے اور اُس گناہ سے توبہ کرے اور گذشتہ پر نادم ہو اور آیندہ اپنے دل مین قصد کرے کہ پھر مرتکب اوس گناہ کا نہون گا دعاء استغفار یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یعنی بخشش طلب کرتا ہون مین اللہ کے تئین ایسا اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہی زندہ ہے قائم ہے اور رجوع کرتا ہون طرف اوسکے تین بار یا پانچ بار پڑھے پھر اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُكَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ یعنی اے خدا مغفرت تیری میرے گناہون سے زیادہ وسیع ہے اور تیری رحمت میرے نزدیک عمل سے زیادہ امیدوار ہے۔ تین بار پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مِنْ ھٰذِہِ الْخَطِیْئَۃِ لَآ اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا یعنی اے بار خدایا تحقیق مین رجوع کرتا ہون مین تیری طرف اس خطا سے نہ رجوع کرون مین طرف اوس کے ہمیشہ۔ ایکبار پڑھے کذا فی الحصن الحصین۔

نماز حاجت

اگر کسی مسلمان کو ضرورت درپیش ہو یا کوئی حاجت رکھتا ہو چاہیے کہ وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کرے بعد اوسکے خدائے تعالےٰ کی حمد کرے اور درود وسلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجے بعد اوسکے یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ

لی ذنباً الا غفرتہ ولا ہمّاً الا فرّجتہ ولا دیناً الا قضیتہ ولا
حاجۃً من الحوائج الدنیا والآخرۃ ہی لک رضاً الا قضیتہا
یا ارحم الراحمین یعنی نہین ہے کوئی معبود سواے اللہ کے جو بردبار ہے
بخشش کرنے والا پاک ہے اللہ عرش بزرگ کا سب تعریف اللہ ہی کو ہے جو صاحب
سارے جہان کا ہے مین تجھ سے سوال کرتا ہون تیری رحمت کے اسباب سے اور
اور تیری مغفرت کے لوازم سے اور مین سوال کرتا ہون غنیمت کو ہر نیکی سے اور عصمت
کو ہر گناہ سے اور سلامتی کو کل برائی سے نہ چھوڑ تو میرے لئے کوئی گناہ مگر
تو بخشدے اوسکو اور نہ غم کو مگر دور کردے تو اوسکو اور نہ قرض مگر ادا کردے تو
اوسکو اور نہ حاجت کو کہ وہ حاجتین دنیا اور آخرت کی ہون اور تو اون سے راضی
بھی ہو مگر پورا کرے تو اونکو اے زیادہ رحمت کرنے والے رحمت کرنیوالون سے
جو شخص اس نماز حاجت کو نہایت خشوع وخضوع سے پڑھے اللہ تعالے اپنے
حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے اوسکی حاجت دینی و دنیاوی برلاوے

نماز تسبیح یعنی صلوۃ التسبیح

یہ نماز واسطے بخشش جملہ گناہ صغیرہ وکبیرہ خطاءً وعمداً کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی
ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ یہ نماز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سکھلائی تھی کہا دارقطنی نے کہ صحیح ترین وہ چیز کہ
وارد ہو فضیلت سورتون مین وہ فضیلت سورۂ اخلاص کو ہے اور وہ چیز کہ فضیلت مین
نمازون مین وارد ہوئی وہ فضیلت صلوۃ التسبیح کو ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی

رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ خطا کی ابن جوزی نے کہ اس حدیث کو موضوع کہا بلکہ یہ
حدیث حسن ہے اسلیئے کہ صلوٰۃ التسبیح ایک ضروری مسائل دین سے ہے اور اس
حدیث کو نکالا ہے ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم اور قاضی عیاض نے اپنی
قواعد مین اور اوسکے فضائل کو صحیح کیا ہے ابن خزیمہ و عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا صلوٰۃ التسبیح ایک عمل پسندیدہ ہے مسلمان کو اسکی عادت کرنی چاہیے
اس عمدہ و بہتر کام سے غفلت نہ چاہیے ہر وقت مین پڑھنا بہتر ہے اور خود بھی
اس کی مواظبت کرتے تھے چنانچہ اس کا ذکر حرز ثمین و تفریح القلوب مین شرح مرقوم
ہے اگر اس نماز کو رات مین یا دن مین پڑھے جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ دن کو بعد زوال
آفتاب اور قبل از ظہر یعنی دوپہر ڈھلے پڑھے اور جمعہ کے دن بھی اسی وقت پڑھنا
افضل ہے کیونکہ روایت کیا حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے کہ فرمایا حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَقُمْ الحدیث اور ترجمان قرآن حضرت
عبداللہ بن عباسؓ بھی اسی وقت اس نماز کو پڑھتے تھے اس نماز سراسر اعجاز کی چار
رکعتین ہین اور ہر ایک رکعت مین بعد ختم قرأت پندرہ مرتبہ اس طرح پڑھے سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پھر رکوع کرے اور بعد سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْعَظِیْمِ کے دس مرتبہ اسی کو پڑھے پھر قومہ کرے یعنی سیدھا کھڑا ہو بعد
سمع اللہ کے اسی کو دس مرتبہ پڑھے پھر سجدہ کرکے بعد سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کے
دس مرتبہ پڑھے پھر جلسہ کرے ایک سجدہ کے بعد کسی قدر بیٹھکر دس مرتبہ اسی کو پڑھے
پھر دوسرا سجدہ کرے پھر بدستور سجدہ سابق کے دس مرتبہ اسی کو پڑھے پھر بعد
سجدہ دوم کے بیٹھ کر دس مرتبہ اسی کو پڑھے اسی طرح پر ہر رکعت مین پچھتر مرتبہ پڑھنا چاہیے

پس ہر چہار رکعت مین تین سو مرتبہ پڑھا جاویگا اگر طاقت رکھتا ہو تو اس نماز کو ہر روز پڑھے ورنہ ہفتہ مین ایک مرتبہ ورنہ مہینے مین ایک مرتبہ ورنہ سال مین ایک مرتبہ ورنہ عمر بھر مین ایک مرتبہ۔ قرآن مین سے جو کچھ کہ چاہے پڑھے مگر اولیٰ یہ ہے کہ سورہ مسبحات مین سے چار سورتین ہر چہار رکعت مین پڑھے اور سورہ مسبحات کی سات ہین۔ سورۂ بنی اسرائیل۔ سورۂ حدید۔ سورۂ حشر۔ سورۂ صف۔ سورۂ جمعہ۔ سورۂ تغابن۔ سورۂ اعلیٰ۔

نماز کسوف یعنی سورج گہن سنت ہے

جب سورج کو گہن لگے سنت ہے کہ امام جمعہ دو رکعت نماز جماعت سے ادا کرے اور اس نماز کو بدستور دیگر نماز کے پڑھے لیکن اسمین قرأت بہت دراز ہو اور آہستہ پڑھنا چاہئے جب نماز سے فارغ ہو اللہ تعالےٰ کا ذکر کرے یہان تک کہ آفتاب روشن ہو جاوے اگر جماعت ممکن و میسر نہ ہو تو دو رکعت یا چار رکعت تنہا پڑھے اور اللہ تعالےٰ سے ڈرے اس نماز مین خطبہ نہین پڑھا جاتا بغیر امام جمعہ یا اوس کے قائم مقام کے جماعت جائز نہین ہے۔

نماز خسوف یعنی چاند گہن سنت ہے

چونکہ خسوف یعنی چاند گہن رات مین واقع ہوتا ہے اوس وقت اجتماع مومنین ایک امر دشوار ہے اور جامع مسجد مین جمع ہونا بھی ایک سبب حرج و فتنہ کا ہے لہذا اس نماز کو بدستور نماز کسوف کے تنہا تنہا اپنے گھر مین پڑھنا چاہئے۔

نماز حالت آفات ارضی وسماوی

جب زلزلہ ہولناک آوے یا آندھی خوفناک چلے یا ظلمت یعنی تاریکی حیرت انگیز دن مین واقع ہو یا طوفان عبرت خیز دریا سے اوٹھے تو ایسی حالت مین مسلمان وضو کرکے نہایت ہی حضور قلب سے دو رکعت یا چار رکعت مثل کسوف وخسوف کے بڑی قرأت سے پڑھے اور بعد انفراغ نماز کے بکثرت توبہ واستغفار نہایت ہی عجز وانکسار کے ساتھ کرنا چاہیئے اور اللہ پاک کے خوف سے ڈرتا رہے اور اوسکی رحمت واسعہ کا طلبگار اور اوسکے فضل بیغایات کا امیدوار رہے۔

نماز طلب باران یعنی استسقا

جب امساک باران ہو اور خلق اللہ نہایت حیران ہو سنت ہے نماز پڑھنا کیونکہ بروایات صحیحہ ثابت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت سے نماز پڑھی ہے اور کبھی آنحضرت صلعم نے فقط دعا ہی کی ہے اور کبھی خطبہ جمعہ مین دعا کی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی استسقا کے واسطے شہر سے باہر تشریف لیگئے ہین اور استغفار کی ہے لہذا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالے کے نزدیک نماز استسقا سنت موکدہ نہین ہے بلکہ دعا واستغفار ہے اگر یہ نماز تنہا تنہا بغیر خطبہ کے پڑھی جاوے جائز ہے مگر مستحب یون ہے کہ مسلمان پہلے گھر سے نکلنے کے اپنے گناہون سے توبہ کرین اور اپنی وسعت کے لایق خیرات کرین اور تین روز متواتر روزے رکھین چوتھے روز سے پر پیادہ پا لباس کہنہ پیوند دار اگرچہ دھولا ہو مگر اوس مین

کچھ تکلف نہ پایا جاوے پہنکر اور خداے تعالیٰ کی رحمت واسعہ پر بھروسا اور یقین اپنی اجابت دعا کا کرکے سر جھکائے ہوئے متواضع حالت مین گھر سے باہر نکلے خواہ کسی مسجد کلان مثل عیدگاہ یا جامع مسجد مین جمع ہون خواہ صحرا مین جاکر تین روز تک نماز استسقا پڑھین اور اس مجمع مین ضعیف اور بوڑھے اور بزرگ لوگ بالخصوص سادات صالح و علماء متقی بھی ہون اور اون کی برکت سے بحسن ظن خداے تعالےٰ سے طلب باران کرین (فی وظائف النبی) اور امام بھی ہمراہ جماعت ہو اور اگر امام نہ جاسکے اور لوگون کو حکم کرے باہر نکلنے کا تو بھی جائز ہے اور بچون شیرخوار کو خواہ آدمی کے ہون خواہ مواشی کے اون کی ماؤن سے جدا کرین اور اپنے مواشی کو بھی اپنے ہمراہ لیجاوین اور ایک شرط استسقا سے یہ بھی ہے کہ شدت سے ضرورت باران کی ہو اور آسمان پر ہتیلی برابر ابر نہ ہو اور پانی کی آدمیون اور مواشی کو تکلیف ہو اگر ہو تو کافی نہ ہو ورنہ جائز نہین (فی فتاواے عالمگیریہ) جب امام نماز خطبہ سے فارغ ہو قبلہ رو کھڑا ہو اور پیٹھ آدمیون کی طرف کرکے اس طرح پر چادر مدور کو اولٹے کہ دائین ہاتھ کا کنارہ بائین ہاتھ کی طرف ہو جاوے اور بائین ہاتھ کا کنارہ دائین ہاتھ کی طرف ہو جاوے اور اگر مربع ہو تب اوپر کا رخ نیچے اور نیچے کا رخ اوپر ہو جاوے پس دایان بائین طرف اور نیچے کا اوپر کی طرف منقلب ہو جاوے فی شرح حصن حصین و صراط مستقیم۔

نماز قضا پڑھنے کا قاعدہ

اگر کسی شخص کی ایک دن رات کی نماز یعنی پانچ نمازین اور وتر قضا ہوئی ہین تو

ترتیب سے پڑھنا فرض ہے اور جب بعض وقتی ہون اور بعض قضا او سمین بھی ترتیب فرض ہے مگر تنگی وقت کی ترتیب کو ساقط کر دیتی ہے۔

نماز بیماری کی حالت مین

اگر کوئی شخص بیماری کے سبب سے یا کوئی مرض نماز کے اندر حادث ہونے سے یا قبل نماز کے کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع وسجود بدستور کرے اگر رکوع وسجود پر قادر نہ ہو تو بیٹھے ہو کر سر سے اشارہ کرے اور سجدہ مین رکوع سے زیادہ جھکے اور کوئی اونچی چیز سجدہ کے واسطے سامنے نہ رکھے اگر بیٹھنے پر بھی قادر نہ ہو چت لیٹے اور پاؤن قبلہ کی طرف کرے اور سر کے اشارہ سے نماز پڑھے یا کروٹ پر لیٹے مگر منہ قبلہ کی طرف کرے چت لیٹنا بہتر ہے اگر اشارہ سے بھی معذور ہے تو نماز مین تاخیر کرے اور آنکھ اور پلک اور دل سے اشارہ نکرے کیونکہ نہین تکلیف دیتا اللہ تعالے کسی کو مگر موافق طاقت اوسکی کے۔ لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا

نماز مسافرت

جو شخص کہ تین دن یا تین رات کی راہ کا اوسط چال سے ارادہ کرے اور شہر کے گھرون سے نکل جاوے تو وہ مسافر ہے اور اوسط چال خشکی مین اونٹ یا پیادہ کی ہے اور دریا مین جب ہوا موافق ہو اور پہاڑ مین جو کچھ کہ پہاڑ کے لایق ہو حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مدت قصر کی تین دن تین رات ہے کیونکہ یہ بھی ایک سفر کی رخصتون مین سے ہے جیسے مسح موزہ کا تین دن تین رات

مسافر کے واسطے جائز ہے چنانچہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ مسح کرے مقیم موزہ کا ایک دن اور ایک رات اور مسح کرے مسافر تین دن
اور تین رات پس یہی حدیث امام صاحب کی حجت ہے مسافر کے واسطے جب تک
کہ اپنے شہر مین نہ داخل ہو یا آدھے مہینے تک رہنے کی نیت نہ کرے کسی شہر
یا گاؤن مین تب تک اوس کے واسطے رخصت ہے یعنی اجازت ہے کہ چار
رکعت نماز فرض کو قصر کرے یعنی دو رکعت پڑھے پھر اگر نیت کی مسافر نے
آدھے مہینے سے کم ٹھیرنے کی یا نیت کی اقامت کی مدت کی یعنی پورے آدھے
مہینے کے ٹھیرنے کی دو جگہ مین یا کسی شہر مین داخل ہوا مگر اوس ارادے پر کہ
وہان سے کل یا پرسون چلا جاویگا اور اسمین اوسکو دیر ہو گئی تو ان صورتون
مین نماز قصر کرے اگرچہ ایک سال یا زیادہ اس طرح پر گذر جائے کہ آج جاؤن گا
یا کل مگر نیت پندرہ دن ٹھیرنے کی نہ کرے کیونکہ پندرہ دن مدت اقامت کے
ہین اور اقامت مین قصر کرنا جائز نہین ہے اگر مسافر نے امامت کی تو بھی
قصر کرے مگر مقتدی بعد سلام امام کے اُٹھ کر اپنی دو رکعت اَور پڑھ لین
اگر مقتدی ہے تو امام کے ہمراہ اپنی نماز کامل کرے اس صورت مین قصر نہین۔

نماز خوف

جس وقت حالتِ جہاد مین دشمن کا خوف زیادہ ہووے تو اوس وقت امام
مسلمانون کے دو گروہ کرے ایک گروہ کو دشمن کے مقابلہ مین کھڑا رہنے دے
اور دوسرے گروہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھے اگر مسافر ہے ورنہ دو رکعت ادا کرے

اگر مقیم ہے پھر بعد ادا ے ایک یا دو رکعت کے یہ گروہ دشمن کے مقابلہ کو جاوے اور وہ گروہ جو دشمن سے مقابلہ کر رہا تھا آوے اور امام کے ساتھ ایک رکعت یا دو رکعت ادا کرے جب نماز کامل ہو جاے امام سلام پھیرے پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلہ کو جاوے اور وہ پہلا گروہ جو دشمن سے مقابل تھا آوے اور اپنی اپنی نماز کو بغیر قرأت کے تمام کرے پھر یہ گروہ دشمن کے مقابلہ کو جاوے اور وہ دوسرا گروہ جو دشمن کے مقابلہ مین تھا آوے اور اپنی اپنی نماز قرأت کے ساتھ ادا کرے اور نماز فجر کا بھی حکم اسی طرح پر ہے اگر مغرب کی نماز مین پہلے امام دو رکعت پڑہے ایک گروہ کے ساتھ اور ایک رکعت دوسرے گروہ کے ساتھ پڑھے اور اگر زیادہ ہو کہ سوار گھوڑے سے نہ اوتر سکین تو تنہا تنہا اپنی سواریون پر نماز پڑھین اور رکوع وسجود اشارہ سے کرین اور اگر منہ بھی کعبہ شریف کی طرف نہ کر سکتے ہون تو جس طرف چاہین منہ کرین اور اگر شدت جنگ وبارانِ تیر و خدنگ سے نمازین قضا ہو جاوین تو مجاہدین پر مواخذہ نہین اس لئے کہ جنگ و جدل باطل کرتا ہے نماز کو اس واسطے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار نمازین جنگ خندق مین قضا ہو گئی تھین اگر حالت لڑائی مین نماز پڑھنا درست ہوتا تو کیون آنحضرت صلعم قضا فرماتے۔

نماز جماعت کی فضیلت

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلٰوۃُ الْجَمِیْعِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً یعنی نماز جماعت کی تنہا کی نماز سے ستائیس درجہ

زیادہ ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کچھ لوگون کو بعض نمازون مین نہ پایا فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ کسی
شخص کو لوگون کی نماز پڑھانے کا حکم کرون اور خود اون لوگون کو تلاش
کرون جو نماز مین نہین آتے اور اون کے گھر پھونک دون اور ایک روایت
مین یون ہے کہ مین اون لوگون کی طرف جاؤن جو نماز سے بیٹھ رہتے ہین پھر حکم
کرون کہ لکڑیون کے گٹھون سے اون کے گھر پھونک دئے جائین اور حضرت
انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مَنْ صَلّٰی اَرْبَعِیْنَ یَوْماً اَلصَّلٰوتُ فِی جَمَاعَۃٍ لَا تَفُوتُہُ فِیْھَا
تَکْبِیْرَۃُ الْاِحْرَامِ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ بَرَاءَتَیْنِ بَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ
وَبَرَاءَۃٌ مِّنَ النَّارِ یعنی جو شخص چالیس روز نمازین جماعت سے پڑھے
اس طرح پر کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو اللہ تعالےٰ اوسکے لئے دو علیحدگی لکھدیتا ہے
ایک نفاق سے علیحدہ رہنا دوسرے آگ سے علیحدہ رہنا۔ غرضکہ فضیلت
جماعت کی احادیث صحاح ستہ سے ثابت ہے بہرحال مسلمانون کو اس کی
مواظبت و مداومت ضروری ہے۔ اہل حقیقت لکھتے ہین کہ جب قیامت کا
دن ہوگا تو کچھ لوگ قبرون سے ایسے اوٹھینگے کہ اون کے چہرے ستارون
کی طرح چمکتے ہونگے فرشتے اون سے کہینگے کہ تمہارے اعمال کیا تھے
وہ جواب دینگے کہ جب ہم اذان سُنا کرتے تھے تو اوسی دم طہارت کو اُٹھ
کھڑے ہوتے تھے پھر دوسرا کام ہم کو حارج نہ ہوتا تھا۔ پھر ایک جماعت اُٹھے گی
کہ اونکے منہ چاند کی طرح روشن ہونگے وہ فرشتون کے سوال کے بعد یہ کہینگے کہ ہم

وقت سے پہلے وضو کیا کرتے تھے - پھر کچھ لوگ ایسے اوٹھینگے کہ اونکے چہرے سورج
کی طرح چمکتے ہونگے وہ فرشتون سے یہ کہینگے کہ ہم اذان مسجد مین ہی سُنا کرتے
تھے روایت ہے کہ اکابر سلف سے اگر تکبیر اولیٰ فوت ہو جاتی تھی تو وہ تین دن
تک اپنے نفسون پر سختی کرتے تھے اور اگر جماعت فوت ہوتی تھی تو سات
دن تک -

نماز گھر مین جانے اور باہر نکلنے کے وقت مستحب ہے

روایت کی ابو سلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تو اپنے گھر سے نکلے تو دو رکعتین
پڑھ لے یہ دو تجھکو بُرے نکلنے سے مانع ہونگی اور جب تو اپنے گھر مین داخل ہو
تو دو رکعتین پڑھ وہ تجھ کو بُرے داخل ہونے سے روکینگی اور ہر ایک امر کی
ابتدا جو خفیف نہ ہو اسی حکم مین داخل ہے یعنی اوس کی ابتدا مین دو رکعتین
پڑھنی مستحب ہین اور اسی وجہ سے دوگانہ احرام کے وقت اور دوگانہ سفر کی
ابتدا مین اور سفر سے واپس آنے کے وقت اور مسجد مین گھر مین سے جانے سے
پیشتر وارد ہین اور یہ سب دوگانے آنحضرت صلعم کے فعل سے ماثور ہین اور
بعض صلحا جب کوئی غذا کھاتے یا پانی پیتے تو دوگانہ پڑھتے اسی طرح جو امر
پیش آتا اوس مین ایسا ہی کرتے **ف** اور ہر امور کے شروع مین خدا تعالےٰ
کا ذکر تبرکاً ضرور چاہئے اور وہ تین طرح پر ہے - بعض افعال و امور ایسے ہین کہ
وہ کئی کئی دفعہ ہوتے ہین جیسے کھانا اور پینا تو اوسمین شروع بسم اللہ سے

چاہئے کیونکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ فِیْھَا بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ فَھُوَ اَبْتَرُ ترجمہ جو کام شان والا کہ خدا تعالےٰ کے نام یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع نہ کیا جاوے وہ ادھورا ہی رہتا ہے یہ روایت کی ابوداؤد و نسائی نے ابوہریرہ رضہ سے۔ دوسرے وہ امور ہین کہ بہت تو نہین ہوتے مگر اون مین دقت ہوتی ہے جیسے نکاح و نصیحت کا شروع اور مشورہ وغیرہ تو ان مین یہ مستحب ہے کہ ان باتون کو خدا کی حمد سے شروع کرے مثلاً نکاح پڑھانے والا کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مین نے اپنی لڑکی تیرے نکاح مین دی اور نوشہ کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مین نے نکاح قبول کیا۔ اور صحابہؓ کی عادت تھی کہ پیام کے ادا کرتے وقت اور نصیحت کرنے اور مشورہ کرنے مین اوّل حمد خدا و نعت سید الانبیا کیا کرتے تھے تیسرے وہ کہ بہت نہ ہوا کرتے ہون مگر ہونے کے بعد دیرپا ہون اور وقعت اون مین پائی جاتی ہو جیسے سفر اور نئے مکان کا خریدنا اور احرام باندھنا اور دوسرے امور ان کی طرح کے تو ایسے کامون کے پیشتر دوگانہ پڑھنا مستحب ہے اور اون سب مین سے ادنےٰ گھر مین جانا اور باہر آنا ہے کہ وہ بھی ایک چھوٹے سے سفر کی طرح ہے۔

نماز دوگانہ تحیۃ الوضو

جب انسان وضو کر چکے چاہئے کہ دو رکعتین پڑھے اسلئے کہ وضو ایک ثواب

اور اوس کا مقصود نماز ہے اور بے وضو رہنا ہر وقت لگا رہتا ہے یعنی آدمی ہر دم
وضو سے نہین رہ سکتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ آدمی پہلے نماز سے بےوضو ہو جاوے
اور پہلے وضو کی محنت بیکار جاوے اس لئے مستحب ہے کہ وضو کرتے ہی
اوسکا مقصود جلدی ادا کیا جاوے تاکہ یہ مقصود فوت نہ ہونے پاوے اور یہ
بات حضرت بلالؓ کی حدیث سے معلوم ہوئی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین جنت مین داخل ہوا تو دیکھا مین نے اوسکے اندر
بلالؓ کو پس پوچھا مین نے بلالؓ سے کہ تو کس طرح مجھ سے پہلے جنت مین
داخل ہو گیا کہا کہ مین اور کچھ نہین جانتا صرف اتنا ہے کہ جب مین نیا وضو
کرتا ہون تب ہی اوس کے بعد دو رکعتین پڑھتا ہون یا اور کسی طرح فرمایا۔

ف یہ روایت کی بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے ۱۲

نماز تحیۃ المسجد سنت ہے

یہ نماز دو رکعتون یا زیادہ سے یہان تک سنت ٹھیرائی گئی ہے کہ جمعہ کے روز
اگر امام خطبہ پڑھتا ہو تب بھی ساقط نہین ہوتی باوجودیکہ خطبہ سننا واجب
موکدہ ہے اور اگر مسجد مین جاکے فرض یا قضا مین مصروف ہو گیا تو تحیۃ المسجد
ادا ہو گیا اور ثواب حاصل ہوا اس لئے کہ مقصود یہ ہے کہ شروع مسجد مین
جانا ایسی عبادت سے خالی نہ ہو جو مسجد کے لئے خاص ہے تاکہ مسجد کا حق
ادا ہو اور اسی وجہ سے بے وضو مسجد مین جانا مکروہ ہے۔ اور اگر مسجد مین سے
دوسری طرف جانے کو یا مسجد مین بیٹھنے کے لئے داخل ہو تو چار بار سُبْحَانَ
اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لے۔ کہتے ہین

کہ ان کا ثواب برابر دو رکعتون کے ہے۔

نماز وتر واجب ہے

حضرت انس رضؓ بن مالک نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عشا کے بعد تین رکعتون کا وتر پڑھتے تھے اوّل رکعت مین سبح اسم یا انّا انزلنا اور دوسری مین کافرون اور تیسری مین اخلاص پڑھا کرتے تھے یہ روایت کی ترمذی و نسائی وابن ماجہ نے حضرت ابن عباسؓ سے اور ایک حدیث مین ہے کہ آنحضرت صلعم بعد وتر کے دو رکعتین نفل پڑھتے تھے یہ روایت کی مسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔ جو نفل کہ بعد نماز وتر بیٹھ کر پڑھے جاتے ہین اون مین اوّل رکعت مین اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوم رکعت مین کافرون پڑھنا چاہیے۔

نماز کعبہ شریف

کعبہ شریف مین فرض و نفل پڑھنا درست ہے نزدیک حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے اس لیے کہ روایت ہے صحیحین مین حضرت ابن عمرؓ سے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے کعبہ مین اور اُسامہؓ اور بلالؓ اور عثمانؓ بن طلحہ آنحضرتؐ کے ہمراہ تھے پس بند کرلیا اوس کو پھر رہے تھوڑی دیر اوس مین کہا ابن عمرؓ نے کہ پوچھا مین نے بلالؓ سے جس وقت نکلے کہ کیا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ کیے دو ستون بائین طرف اور ایک داہنی طرف

اور تین پیچھے اپنے پھر نماز پڑھی تو تھا خانہ کعبہ اوس دن چھ ستون پر۔

نماز مستحب و نفل

دو رکعت یا چار رکعت نماز عصر سے قبل اور چھ رکعت بعد نماز مغرب اور ایک روایت مین بیس رکعت بھی آئی ہین جس کو نماز اوابین بھی کہتے ہین اور چار رکعت قبل از نماز عشا اور دو رکعت بعد از نماز عشا بیٹھ کر پڑھنا باعث اجر عظیم و ثواب جسیم ہہے اور اسی قبیل سے نوافل شب برات و شب قدر کی ہین سواے اسکے جس قدر کہ نوافل کہ ہر دن رات مین مسلمان پڑھتے ہین عنداللہ اون کے مدارج زیادہ ہوتے ہین بہرحال ایسے اشغال اکثر زہاد و عباد کے ہوا کرتے ہین یا جس کو خداے تعالے توفیق رفیق کرے۔

نماز سواری

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ تھے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اپنی سواری پر جس طرف متوجہ کرتے سواری آنحضرتؐ کو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑھتے سفر مین سواری پر نماز شب کے سواے فرض کی اور وتر بھی پڑھتے اپنی سواری پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نماز پڑھتے جس طرف متوجہ ہوتی سواری ولیکن وقت تکبیر تحریمہ کے مُنہ قبلہ کی طرف کرتے جیسا کہ حضرت انسؓ کی حدیث مین آیا ہے اور اشارہ کرتے یعنی رکوع و سجود اشارہ سے کرتے پس اس حدیث مین دو حکم مذکور ہوئے ایک تو یہ کہ سواری پر نفل

پڑھنے جائز ہین اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین ذکر رات کی نماز کا واقع ہوا ہے لیکن اور حدیثون مین نفل عام آئے ہین پس شامل ہین سنت موکدہ کو اور سوائے اونکے کو اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مستحب ہے اوترنا سنت فجر کے لئے اور ایک روایت ہین واجب ہے اور اس لئے جائز نہین ہے ادا کرنا اونکا بیٹھے ہوئے بغیر عذر کے اور فرض سواری پر درست نہین مگر بعذر کہ جنگل مین ہو اور غالب اوسمین خوف ہلاکت کا نفس یا مال پر ہو یعنی خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سے دور پڑنے کا یا راہ بھول جانے کا یا جانور سواری کا سرکش ہو کہ اوسپر سوار نہ ہو سکے بعد اوترنے کے یا مصلی بڈھا اور ضعیف ہو کہ سوار آپ نہ ہو سکے اور نہ کسی کو پاوے کہ سوار کردے یا کیچڑ ایسی ہو کہ نماز اوسپر ممکن نہ ہو یا عذر مینہ کا ہو تو ان صورتون مین فرض سواری پر جائز ہے کیونکہ ضرورتین مستثنیٰ ہین قواعد شرع سے کذا فی شرح الہدایۃ اور کہا طحاوی نے کہ وجہ پڑھنے وترون کی سواری پر ہمارے نزدیک یہ ہے کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر سواری پر پہلے حکم کرنے اور تاکید کرنے وترون کے پھر جب تاکید کی بعد اسکے اور نہ رخصت دی بیچ ترک اوسی کے اور نہ پڑھتے ہون چنانچہ ثابت ہوا ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ نماز پڑھتے یعنی نفل سواری پر اور وتر پڑھتے تھے زمین پر اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اپنے موطا مین بہت آثار صحابہؓ اور تابعین سے لائے ہین کہ آنحضرتؐ اوترتے تھے وترون کے لئے اور شمنی نے لکھا ہے کہ نماز جنازہ اور نماز نذر مانی ہوئی اور سجدہ تلاوت

کا زمین پر پڑھا ہو سواری پر جائز نہین اور دوسرا یہ حکم ہے کہ جائز ہونا نماز کا سواری پر ساتھ شرط سفر کے ہے چنانچہ جمہور آئمہ اسپر ہین اور ایک روایت ابی حنیفہ اور ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہما سے بھی اسی طرح ہے اور صحیح روایت مذہب ابی حنیفہ مین یہ ہے کہ شرط کیا گیا ہے ہونا مصلی کا باہر شہر کے مسافر ہو یا نہ ہو اور مسافر اگر اندر شہر کے ہو جائز نہین اوس کو نفل پڑھنے سواری پر نزدیک ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اور نزدیک محمد رحمۃ اللہ علیہ کے جائز ہین مگر مکروہ اور ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہین اسکا بعد ازان اختلاف کیا ہے اس مین کہ کتنی دور شہر سے پہونچ لے تو نماز سواری پر جائز ہے بعضون نے دو فرسخ لکھے ہین بعضون نے تین فرسخ تک بعضون نے کہا کہ ایک کوس اور صحیح یہ ہے کہ جائز ہے بعد جدا ہونے کے گھرون شہر سے جیسا کہ جواز قصر مین آیا ہے۔

فتوے نماز ریل مع ضروری مسائل



حامدا	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ومصلیا

سوال - کیا فرماتے ہین علماے دین اس مسئلہ مین کہ سواری ریل میں

کھڑے ہوکر یا بیٹھکر نماز پڑھنی چاہیے یا نہین اگر کھڑے ہوکر ادا کی جائے
تو ریل کی چھت سر مین لگتی ہے دوم یہ کہ تختہ جانب پورب ہے اُس مین اور
جانب پچھم کے تختہ کے درمیان مین فاصلہ اس قدر ہے کہ اندیشہ گرنے کا ہے
سوم یہ کہ بحالت قیام ریل اوتر کر نماز پڑھنے مین یہ خیال ہے کہ ریل روانہ
ہو جائے گی اور مال کا بھی نقصان ہوگا اور خود بھی رہجائیگا تو اس حالت
مین کس طرح نماز ادا کرے بینوا و توجروا

جواب نماز پڑھنے کے لئے ریل سے اُترنے کی حاجت نہین ہے
اگر ریل مثل سریر موضوع علی الارض کے ہے تو ظاہر ہے اور یہی صحیح بھی معلوم
ہوتا ہے اور اگر مثل عجلہ محمولہ علی الدابہ کے بھی مانی جاوے تب بھی بوجہ
عذر کے اُترنے کی کوئی ضرورت نہین اور عذر یہی ہے کہ چلتی ہوئی ریل مین
اُتر نہین سکتا کھڑی ریل مین ریل کے چلدینے اور مال کے تلف ہونے کا
اندیشہ ہے اور اگر یہ بھی امید ہو کہ نماز کے وقت رہنے تک مجھ کو اُتر کر
پڑھنا ممکن ہے تب بھی ریل مین پڑھنا جائز ہوگا کیونکہ عذر وقت شروع
نماز کے معتبر ہے اگرچہ آخر وقت مین زوال اُسکا متوقع ہو البتہ ایسی صورت
مین انتظار آخر وقت مستحب تک مستحب ہوگا پس ہرگاہ معلوم ہوا کہ اُترنے
کی کچھ حاجت نہین تو اگر قیام پر قدرت نہ ہو تو بیٹھکر پڑھنا درست ہے خواہ
کسی شکل سے بیٹھے اور اگر رکوع وسجود بوجہ شرقی غربی ہونے تختون کے
متعذر ہو تو اشارہ سر سے ان دونون کو ادا کرلے اور سجدہ کو رکوع سے ذرا
پست کرے باقی رہی یہ بات کہ اس نماز کا اعادہ بھی ضروری ہے یا نہین

اِس کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر بعض شروط وارکان کی ادا سے بوجہ عذر سماوی کے
عاجز ہوا تو اعادہ ضروری نہیں ہوتا اور اگر عذر من جہۃ العباد ہو تو اعادہ
واجب ہوتا ہے اور اِس صورت مین چونکہ دونوں جانب رائے جاتی ہے
اگرچہ غلبہ رائے کا عذر سماوی کے جانب ہے لہذا بہتر ہے کہ ایسی نماز کا اعادہ
کرلے۔ **والدلائل ھذہ** ؎ وان لم یکن طرف العجلۃ علی الدابۃ
جاز لو واقفۃ لتعلیلھم انہا کالسریر در مختار قولہ لو واقفۃ کذا
قیدہ فی شرح المنیۃ ولم ارہ لغیرہ یعنی اذا کانت العجلۃ علی الارض
ولم یکن شیئ منھا علی الدابۃ وانما لھا حبل مثلاً یجرھا الدابۃ
تصح الصلوٰۃ علیھا لانہا کالسریر الموضوع علی الارض مقتضی ھذا التعلیل
انہا لو کانت سائرۃ فی ھذہ الحالۃ لا تصح الصلوٰۃ علیھا بلا عذر وفیہ
تامل لان جرھا بالحبل وھی علی الارض لا یخرج بہ عن کونہا علی الارض
ویفیدہ عبارۃ التاتارخانیہ عن المحیط وھی لو صلی علی العجلۃ ان کان طرفہا
علی الدابۃ وھی تسیر یجوز فی حالۃ العذر لا فی غیرھا وان لم یکن طرفہا
علی الدابۃ جازت وھو بمنزلۃ الصلوٰۃ علی السریر الخ فقولہ وان لم یکن
لہا یفید لما قلنا لانہ راجع الی اصل المسئلۃ وقد قیدہ بقولہ وھی
تسیر ولو کان الجواز مقیدا بعدم السیر لقیدہ بہ فتامل شامی ج ۱ ص۔
(۲) واما الصلوٰۃ علی العجلۃ ان کان طرف العجلۃ علی الدابۃ وھی تسیر
ولا تسیر فھی صلوٰۃ علی الدابۃ فتجوز فی حالۃ العذر المذکور فی التیمم لا فی
غیرھا ومن العذر المطروطین یغیب فیہ الوجہ وذھاب الرفقاء ودابۃ

؎ اس عبارت سے ریل پر جواز تیمم بھی ثابت ہوتا ہے ۱۲ منہ

لا تركب الا بعناء او بمعين در مختار فقوله المذكور فى التيمم بان يخاف
على ماله او نفسه او يخاف من فاسق ط شامى ج ا ص۲۳۰ (۳) تنبيه
بقى شيئ ولم ار من ذكره وهو ان المسافر اذا عجز عن النزول لعذر من
الاعذار المارة وكان على رجاء زوال العذر قبل خروج الوقت كالمسافر
مع ركب الحاج الشريف هل له ان يصلى العشاء مثلاً على الدابة او المحمل
فى اول الوقت اذا خاف من النزول ام يوخر الى وقت نزول الحاج فى
نصف الليل لاجل الصلوة والذى يظهر لى الاول لان المصلى انما يكلف
بالاركان والشروط عند ارادة الصلوة والشروع فيها وليس لذلك
وقت خاص ولذا اجازله الصلوة بالتيمم فى اول الوقت وان كان يرجو
وجود الماء قبل خروجه وعللوه بانه قد اداها بحسب قدرة الموجودة
عند انعقاد سببها وهو ما اتصل به الاداء الخ ومسئلتنا كذلك شامى
ج ا ص۴۷۰ (۴) وندب لراجيه رجاء قويا اخر الوقت المستحب ولم يوخر
وصلى جاز ان كان بينه وبين الماء ميل والالا در مختار مع الشامى
(۵) او وجد لقيامه الما شديدا صلى قاعدا كيف شاء على المذهب
در مختار ص۵۰۹ صلى الفرض فى فلك جار قاعدا بلا عذر صح واساء وقالا
لا تصح الا بعذر وهو الاظهر برهان در مختار ص۵۱۲ (۶) وان تعذرا اومى
قاعدا ويجعل سجوده اخفض من ركوعه در مختار ص۵۰۹ (۷) بقى ههنا شيئ
ولم يذكره وهو انه هل يجب اعادة تلك الصلوة فى هذه المسئلة
وفى مسئلة النهاية السابقة قال فى الحلية فيه تامل والاشبه الاعادة

تفریعاً علی ظاہر المذہب فی الممنوع من ازالۃ الحدث بصنع العباد اذا تیمم وصلی الخ شامی مسئلۃ غسل الرجل بین الرجال والنسآء او غسلہا بینہم او بینہن صـــــ وَاللہُ اعلم سوال کیا فرماتے ہین علماء دین اس بارہ مین کہ تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ریل کے متعلق یہ امور قانوناً ممنوع ہین مقدار معین سے زیادہ اسباب بلا محصول لیجانا۔ تعداد مقررسے اگر گاڑی مین مسافر کم ہون تو کسی کو سوار ہونے سے روکنا خواہ بحیلہ یا بجبر۔ کم درجہ کا ٹکٹ لیکر بڑے درجہ مین سوار ہونا۔ خلاف قواعد مقررہ پلیٹ فارم پر جانا۔ ریل کے اسباب کا اس طرح استعمال کرنا کہ اُسکی مالیت مین نقصان آجاوے۔ چھوٹے لڑکے کا جس کا ٹکٹ قانوناً لینا چاہئے بلا ٹکٹ لیجانا جس لڑکے کا پورا ٹکٹ لینا چاہئے نصف ٹکٹ پر لیجانا۔ ریلوے سفر کے لئے جس کو پاس دیا گیا ہے اُس کے سوا دوسرے کو اُس پاس سے سفر کرنا۔ آمدورفت کے ٹکٹ سے لوٹتے وقت لینے والے کے سوا دوسرے کو اُس ٹکٹ سے سفر کرنا جس مریض کو سفر کرنے سے قانوناً ممانعت ہے اُسے جانا یا ایسے مریض کو لیجانا بلا اجازت ہمراہی مسافرون کے حقہ یا چلم پینا۔ جس مسافر کے پاس مقدار معین سے زیادہ مال ہو اُسے اپنے زائد مال کو دوسرے مسافر کے نام سے جسکے پاس کم مال ہے لیجانا۔ جب درجہ مین پورے دس مسافر ہون تو بلا رضامندی سب لوگون کے دسوین حصہ سے زائد جگہ سے منتفع ہونا۔ اگر غلطی سے سواری یا مال کا محصول کم لیا گیا ہو تو باوجود اطلاع ہونے کے اوسکا ادا نہ کرنا۔ شریعت کے اعتبار سے اِن امور کا کیا حکم ہے ان کے

خلاف کرنا جائز ہے یا نہین بینوا توجروا الجواب چونکہ ان سب صورتون مین بوجہ خلاف قواعد ریلوے ہونے کے ملک غیر مین بلا اذن تصرف کرنا لازم آتا ہے اس لئے یہ سب امور حرام ہین اسی طرح کوئی بات ایسی نہ کرنی چاہیے جو خلاف معاہدہ اور بلا اجازت ہو بلکہ اگر ملازمان ریلوے بھی کسی وجہ سے رعایت کرین خواہ مفت یا بالمعاوضہ اُن کی رعایت بھی قبول کرنا جائز نہین واللہ اعلم۔ چونکہ اکثر لوگ ریل کے متعلق احکام سے بالکل ناواقف ہین جس سے طرح طرح کی دقتین دنیوی و اُخروی پیش آتی ہین خصوصاً نماز کے مسائل سے ناواقفیت کی وجہ سے اکثر اوقات لوگون کی نماز قضا ہو جاتی ہے جس سے خود اُن کے دلون کو بھی بہت قلق ہوتا ہے اِس لئے خیر خواہی اسلامی مقتضی ہوئی کہ بعض ضروری مسائل کثیر الوقوع جن سے لوگ غافل ہین اور مسائل نماز سے سب کو آگاہ کر دیا جاوے تاکہ ان امور مین احتیاط رکھین اور ریل پر نماز ترک کر کے گنہگار نہ ہون چنانچہ دو فتوے مرتبۂ علماء مدرسہ جامع العلوم کانپور ایک مشتمل بہ نماز ریل دوسرا دربارہ احکام ضروری متعلق ریل جو مجھے بہم پہونچے ہین شائع کرتا ہون اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عمل نصیب فرماوے آمین۔

المشتہر

محمد عبد القیوم مالک مطبع قیومی ابن حاجی محمد یعقوب صاحب

سلمہ اللہ الواہب

استفتا

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ اکثر اوقات بحالت سفر ریل مین نمازی کو سخت دشواریان پیش آتی ہین بعض وقت پانی میسر نہین ہوتا بعض موقعون پر جگہ نہین ملتی بعض صورت مین سمت ٹھیک نہین ہوتی آیا درصورت نہ ملنے پانی کے تیمم کرلیا جاوے اور درحالت جگہ نہ ملنے کے اشارہ سے نماز ادا کیجاوے اور سمت کا عمل اوس طرح کیا جاوے جیسا جہاز اور کشتی پر حکم ہے نہایت ضرورت ہے اس مسئلہ کی اس کا جواب بدلائل مدلل بنابر مذہب ابو حنیفہ رح کے تحریر فرمائیے کیونکہ سفر ریل مین اکثر نماز قضا کر دیتے ہین بینوا توجروا

الجواب

اگر ریل مین پانی نہ ملے اور قریب اسٹیشن پر پہونچنے پر امید پانی ملنے کی نہ ہو تو اخیر وقت تک انتظار کرین اور جب اندیشہ نماز قضا ہونیکا ہو جاوے تو تیمم سے نماز ادا کرلینی چاہئے اور ایسے ہی جگہ نہ ملنے پر بھی انتظار کیا جاوے جب وقت نکلنے کا اندیشہ ہو تو اشارہ سے اوس وقت نماز ادا کرلینی چاہئے مگر ان دونون صورتون مین پھر اطمینان کے وقت اعادہ نماز کا اولیٰ اور اقرب الی الاحتیاط ہے اور سمت قبلہ وقت نماز شروع کرنے کے متعین و متحقق کرلینی چاہئے پھر اگر اثناء نماز مین ریل پھر جاوے اور اطلاع ہو جاوے تو پھر جانا چاہئے اور اگر اطلاع نہ ہو تو خیر پھر اعادہ نہین آتا فقط والسلام

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

رشید احمد

استفتا

کیا فرماتے ہین علماء دین اس مسئلہ مین کہ اکثر اوقات بحالت سفر ریل مسافر کو نماز پڑھنے مین سخت دشواریان پیش آتی ہین بعض وقت مین پانی میسّر نہین آتا بعض موقع پر جگہ کم و تنگ ملتی ہے بعض صورت مین سمت کعبہ ٹھیک نہین ہوتی۔ آیا در صورت پانی نہ ملنے کے تیمم کر لیا جاوے اور درحالت جگہ نہ ملنے کے اشارہ سے نماز ادا کیجاوے اور سمت کا عمل اوس طرح پر ہو جیساکہ جہاز یا کشتی پر حکم ہے اسکا جواب کتب فقہ سے مع عبارت عنایت ہو۔ بینوا و توجروا۔

الجواب

اگر ریل مین نماز کا وقت آجاوے اور پانی موجود نہ ہو اور اسٹیشن بھی قریب نہو تو نماز تیمم سے درست ہے۔ ایسے ہی اگر سمت ریل کی قبلہ کی طرف ٹھیک نہو تو اوس کو اسباب وغیرہ رکھکر قبلہ کی طرف نماز ادا کرنا چاہئے اور تھوڑا انحراف نماز کی صحت مین مضر نہین ہے البتہ اگر بالکل ہی جنوب یا شمال کی طرف رُخ ہوگا تو نماز درست نہ ہوگی اور اشارہ سے نماز درست نہ ہوگی اس لئے کہ جہت کا بھی انتظام ہو سکتا ہے اور اتنی جگہ بھی مل سکتی ہے کہ نماز ادا کرلے اور اگر بالفرض کوئی صورت ادا کی نہین ہے تو اوس وقت اشارہ سے نماز ادا کرلے اور پھر جب قدرت ہو اوسوقت اعادہ کرلے فقط والسلام

بندہ آنکھون کی معذوری کے سبب نقل روایات سے مجبور ہے فقط والسلام

بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

قال فی در المختار من عجز عن استعمال الماء لبعده میلاً الخ تیمم فی الشامی هو المختار فی المقدار۔ ولغیرہ ای غیر معاینها اصابة جهتها بأن یبقی شیئ من سطح الوجه مسامتاً للکعبة او لهوائها الخ ومنها القیام فی فرض لقادر علیه وعلی السجود الخ فقط

الجواب صحیح کتبه عزیز الرحمن عفی عنه

الجواب صحیح عزیز الرحمن عفی عنه

(مہر: حسبنا اللہ ... سنت ... احمد) (مہر: فتح محمد ... ۱۳۱۵ھ) اصاب المجیب

محمد حسن عفی عنه

مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی الجواب صحیح

بندہ محمود عفی عنه

جواب مولانا مولوی رشید احمد صاحب کا بہت ہی ٹھیک ہے راکب ریل کو ان شرائط مذکورہ کا ضرور لحاظ رکھنا چاہیئے۔

(مہر: عفی اللہ محمد عبد الغنی عنه)

الجواب صحیح

محمد رمضان عفی عنه واعظ جامع مسجد آگرہ مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

استفتاء ۵۱

ما قولکم اندرین مسئلہ کہ نماز فرض وواجب وسنت فجر بر ریل گاڑی کہ درین زمان شائع وذائع گردیدہ در حالت حرکت بلا عذر جائز است یا نہ واگر ہست پس عذر عدم توقف آن وقت نماز وخوف تلف اسباب وتنہائی از رفقا وعدم رکوب بار دیگر

۵۱ یہ فتویٰ مجموعہ فتاویٰ جناب مولانا الحافظ الحاج محمد عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ لکھنوی کے صفحہ ۳۴ جلد اوّل سے نقل کیا گیا ۱۲

از اعذار شرعیہ است یا نہ وہنگام تحقیق اینہا نماز بران جائز است یا نہ و استقرارے
جائے نماز شرط است یا نہ بینوا و توجروا۔

ہو المصوب - ہمہ نمازہا در ریل در حالت حرکتش بلا عذر جائز است حسب
روایات فقیہ و تصریحات اکابر حنفیہ و شافعیہ و اعذار مذکورہ در سوال بلا شبہ
از اعذار شرعیہ است موافق تصریحات فقہا و استقرار محل ادائے نماز شرط نیست
بیان امر اوّل اینکہ روایات معتمدہ ناطق اند باینکہ نماز بر عجلہ کہ طرفش بر دابہ نہادہ
نباشد خواہ آن عجلہ سائر بنفسہا باشد خواہ بہ تیسیر شخصے و خواہ دابہ آنرا بواسطہ
رسن کشد جائز است بلا عذر در نہر فائق مرقوم است والعجلۃ ان لم یکن طرفہا
علی الدابۃ فکالسریر انتہٰی و در مختار الفتاوٰی مسطور است لو سجد علی
العجلۃ ان کانت علی البقر لا یجوز وان کانت علی الارض یجوز انتہٰی
و در فتح القدیر محرر است و علی العجلۃ علی الارض یجوز کالسریر لا ان کانت
علی البقرۃ کالبساط المشدود بین الاشجار انتہٰی و عینی در شرح کنز نوشتہ
است والعجلۃ کالدابۃ ان کان طرفہا علی الدابۃ سوآء کانت سائرۃ
اولا وان لم یکن کالسریر انتہٰی پس ازین روایات ظاہر است کہ نماز بر عجلہ
کہ طرف آن بر دابہ نباشد خواہ آن عجلہ خود بخود سیر کند یا بتحریک شخصے یا رسنے
دران نماز جائز است چہ شق ثانی مطلق است و بجائے خود مصرح است المطلق
یجری علی اطلاقہ واگر اضافہ بران مطلوب است پس در المختار ملاحظہ رود کہ
در ذیل قول صاحب درمختار لو واقفۃ می فرماید کذا قیدہ فی شرح المنیۃ
ولم ارہ لغیرہ یعنی اذا کانت العجلۃ علی الارض ولم یکن شیئ منہا

على الدابة وانما لها حبل مثلاً تجرها الدابة يصح الصلوٰة عليها بلا عذر
لانها حج كالسرير الموضوع على الارض ومقتضى هذا التعليل انها لو كانت
سائرة فى هذه الحالة لا يصح الصلوٰة عليها بلا عذر وفيه تامل لان
جرها بالحبل وهى على الارض لا يخرجها عن كونها على الارض ويفيده
عبارة التاتارخانية عن المحيط وهى لو صلى على العجلة ان طرفها على الدابة
وهى تسير يجوز فى حالة العذر ولا يجوز فى غيرها وان لم يكن طرفها على
الدابة جازت وهى بمنزلة الصلوٰة على السرير الخ فقوله وان لم يكن الخ
يفيد ما قلنا لانه راجع الى اصل المسئلة وقد قيدها بقوله وهى
تسير ولو كان الجواز مقيداً بعدم السير لقيد به فتامل انتهى وقسطلانى
در شرح صحيح بخارى تحت حديث كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسبح على
الراحلة قبل اى وجه الحديث ارشاد فرموده وهى سائرة فلو صليت على
هودج عليها وهى واقفة صحت وكذا لو كان فى سرير يحمله رجال
ولو مشوا به انتهى وبيان امر دوم آنكه فقهاء اعذار مذكوره را از اعذار شرعيه
شمرده اند در ظهيريه موجود است لا يجوز المكتوبة الا بعذر من الاعذار
ان يخاف من نزول الدابة بنفسه على نفسه او دابته من سبع
او لص او كان طين لا يجد على الارض مكاناً جافاً او كانت الدابة
جموحاً لو نزل لا يمكنه الا معين او كان شيخاً كبيراً انتهى ودر فتاوى قاضى خان
مرقوم است ومن الاعذار ان يخاف من نزول الدابة على نفسه او على
دابة من سبع او لص او كان فى طين وردغة لا يجد على الارض

مکاناً یا بساً الخ وصاحب درمختار بارش باران وذهاب رفقا را نیز منجمله اعذار
شرعیه شمرده وبیان امر سوم اینکه استقرار محل اداے نماز شرط نیست چه آنفا معلوم
گردید که شامی نماز بر عجله مجروره بجبل جائز داشته وقسطلانی نماز بر تخت روان بردوش
مردم بلاعذر جائز نوشته پس شرط بودن استقرار را چه معنی ومعهذا در کتب معتمده
بجاے خود مصرح است که نماز بر سفینه مربوط بشط مطلقاً جائز است خواه آن
سفینه مستقر بر زمین باشد یا نه کما فی الهدایة وتبیین الحقائق والبحر الرائق
وغیرها والله اعلم وعلمه اتم۔

حرره خادم علماء الراسخین المفتقر الی رحمة الله الصمد السید امیر احمد عفی عنه

هو الموفق۔ شکے نیست درین که نماز خواه فرض باشد یا غیر آن در ریل گاڑی
خواه متحرک [له] باشد یا ساکن جائز است واعذار مذکوره سوال موکده جواز هستند
والله اعلم

حرره ابو الحسنات محمد عبد الحی عفا الله عنه

خاتمه

یہان تک جو کچھ کہ لکھا گیا اوسمین جملہ نمازون اور اونکے متعلق مسائل وارکان وغیرہ کا
بیان تھا چونکہ بعض اوقات اکثر موقعون پر ضروری خطبون کی بھی ضرورت ہوتی ہے
اسلیئے بنابر رفع حاجت چند خطبے جو مجموعہ خطب سے اخذ کیئے ہین قلمبند کیئے جاتے ہین
تاکہ طالب وقت حاجت کے متردد نہ ہو چنانچہ وے خطبے یہ ہین والتوفیق من اللہ تعالے

—— ❋ ——

[له] قال رحمه الله فی عمدة الرعایة قوله الا بعذر ولهذا هو الحکم فی الصلوة علی الراکب الرفقانی العماری علی الدابة فان الصلوة فیه جائزة سائراً او کان ساکناً لانه کالسریر لکن لا یمکن القیام الا بعذر ۱۲

خطبہ مختصر روز جمعہ موافق روایت فقیہ ابو اللیث سمرقندی علیہ الرحمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ وَلَا یَزَالُ حَیًّا قَیُّوْمًا عَالِمًا قَدِیْرًا اَمَدًا بَرًّا سَمِیْعًا بَصِیْرًا ✦ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَاَكْبِرْهُ تَكْبِیْرًا ✦ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَی النَّاسِ كَافَّةً بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰۤی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا ✦ اَمَّا بَعْدُ فَیَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا اِلٰی مَعَالِمِكُمْ ✦ وَاِنَّ لَكُمْ نِهَایَةً فَانْتَهُوْا اِلٰی نِهَایَتِكُمْ ✦ فَاِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَیْنَ مَخَافَتَیْنِ ✦ بَیْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰی لَا یَدْرِیْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ ✦ وَبَیْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِیَ لَا یَدْرِیْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ بِهٖ ✦ فَلْیَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَّفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ ✦ وَمِنْ حَیٰوتِهٖ لِمَوْتِهٖ ✦ وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ ✦ وَمِنْ دُنْیَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ ✦ فَاِنَّ الدُّنْیَا خُلِقَتْ لَكُمْ وَاِنَّكُمْ خُلِقْتُمْ لِلْاٰخِرَةِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُّسْتَعْتَبٍ وَّلَا بَعْدَ الدُّنْیَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ ✦ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ✦ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ✦ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ✦ اَقُوْلُ قَوْلِیْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِیْ وَلَكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝

خطبۂ ثانیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ۔ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۔ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۔ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ ۔ خُصُوْصًا عَلٰى خَيْرِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَآءِ بِالتَّحْقِيْقِ ۔ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ وَعَلٰى مُزَيِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ وَعَلٰى كَامِلِ الْحَيَآءِ وَالْاِيْمَانِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۔ وَعَلٰى مَظْهَرِ الْعَجَآئِبِ وَالْغَرَآئِبِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ ۔ وَعَلَى الْاِمَامَيْنِ الْهُمَامَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ ۔ اَبِيْ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ۔ وَعَلٰٓى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ

النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا + وَعَلٰى عَمَّيْهِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ اَبِي عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا + وَعَلَى السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ وَسَائِرِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالتَّابِعِيْنَ الْاَبْرَارِ الْاَخْيَارِ اِلٰى يَوْمِ الْقَرَارِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ + اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اِنَّكَ سَمِيْعٌ مُّجِيْبُ الدَّعْوَاتِ + اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْاِمَامِ الْعَادِلِ وَالْخَيْرِ وَالطَّاعَاتِ وَاتِّبَاعِ سُنَنِ سَيِّدِ الْمَوْجُوْدَاتِ + اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ + وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ + عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ + اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ +

خطبہ جمعہ اخیرہ رمضان المبارک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ زَيَّنَ السَّمَاءَ بِالْكَوَاكِبِ + وَزَيَّنَ الْمَلٰئِكَةَ بِجِبْرَئِيْلَ + وَزَيَّنَ الْاَنْبِيَاءَ بِمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ + وَزَيَّنَ الْجَنَّةَ بِالْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ + وَزَيَّنَ الْقِبْلَةَ بِالْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ + وَزَيَّنَ الْكُتُبَ بِالْقُرْاٰنِ + وَزَيَّنَ الْقُرْاٰنَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ + وَ

زَيَّنَ الْاَيَّامَ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ ۔ وَزَيَّنَ اللَّيَالِي بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ الَّتِي هِيَ خَيْرٌ
مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۔ وَزَيَّنَ الشُّهُوْرَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ
الْقُرْاٰنُ ۔ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۔ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً يَّنَالُ بِهَا الشَّاهِدُ
دَارَ الرِّضْوَانِ ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ دَعَا الْخَلْقَ اِلَى التَّوْحِيْدِ وَ
الْاِيْمَانِ ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ مَا طَلَعَ النَّيِّرَانِ وَتَعَاقَبَ
الْمَلَوَانِ فِي الْبَوَادِيْ وَالْعُمْرَانِ ۔ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ مَضٰٓى اَكْثَرُ
شَهْرِ رَمَضَانَ كَمَا سَتَمْضِيْ بَقِيَّةُ الزَّمَانِ ۔ مَرْحَبًا لِّلسَّابِقِيْنَ حَلْبَةَ
الرِّهَانِ ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ۔ شَهْرٌ صَوْمُ نَهَارِهٖ
جُنَّةٌ مِّنَ النِّيْرَانِ ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ۔ شَهْرٌ
قِيَامُ لَيْلِهٖ رَحْمَةٌ وَّرِضْوَانٌ ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ۔
شَهْرٌ قَالَ فِيْهِ حَبِيْبُ الرَّحْمٰنِ مَنْ صَامَهٗ وَقَامَ فِيْهِ اِيْمَانًا وَّ
احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْعِصْيَانِ ۔ اَلْوَدَاعُ
اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ۔ شَهْرٌ فِيْهِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ ۔ فَرْحَةٌ
عِنْدَ اِفْطَارِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ
يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ۔ لِكُلِّ طَاعَةٍ جَزَاءٌ وَّبِهٖ يَجْزِي الرَّبُّ الْمَنَّانُ ۔
اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ۔ شَهْرٌ تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ
الْجِنَانِ ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ ۔ شَهْرٌ تُغْلَقُ فِيْهِ اَبْوَابُ

النِّيْرَانِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ تُسَلْسَلُ فِيْهِ الْمَرَدَةُ
مِنَ الْجِنِّ وَالشَّيْطَانِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَاشَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ تُزَخْرَفُ
لَهُ الْجَنَّةُ مِنْ رَأْسِ حَوْلٍ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ
يَاشَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ بِالْعِبَادَةِ
وَالْقِيَامِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَاشَهْرَ رَمَضَانَ + وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ
اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ يَجِدُهٗ اَهْلُ الْاِيْقَانِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ
يَاشَهْرَ رَمَضَانَ + شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَّاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَّاٰخِرُهٗ عِتْقٌ
مِّنَ النِّيْرَانِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَاشَهْرَ رَمَضَانَ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ
يَاشَهْرَ طَهَارَةِ الْقُلُوْبِ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَاشَهْرَ كَفَّارَةِ الذُّنُوْبِ +
اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَاشَهْرَ التَّرَاوِيْحِ وَالتَّسَابِيْحِ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا
شَهْرَ الْقَنَادِيْلِ وَالْمَصَابِيْحِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَاشَهْرَ كَفَّارَةِ
الْمَعَاصِيْ وَالسَّيِّئَاتِ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَاشَهْرَ تَضَاعُفِ الْبِرِّ
وَالْحَسَنَاتِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَاشَاهِدَ اللّٰهِ الصَّآئِمِيْنَ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ +
اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَاشَافِعَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ اَحْسَنِ الْخَالِقِيْنَ فِيْ يَوْمِ الدِّيْنِ +
يَالَيْتَ شِعْرِيْ مَنْ خَسِرَ فِيْهِ بِالْغَدْرِ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَوَاثِيْقِ الرَّحْمٰنِ +
اَيُّهَا الْمُفَرِّطُوْنَ فِيْ طَاعَةِ الْمَنَّانِ اِغْتَنِمُوا الْفُرْصَةَ وَسَابِقُوْا بِالْخَيْرَاتِ
فَهَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ + اَعِدُّوا الزَّادَ لِيَوْمِ الْمَعَادِ + فَاِنَّ
رَبَّكُمْ لَبِالْمِرْصَادِ + وَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاِحْيَاءِ بَقِيَّةِ الشَّهْرِ بِالْاِعْتِكَافِ
وَالْقِيَامِ + فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ سُنَنِ سَيِّدِ الْاَنَامِ + كَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ اَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ وَشَمَّرَ
عَنْ سَاقِ الْجِدِّ وَشَدَّ الْمِيْزَرَ ✦ هٰذَا وَهُوَ الْمَغْفُوْرُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ ✦ فَمَا اَحْوَجَنَا اَنْ نَلْتَمِسَ بَرَكَاتِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنَدَعَ
التَّوَانِيَ وَالْمَنَامَ ✦ وَمَا اَخَصَّنَا بِالْمُبَادَرَةِ اِلَى الْعِبَادَاتِ وَالْمُجَاهَدَاتِ
وَحُسْنِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ ✦ يَا عَجَبًا لِلْفَقِيْرِ كَيْفَ لَا يَغْتَنِمُ نَفَائِسَ الْاِنْعَامِ ✦
يَا عَجَبًا لِلْمُذْنِبِ كَيْفَ لَا يَكْتَسِبُ الْمَغْفِرَةَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ ✦
يَا اَسَفَاهُ عَلٰى مَنْ فَوَّتَ حَظَّهٗ مِنْ نَفَحَاتِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ ✦ وَوَاحَسْرَتَاهُ
عَلٰى مَنْ قَطَعَ نَفْسَهٗ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ الْكِرَامِ عَنْ بَابِ ذِي الْجَلَالِ
وَالْاِكْرَامِ ✦ وَيَا خَيْبَتَاهُ لِمُسَوِّفٍ اِذَا تَيَقَّظَ مِنْ سِنَةِ الْغَفْلَةِ بَعْدَ
انْقِضَاءِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ ✦ اَيَتَحَقَّقُ لِلْمَغْرُوْرِ اَنَّهٗ يَعِيْشُ وَيُدْرِكُ مِثْلَ
هٰذَا الْعَامِ ✦ اَمَا يَخْشَى الْمِسْكِيْنُ اَنْ يُّدْرِكَهُ الْاَجَلُ وَيَنْعِيَهُ الْحِمَامُ ✦
اَمَا يَخَافُ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا مُفْلِسًا لَّمْ يَبْلُغِ الْمَرَامَ ✦ اِنَّ اَحْسَنَ
الْكَلَامِ وَاَبْلَغَ النِّظَامِ كَلَامُ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ ✦ قُلْ يٰعِبَادِيَ
الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ✦ اِنَّ اللّٰهَ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ✦ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ✦ وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ
وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ✦ اَقُوْلُ
قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ ✦ فَاسْتَغْفِرُوْهُ
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ✦

جلسہ نمودہ مغفرت برای خود و جمیع مومنین طلبد بعدہ خطبہ دوم بخواند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُدَبِّرِ الْاُمُوْرِ + وَخَالِقِ الظُّلَمِ وَالنُّوْرِ + وَجَاعِلِ الظِّلِّ
وَالْحَرُوْرِ + وَبَاعِثِ مَنْ فِی الْقُبُوْرِ + اَحْمَدُهٗ خَاضِعًا لِّجَلَالِهٖ + وَ
اَشْكُرُهٗ مُسْتَزِيْدًا مِّنْ نَوَالِهٖ + وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ + وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ وَمُجْتَبَاهُ + صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَعَلٰى مَنْ نَّصَرَ
دِيْنَهٗ وَحَمَاهُ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْحَبِيْبِ الْمَحْبُوْبِ +
وَعَلٰۤى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْمُنْعَمِ عَلَيْهِمْ بِصَفَاۤءِ الْقُلُوْبِ + اَمَّا بَعْدُ اُوْصِيْكُمْ
عِبَادَ اللّٰهِ وَاِيَّایَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَاِنَّهَا الْمَذْهَبُ الْاَعْلٰى + وَالْمَشْرَبُ الْاَعْذَبُ
الْاَهْنٰى + قَالَ نَبِيُّنَا الْمُرْشِدُ الْجَلِيْلُ + عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فِیْ
كُلِّ بُكْرَةٍ وَّاَصِيْلٍ + كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ + فَلَازِمُوْا
ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَطَاعَتَهٗ كُلَّ حِيْنٍ + مُتَّصِفِيْنَ بِالتَّقْوٰى فَاِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ
مِنَ الْمُتَّقِيْنَ + وَصَلُّوْا وَسَلِّمُوْا عَلٰى مَنْ عَظَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهٖ تَعْظِيْمًا +
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰۤئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ + يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ
سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا + فَامْتَثِلُوْا اَمْرَ الْعَلِيِّ الْاَعْلَى الْعَظِيْمِ + قَاۤئِلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ
عَلٰى مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الْهُدٰى وَالتَّكْرِيْمِ + وَعَلٰى جَمِيْعِ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْاَكَامِلِ + صَلٰوةً
فَائِحَةً بِالرِّضٰى فِی الْبُكَرِ وَالْاَصَاۤئِلِ + خُصُوْصًا عَلٰۤى اَفْضَلِ الصَّحَابَةِ بِالتَّحْقِيْقِ +
اَلْكَوْكَبِ الزَّاهِرِ بِاَنْوَارِ التَّصْدِيْقِ + اَلْمُسَمّٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ وَالْمُلَقَّبِ بِالْعَتِيْقِ +
اَلْخَلِيْفَةِ الْاَكْمَلِ اِمَامِ الرَّاشِدِيْنَ اَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وَعَلَى الْمُؤَيِّدِ بِدَعْوَةِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوقِ + اَلْمُنْفَرِدِ بِالْحُدُوْدِ وَالْحُقُوْقِ +
اَلْاِمَامِ الْهُمَامِ الشَّفُوْقِ + اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ حَفْصٍ عُمَرَ الْفَارُوْقِ +
رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ + وَعَلَى الْاِمَامِ الْقَانِتِ الْفَائِزِ بِسُعُوْدِ الدَّارَيْنِ +
اَلشَّهِيْرِ فَضْلُهٗ بَيْنَ الثَّقَلَيْنِ + اَفْضَلِ الصَّحَابَةِ بَعْدَ الشَّيْخَيْنِ الْاَكْبَرَيْنِ +
اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِىْ عَمْرٍو عُثْمَانَ ذِى النُّوْرَيْنِ + رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ +
وَعَلَى الْاِمَامِ الرَّافِلِ فِىْ جِلْبَابِ الْكَمَالِ + رَابِعِ الْخُلَفَآءِ وَاَجَلِّ شُرَفَآءِ
الْاٰلِ + اَلَّذِىْ كَنَّاهُ النَّبِىُّ صَلْعَمْ بِاَبِىْ تُرَابٍ + اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِىِّ
الْمَجْدِ حَيْدَرِ الْاَنْجَابِ + رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ + وَعَلَى الرَّيْحَانَتَيْنِ لِسَيِّدِ
الدَّارَيْنِ + اَلنَّيِّرَيْنِ الْاَزْهَرَيْنِ + اَلْاِمَامَيْنِ الْاَسْعَدَيْنِ + اَبِىْ مُحَمَّدٍ
اِلْحَسَنِ وَاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ + رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا + وَعَلٰى اُمِّهِمَا
بَاذِخَةِ الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ + اَلْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ فَاطِمَةَ بَضْعَةِ النَّبِىِّ الْكَرِيْمِ +
رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا + وَعَلَى الْعَمَّيْنِ الْمُتَوَّجَيْنِ بِتَاجِ الْقُرْبِ وَ
الْاِينَاسِ + اَبِىْ عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِى الْخُلَفَآءِ الْعَبَّاسِ + رَضِىَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمَا + وَعَلٰى بَقِيَّةِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ + اَلَّذِيْنَ بَايَعُوْهُ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ + طَلْحَةَ الْفَيَّاضِ وَالْحَوَارِىِّ الزُّبَيْرِ + وَسَعْدِ الْهُدٰى وَ
سَعِيْدِ الْخَيْرِ + وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزَّكِىِّ الشَّاكِرِ + وَاَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ الزَّاهِدِ
الزَّاهِرِ + رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ + وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَزْوَاجِ وَاَهْلِ الْبَيْتِ
الْمُطَهَّرِيْنَ + وَسَآئِرِ الْاَصْحَابِ وَمُتَّبِعِيْهِمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ +
رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ + اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ

وَالْمُؤْمِنَاتِ + وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ + وَاَعِزَّ الْاِسْلَامَ وَاَنْصَارَهٗ + وَ
اَذِلَّ الشِّرْكَ وَاَشْرَارَهٗ + وَوَفِّقِ اللّٰهُمَّ سُلْطَانَ الْعَهْدِ بِسِيْرَةِ الْعَدْلِ
الْمَرْضِيَّةِ + فِیْ كُلِّ بُكْرَةٍ وَّعَشِيَّةٍ + وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُتَّقِيْنَ الْمُفْلِحِيْنَ +
اَلْمُؤْتَمِرِيْنَ بِقَوْلِكَ الْمُبِيْنِ + اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَيَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَذَكَّرُوْنَ + اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا نِعْمَهٗ يَزِدْكُمْ وَ
لَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ +

خطبه عید الفطر اوّل استاده نه بار تکبیر آهسته خوانده خطبه شروع کند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَّانِ + ذِی الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ + ذِی
الْكَرَمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْاِمْتِنَانِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعَزَّنَا بِشَهْرِ رَمَضَانَ +
شَهْرٌ اُنْزِلَ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَالْغُفْرَانُ + شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ هِیَ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ
شَهْرٍ فِيْهَا كَانَ نُزُوْلُ الْقُرْاٰنِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَفَّقَنَا فِيْهِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ
وَيَسَّرَ عَلَيْنَا اَدَاءَ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ بِحُسْنِ الْاِمْكَانِ + وَسَهَّلَ لَنَا
التَّرَاوِيْحَ وَالتَّسَابِيْحَ فَيَالَهٗ مِنْ اِمْتِنَانٍ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَعَدَ

الصَّائِمِينَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُسَمّٰى بَابَ الرَّيَّانِ + وَاَعَدَّ لَهُمْ
مَا لَمْ يَخْطُرْ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِّنَ النَّعِيْمِ وَالْاَلْوَانِ + وَجَعَلَ خُلُوْفَ فَمِ
الصَّائِمِيْنَ اَطْيَبَ عِنْدَ مَلٰئِكَتِهٖ مِنَ الْمِسْكِ وَالزَّعْفَرَانِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ جَعَلَ صِيَامَ رَمَضَانَ كَفَّارَةً لِّلسَّيِّئَاتِ وَعِتْقًا مِّنَ النِّيْرَانِ + وَاَكْرَمَ
الصَّائِمِيْنَ بِفَرْحَتَيْنِ فَرْحَةٍ عِنْدَ الْاِفْطَارِ وَفَرْحَةٍ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ +
فَقَالَ الصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ فَيَا لَهٗ مِنْ عُلُوِّ الْمَكَانِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + نَحْمَدُهٗ وَهُوَ
الْمَحْمُوْدُ فِیْ كُلِّ مَكَانٍ + وَنَشْكُرُهٗ وَهُوَ الْمَشْكُوْرُ بِكُلِّ لِسَانٍ + وَنَسْتَعِيْنُهٗ
فِیْ كُلِّ مَا يُهِمُّنَا مِنْ اَمْرِ الْمَعَاشِ وَاَمْرِ الْاَدْيَانِ + وَنَسْتَغْفِرُهٗ مِنْ كُلِّ
مَا فَرَّطْنَا مِنَ الْخَطَايَا وَالْعِصْيَانِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ +
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً يَّنَالُ بِهَا الشَّاهِدُ دَارَ الرِّضْوَانِ + وَيَنْجُوْ بِهَا
مِنَ النِّيْرَانِ + وَيَرْضٰی مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ الْمُهَيْمِنُ الدَّيَّانُ +
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ +
وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ اَرْسَلَ
حِيْنَ شَاعَ الْكُفْرُ فِی الْبُلْدَانِ + فَدَعَى الْخَلْقَ اِلَى التَّوْحِيْدِ وَالْاِيْمَانِ +
وَاَبْطَلَ الشِّرْكَ وَحَبَائِلَ الطُّغْيَانِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ +
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى هٰذَا النَّبِیِّ الْكَرِيْمِ

سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ + وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ
فِى الْبَوَادِىْ وَالْعُمْرَانِ + اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّمَا التَّقْوٰى اَسَاسُ
الْحَسَنَاتِ وَخُلَاصَةُ الْاَعْمَالِ + وَاعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِنَّ الْعِبَادَةَ دَافِعَةٌ
لِلسَّيِّئَاتِ وَنَاهِيَةٌ عَنِ الْفَسَادِ وَالضَّلَالِ + هَلْ عَرَفْتُمْ فَضَائِلَ شَهْرِ الصِّيَامِ + وَهَلْ
اَدْرَكْتُمْ لِمَاذَا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ فِىْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ + وَهَلْ دَرَيْتُمْ اَنَّ الشَّهْرَ
ضَيْفٌ فَمَاذَا صَنَعْتُمْ لَهٗ مِنَ الْاِكْرَامِ + وَهَلْ فَطِنْتُمْ اَنَّهٗ وَلّٰى رَاضِيًا عَنْكُمْ
اَوْ سَاخِطًا يَشْكُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ + يَا لَيْتَ شِعْرِىْ كَيْفَ يَعُدُّ نَفْسَهٗ صَائِمًا
مَنْ يَّغْتَابُ طُوْلَ نَهَارِهٖ وَيَاْكُلُ لُحُوْمَ الْاِخْوَانِ + اَمْ كَيْفَ يَظُنُّ نَفْسَهٗ مُعْتَكِفًا
مَنْ كَانَ قَلْبُهٗ فِىْ مَكَانٍ وَّجِسْمُهٗ فِىْ مَكَانٍ + اَمْ كَيْفَ تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ هُوَ
مِنْ سُكَارَى الْغَفَلَاتِ + غَرِيْقٌ فِىْ رِجْزِ الشَّهَوَاتِ + اَمْ كَيْفَ يُكْتَبُ قِيَامُ
مَنْ اَسْهَرَ جَفْنَهٗ وَقَلْبُهٗ فِىْ سِنَةِ الْخَطِيْئَاتِ + يَا اَسَفَاهُ عَلٰى ضَيْفٍ لَّمْ نَجْعَلْ
لَهٗ مِنَ الْاِكْرَامِ نُزُلًا + وَيَا لَهْفَاهُ عَلٰى مَوْسِمِ خَيْرٍ لَّمْ نَكْتَسِبْ فِيْهِ رِبْحًا وَّلَا اَمَلًا +
وَيَا نَدَامَتَاهُ عَلٰى بَحْرٍ فُرَاتٍ لَّمْ نَغْتَرِفْ مِنْهُ مَا يُسَكِّنُ عَطَشًا + وَيَا حَسْرَتَاهُ
عَلٰى رَفِيْقٍ شَفِيْقٍ وَدَّعَنَا وَمَشٰى + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ طَهَارَةِ الْقُلُوْبِ
اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الذُّنُوْبِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ
وَالتَّسَابِيْحِ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَهْرَ الْقَنَادِيْلِ وَالْمَصَابِيْحِ + اَلْوَدَاعُ
اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الْمَعَاصِىْ وَالسَّيِّئَاتِ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا
شَهْرَ تَضَاعُفِ الْبِرِّ وَالْحَسَنَاتِ + اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَاهِدًا لِّلصَّائِمِيْنَ
عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ + اَلْفِرَاقُ اَلْفِرَاقُ يَا شَافِعَهُمْ بَيْنَ يَدَىْ اَحْسَنِ الْخَالِقِيْنَ +

يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَآءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ
فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ ۔ وَتَدَارَكُوْا
مَا فَاتَ بِاِصْلَاحِ مَا هُوَ اٰتٍ ۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا غَفَّارًا ۔
وَلَا تَأْمَنُوْا اِمْهَالَهٗ فَاِنَّهٗ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ مُقْتَدِرًا قَهَّارًا ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۔ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ۔ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَرَحْمَةٌ ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۔ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
الْعَظِيْمَ ۔ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ فَاسْتَغْفِرُوْهُ ۔ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

جلسه کرده ۱۵ استغفار نموده استاده هفت بار تکبیر آهسته گفته خطبهٔ دوم بخواند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَمَرَ بِذِكْرِهٖ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُقْتَضِيٌ
بِشُكْرِهٖ ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلٰى كَافَّةِ
الْخَلْقِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَعَادِنِ الصَّفَا وَالصِّدْقِ ۔
اَمَّا بَعْدُ عِبَادَ اللّٰهِ اتَّقُوا اللّٰهَ فِيْمَا تُسِرُّوْنَ وَفِيْمَا تُعْلِنُوْنَ ۔ فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَ
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ
لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ فِيْهِ عَوَائِدُ الْاِحْسَانِ ۔ وَرَجَاءُ نَيْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَ
الْغُفْرَانِ ۔ اَرْدَفَهُ اللّٰهُ شَهْرَ الصِّيَامِ ۔ وَافْتَتَحَ بِهٖ شُهُوْرَ حَجِّ بَيْتِهِ
الْحَرَامِ ۔ يُسْتَحَبُّ لَكُمْ فِيْهِ الْاِغْتِسَالُ وَالسِّوَاكُ وَلُبْسُ اَحْسَنِ الثِّيَابِ
وَالتَّخَتُّمُ ۔ وَالتَّطَيُّبُ وَاَكْلُ التَّمَرَاتِ اَوْ اَيِّ حُلْوٍ كَانَ بَعْدَ اَنْ يَّكُوْنَ

وِتْرًا + وَالتَّكْبِيْرُ اَيِ الْمُسَارَعَةُ اِلَى الْمُصَلّٰى رَاجِلًا + وَالتَّكْبِيْرُ فِى الطَّرِيْقِ سِرًّا
وَالرُّجُوْعُ مِنْ طَرِيْقٍ اٰخَرَ + وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ اَوْجَبَ عَلَيْكُمْ فِىْ هٰذَا الْيَوْمِ
رَكْعَتَيْنِ مَعَ سِتِّ تَكْبِيْرَاتٍ + وَبَيْنَ كُلِّ تَكْبِيْرَتَيْنِ يَكُوْنُ السُّكُوْتُ مِقْدَارَ
ثَلٰثِ تَسْبِيْحَاتٍ + ثَلٰثَةٍ بَعْدَ الثَّنَاۤءِ قَبْلَ التَّعَوُّذِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى + وَثَلٰثَةٍ
بَعْدَ الْقِرَاۤءَةِ قَبْلَ تَكْبِيْرِ الرُّكُوْعِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى + بَعْدَ ارْتِفَاعِ الشَّمْسِ
قَدْرَ رُمْحٍ اِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ + وَفِى الْغَدِ بِعُذْرٍ بِلَا كَرَاهَةٍ وَّمَعَ كَرَاهَةٍ اِنْ
كَانَ بِلَا اعْتِذَارٍ + وَاَوْجَبَ اَدَاۤءَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُّسْلِمٍ مُّكَلَّفٍ
مَّالِكٍ لِمِقْدَارِ النِّصَابِ + فَاضِلًا عَنْ حَوَائِجِهِ الْاَصْلِيَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ
جِنْسِ الثِّيَابِ + اَوِ الْاَدْؤُرِ اَوِ الْعَبِيْدِ اَوِ الدَّوَاۤبِّ + عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنْ لَّمْ
يَصُمْ لِعُذْرٍ وَّمَمَالِيْكِهٖ وَاَوْلَادِهِ الصِّغَارِ + لَا عَنْ زَوْجَتِهٖ وَوَالِدَيْهِ وَاَوْلَادِهِ
الْكِبَارِ اِلَّا اسْتِحْسَانًا وَّاسْتِحْبَابًا + عَنْ كُلِّ رَاْسٍ نِصْفُ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ اَوْ دَقِيْقِهٖ
اَوْ سَوِيْقِهَا + اَوْ صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ اَوْ قِيْمَةُ كُلٍّ مِّنْهَا وَالصَّاعُ الْمُعْتَبَرُ مَا يَسَعُ
اَلْفًا وَّاَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا مِّنْ مَّاشٍ اَوْ عَدَسٍ يَعْنِىْ مِائَتَيْنِ وَثَلٰثَةً وَّسَبْعِيْنَ
تُوْلَجَةً مِّنْهُمَا وَاَدَاۤءُ الْقِيْمَةِ اَفْضَلُ فِى الرَّخَاۤءِ وَالْخِصْبِ كَعَيْنِهَا فِى الْقَحْطِ
وَالْجَدْبِ وَالْاَوْلٰى دَفْعُ فِطْرَةِ شَخْصٍ وَّاحِدٍ اِلٰى وَاحِدٍ وَاِنْ جَازَ دَفْعُ
فِطْرَةِ شَخْصٍ اِلٰى جَمَاعَةٍ وَّجَمَاعَةٍ اِلٰى وَاحِدٍ وَّمَصْرِفُهَا كَمَصْرِفِ الزَّكٰوةِ
وَاَفْضَلُ اَوْقَاتِ اَدَاۤئِهَا قَبْلَ الْغُدُوِّ اِلَى الْمُصَلّٰى وَاِنْ قَدَّمَ بِشَرْطِ دُخُوْلِ
رَمَضَانَ اَوْ اَخَّرَ جَازَ فَمَنْ اَدَّاهَا فَنِعِمَّا هِىَ + وَاِلَّا فَلْيُؤَدِّهَا الْاٰنَ يُرِيْدُ
اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ

عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿ وَقَالَ تَعَالٰى مُعَظِّمًا لِنَبِيِّهٖ وَخَيْرِ
خَلْقِهٖ وَكَانَ فَضْلُهٗ عَلَيْهِ عَظِيْمًا ﴿ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى
نَبِيِّنَا وَشَفِيْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهِ الْعُظَمَآءِ وَاَصْحَابِهِ الْاُمَنَآءِ ﴿ خُصُوْصًا
عَلٰى اَجَلِّ صَاحِبٍ وَّاَسْعَدِ رَفِيْقٍ ﴿ اَلْخَلِيْفَةِ السَّامِيْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ﴿ وَعَلَى الْاِمَامِ الْهُمَامِ الشَّفُوْقِ ﴿ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَبِيْ حَفْصٍ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ﴿ وَعَلَى الشَّاكِرِ الصَّابِرِ
زَوْجِ الْاِبْنَتَيْنِ لِرَسُوْلِ الثَّقَلَيْنِ ﴿ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ
ذِي النُّوْرَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ﴿ وَعَلَى الْعَلَمِ النِّحْرِيْرِ الْمِقْدَامِ فِيْ
صُدُوْرِ الْكَتَآئِبِ ﴿ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ ﴿ وَعَلٰى رَيْحَانَتَيْ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ ﴿ اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ
الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ﴿ وَعَلٰى اُمِّهِمَا الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ ﴿ سَيِّدَةِ
النِّسَآءِ بِلَا امْتِرَآءٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ﴿ وَعَلَى الْاَسَدَيْنِ الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ
النَّاسِ ﴿ اَلْعَمِّ حَمْزَةَ وَالشَّهْمِ الْعَبَّاسِ ﴿ وَالَّذِيْنَ يَكْمُلُ بِهِمْ عَدَدُ الْعَشَرَةِ
الْمُبَشَّرِيْنَ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ وَسَعِيْدٍ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِيْ عُبَيْدَةَ الْاَمِيْنِ ﴿
وَالْاَزْوَاجِ الطَّاهِرَاتِ وَاَهْلِ الْبَيْتِ الْمُطَهَّرِ ﴿ وَجَمِيْعِ الصَّحْبِ وَمُتَّبِعِيْهِمْ
بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الْمَحْشَرِ ﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ
الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ﴿ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَاكْفِهِمُ الْاٰفَاتِ ﴿ وَاَعِزَّ الْاِسْلَامَ
وَنَاصِرِيْهِ وَاَذِلَّ الشِّرْكَ وَمَوَالِيْهِ ﴿ وَارْحَمِ الدِّيْنَ الْمُرْتَضٰى وَمَنْ حَمَاهُ ﴿

وَاخْذُلْ بِقَهْرِكَ مَنْ خَذَلَهٗ وَعَادَاهُ ٭ وَاجْعَلْنَا مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِقَوْلِكَ
اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاۤءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاۤءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ ٭ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ٭ اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَظِیْمَ یَذْكُرْكُمْ
وَاشْكُرُوْا نِعْمَتَهٗ یَزِدْكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ
وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ ٭

ف خطبہ پڑھنے والے کو چاہیے کہ بعد لعلکم تشکرون کے یہ عبارت ہندی حاضرین کو سنادے تاکہ سب آدمی احکام عید سے آگاہ ہون - آج کے دن غسل کرنا اور مسواک کرنا اور اچھے کپڑے پہننا اور عمامہ باندھنا اور خوشبو لگانا اور کھانا پہلے نماز کے چھواروں کا طاق کا یا جو مٹھائی موجود ہو اور جلد جانا پیادہ پا نماز کے واسطے چپکے تکبیر کہتے ہوئے اور پھرنا دوسری راہ سے مستحب ہے اور صدقہ فطر کا واجب ہے اوس شخص پر جس کے پاس ستاون روپے چار آنے یا ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا ہو یا اس قدر مال ہو مثل کپڑون یا مکانون یا غلامون یا جانورون چوپائے کے کہ زیادہ ہون خرچ ضروری سے مثل روٹی کپڑے اپنے اور اہل وعیال کے اور اسباب گھر کے اور جانورون سواری کے اور غلامون خدمت کے اگرچہ اُس شخص نے کسی عذر سے روزہ نہ رکھا ہو اپنی طرف سے دے اور اپنے لونڈی غلام اور چھوٹی اولاد کی طرف سے نہ اپنی بی بی اور ماں باپ اور بڑی اولاد کی طرف سے مگر استحساناً اور ہر ایک کی طرف سے ڈیڑھ سیر ایک چھٹانک گیہون یا آٹا یا ستو گیہون کے وزن قدیم لکھنؤ سے اور پونے دو سیر تخمیناً وزن مروجہ انگریزی سے اور دو چند وزن مذکور سے چھوارے یا قیمت انکی دیوے اور قیمت دینا ارزانی مین بہتر ہے جیسے اون چیزون کا دینا قحط مین اور صدقہ فطر کا ایک شخص کا ایک آدمی کو دینا بہتر ہے اگرچہ ایک کا صدقہ فطر بہتون کو یا بہتون کا ایک کو درست ہے ۱۲

پیش از فرود آمدن از منبر چہار دہ بار تکبیر آہستہ بخواند ہمچنین است در دُرِّ مختار

خطبهٔ عید اضحیٰ اوّل بر منبر استاده نُه بار مثل عید الفطر تکبیر آهسته گفته خطبه شروع کند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
سُبْحَانَ مَنْ بَرَاَ النَّاسَ وَعَمَّهُمْ بِالْاِحْسَانِ + وَخَصَّ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُمْ
بِنَعِيْمِ الْاٰخِرَةِ وَدُخُوْلِ الْجِنَانِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ +
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ بَعَثَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلًا
مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى مَقَامَاتِ الْعِرْفَانِ + وَعَلَّمَهُمْ عَلٰى لِسَانِهِ الشَّرَائِعَ
وَالْحِكَمَ وَالْقُرْاٰنَ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ فَضَّلَ اُمَّتَهٗ وَدِيْنَهٗ عَلٰى سَائِرِ
الْاُمَمِ وَالْاَدْيَانِ + وَوَضَعَ عَنْهُمُ الْاِصْرَ وَالْاَغْلَالَ وَطَهَّرَهُمْ عَنْ
رِجْزِ الْاَوْثَانِ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ وَعَدَ الْمُضَحِّيْنَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةً
بِالْفَضْلِ وَالْاِمْتِنَانِ + وَجَعَلَ اِهْرَاقَ الدَّمِ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ
فَاِنَّهٗ قَبْلَ الْاَرْضِ يَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ + وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ + سُبْحَانَ مَنْ لَّا تُحْصٰى
نِعَمُهٗ وَاِنْ سَعٰى غَايَةَ جُهْدِهٖ كُلُّ اِنْسَانٍ + وَكَانَ فِيْ كُلِّ شَعْرَةٍ مِّنْ شُعُوْرِهٖ
اَلْفُ فَمٍ فِيْ كُلِّ فَمٍ اَلْفُ لِسَانٍ + اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ +

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ سُبْحَانَ مَنْ اَطَّتِ السَّمٰوٰتُ
لِعَظَمَتِهٖ وَانْقَادَ لِحُكْمِهِ الْقَمَرَانِ ۔ وَسَبَّحَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَخَضَعَ
لِجَلَالِهِ الثَّقَلَانِ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ سُبْحَانَ مَنْ لَّهُ الْعَظَمَةُ وَالْكِبْرِيَآءُ وَالنِّعْمَةُ
وَالْاٰلَآءُ وَهُوَ الْحَنَّانُ ۔ وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحَانَهٗ
مَنْ هُوَ مُقْتَدِرٌ دَيَّانٌ ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً خَالِصَةً مِّنَ الْجِنَانِ ۔ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَفْضَلُ مَنْ بُعِثَ بِالْحُجَجِ وَالْفُرْقَانِ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا اسْتَدَارَ الزَّمَانُ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ ۔ اَمَّا بَعْدُ
فَاِنِّيْٓ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ ۔ وَاُحَذِّرُكُمْ مَعْصِيَةَ اللّٰهِ ۔ وَاُذَكِّرُكُمْ مَا كَانَ
فِيْهِ اَنْبِيَآءُ اللّٰهِ ۔ مِنْ بَذْلِ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ ۔ رُوِيَ
اَنَّ السَّيِّدَ اِبْرَاهِيْمَ عَلٰى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيْمِ ۔ اَتَاهُ
فِيْ مَنَامِهٖ اٰتٍ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّتَقَرَّبَ اِلَى اللّٰهِ بِذَبْحِ
اَحَبِّ مَا عِنْدَهٗ ۔ ثُمَّ رُؤِيَ فِيْ اَمْرِهٖ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ عَرَفَ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ
اَنَّ الْمُرَادَ ذَبْحُ وَلَدِهٖ ۔ وَاَنْ يَّتَوَلّٰى ذٰلِكَ بِيَدِهٖ ۔ فَانْتَهٰى اِلٰٓى اَمْرِ رَبِّهٖ
وَاَطْفَاَ بِنُوْرِ رِضْوَانِهٖ نَارَ قَلْبِهٖ ۔ وَخَرَجَ بِابْنِهٖ اِسْمٰعِيْلَ عَلَيْهِ صَلَوَاتُ
اللّٰهِ الْجَلِيْلِ اِلٰى حَيْثُ اُمِرَ ۔ وَاَعْلَمَهُ الْاَمْرَ الَّذِيْ قَدْ قُدِّرَ ۔ فَانْقَادَ
لِاَمْرِ اللّٰهِ وَاَحْسَنَ التَّسْلِيْمَ ۔ وَكَذٰلِكَ صَنَعَ مَنْ اَتَاهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۔

وَاَبَى اِبْرٰهِيْمُ اِلَّا الْاِمْضَآءَ + لِحُكْمِ الْقَضَآءِ + حَتّٰى اِذَا تَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ + وَ
اَخَذَ الشَّفْرَةَ بِالْيَمِيْنِ + وَاَهْوٰى بِهَآ اِلٰى نَحْرِهٖ + مُعْلِنًا بِحَمْدِ اللّٰهِ وَشُكْرِهٖ +
وَتَبَشْبَشَ وَوَضَعَ السِّكِّيْنَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ + وَلَمْ تُنَازِعْهُ مَحَبَّةُ وَلَدِهٖ + ضَجَّتِ
الْمَلٰٓئِكَةُ لَهُمَا بِالدُّعَآءِ + وَعَجَّتِ الْوُحُوْشُ وَجْدًا لَهُمَا بِالثَّنَآءِ + فَلَمَّا
وَجَدَهُ اللّٰهُ ثَابِتًا عَلٰى صِدْقِ النِّيَّةِ + وَقُوَّةِ صَبْرِهٖ عِنْدَ حُلُوْلِ الْبَلِيَّةِ +
نَادٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ + اِنَّ
هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ + وَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْفِدْيَةِ + فَعَمَدَ
اِلَيْهَا بِالْمُدْيَةِ + فَنَحَرَهَا وَجَهَرَ بِاسْمِ اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلَيْهَا اِعْلَانًا فَاَبْقَاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ عَقِبِهٖ سُنَّةً + وَجَعَلَ عَلٰى اَشْرَفِ اَوْلَادِهٖ وَاُمَّتِهٖ مِنَّةً +
وَفِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ + فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ تَنَالُوا
الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ + عِبَادَ اللّٰهِ اَمَا اٰنَ لَكُمْ اَنْ تَقْلَعُوْا عَنِ الذُّنُوْبِ
اَوَلَا تَتَّعِظُوْنَ + اَمَا حَانَ لَكُمْ اَنْ تَرْجِعُوْآ اِلٰى عَلَّامِ الْغُيُوْبِ اَوَلَا
تَعْتَبِرُوْنَ + اُولٰٓئِكَ بَذَلُوْآ اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ
تَشِحُّوْنَ + اُولٰٓئِكَ اَخْلَصُوْا قُلُوْبَهُمْ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ تَهِيْمُوْنَ +
اُولٰٓئِكَ تَجَنَّبُوْا عَنْ حُظُوْظِهِمْ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ فِي الْحُظُوْظِ مُنْهَمِكُوْنَ +
اُولٰٓئِكَ تَبَرَّءُوْا عَنْ كُلِّ مَا سِوَى اللّٰهِ وَاَنْتُمْ بِسَلَاسِلِ الْعَلَائِقِ
مُقَيَّدُوْنَ + وَافَضِيْحَتَكُمْ مِنَ اللّٰهِ اِذَا تُبْلَى السَّرَآئِرُ كُنُوْزًا وَامْتُحِنَ صِدْقُ مَا
تَدَّعُوْنَ + وَوَقَفْتُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَءَكُمْ تَعُوْدُوْنَ +
وَقَرَعَ اَسْمَاعَكُمْ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا

لَا تُرْجَعُوْنَ ۔ كَلَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا لَنَحْنُ الْهَالِكُوْنَ ۔ وَاِنْ لَّمْ
يَغْفِرْ لَنَا رَبُّنَا لَنَحْنُ الْخَاسِرُوْنَ ۔ اِنَّ اَحْسَنَ الْكَلَامِ وَاَبْلَغَ النِّظَامِ كَلَامُ
اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ
وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا
وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۔ فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔

جلسه کرده استغفار نموده استاده هفت بار تکبیر آهسته گفته خطبه دوم بخواند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ
عَلَيْهِ ۔ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ
اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۔ ثَبِّتُوْا قُلُوْبَكُمْ بِالطَّاعَاتِ ۔
وَصَلُّوْا عَلٰى مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَحْيِ وَالشَّفَاعَاتِ ۔ اَمَّا بَعْدُ عِبَادَ اللّٰهِ اُحْضُرُوْا
رَحِمَكُمُ اللّٰهُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ لِصَلٰوتِكُمْ بِوَقَارٍ وَّسَكِيْنَةٍ وَاَجْمِلُوْا هَيْئَةً وَّ
زِيْنَةً ۔ وَكَبِّرُوْا بِالطَّرِيْقِ جَهْرًا وَّعَظِّمُوْا شَعَائِرَ رَبِّكُمْ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ
اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۔ وَاجْعَلُوْهَا مِنْ اَطْيَبِ ذَخَائِرِكُمْ وَاسْتَشْعِرُوْا
التَّقْوٰى فِيْ ضَمَائِرِكُمْ ۔ فَلَيْسَ يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا كَانَ خَالِصًا
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاۤؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۔ وَاعْلَمُوْا
اَنَّهٗ يَجِبُ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ مُّسْلِمٍ مُّقِيْمٍ غَنِيٍّ مَّالِكٍ لِّلنِّصَابِ الْفَاضِلِ عَنِ الْحَوَائِجِ
الْاَصْلِيَّةِ وَلَوْ كَانَ غَيْرَ نَامٍ وَلَمْ يَمْضِ عَلَيْهِ حَوْلٌ اَنْ يُّضَحِّيَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعِيْدِ
اِلٰى ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ عَنْ نَّفْسِهٖ لَا عَنْ طِفْلِهٖ اِلَّا مِنْ مَّالِهٖ شَاةً اَوْ سُبْعَ بَدَنَةٍ اَوْ بَقَرَةٍ

وإنما يجزئ ابن حول من المعز وابن حولين من البقر وخمسة من الإبل +
ويجوز الإبل والبقر من واحد إلى سبعة إذا أراد كلهم القربة
اتفقت جهة القربة أو اختلفت + ويقسم اللحم وزنا لا جزافا إلا إذا
ضم معه من الأكارع والجلد + وتجزئ الجماء التي لم تخلق لها قرن
والخصي + ولا تجزئ العجفاء التي لا تنقي والعرجاء التي لا تمشي إلى
المنسك ومقطوع الأكثر من ثلث الأذن أو الأنف أو الألية أو الذنب
أو العين + ويأكل المضحي من لحم الأضحية ويوكل غنيا ولا ينقص التصدق
عن الثلث + ويتصدق بجلدها أو يعمل منه دلوا أو غربالا أو يبدل له
بما ينتفع باقيا ولا يعطي أجر الجزار منها + ويكره ذبح حيوان حضور
حيوان آخر وترك التوجه إلى القبلة والنخع أي الذبح الشديد حتى
يبلغ النخاع والسلخ قبل أن يسكن عن الاضطراب + ويستحب تسمين
الأضحية فقال النبي صلى الله عليه وسلم سمنوا ضحاياكم فإنها على الصراط
مطاياكم واستحسان لونها وأخذ الشفرة قبل الإضجاع وذبحها بيده
ويقرأ قبل الإضجاع إني وجهت وجهي الآية ثم يضجعها متوجها إلى القبلة
على جانبها الأيسر ويأخذ السكين باليمين ويمسك رأسها باليسار ويضع قدمه
على صفحتها ويقول بسم الله الله أكبر ثم يذبح ويقطع الحلقوم والمرئ
والودجين + ثم يقول بعد الذبح اللهم تقبل مني كما تقبلت من خليلك
إبراهيم وحبيبك محمد عليهما الصلوة والسلام + قال أصحاب رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما هذه الأضاحي يا رسول الله قال سنة أبيكم

إبراهيم عليه السلام قالوا فما لنا فيها يا رسول الله قال بكل شعرة
حسنة ۔ واعلموا أنه يجب على كل مسلم مقيم بمصر عقيب كل فرض أدي
بجماعة مستحبة من فجر يوم عرفة إلى عصر آخر أيام التشريق أن يقول
مرة واحدة لا جهرا ۔ الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله ۔ والله أكبر
الله أكبر ولله الحمد ۔ وعلى مقتديه بلا جهر أيضا ۔ قال الله عز وجل إن
الله وملائكته يصلون على النبي ۔ يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا
تسليما ۔ اللهم صل على محمد وعلى آل محمد بعدد من صلى وصام ۔ اللهم
صل على محمد وعلى آل محمد بعدد من قعد وقام ۔ وصل على جميع
الأنبياء والمرسلين والملائكة المقربين وعبادك الصالحين ۔ ربنا
اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غلا
للذين آمنوا ربنا إنك رءوف رحيم ۔ اللهم أمطر شآبيب رضوانك
على السابقين الأولين من المهاجرين والأنصار والذين اتبعوهم
بإحسان ۔ خصوصا على الخلفاء الراشدين المهديين أبي بكر الصديق
صاحب رسول الله في الغار رضي الله تعالى عنه ۔ وعمر الفاروق قامع
أساس الكفار رضي الله تعالى عنه ۔ وعثمان ذي النورين كامل الحياء
والوقار رضي الله تعالى عنه ۔ وعلي المرتضى أسد الله الجبار رضي
الله تعالى عنه ۔ وعلى سيدي شباب أهل الجنة الإمامين الهمامين أبي محمد
الحسن وأبي عبد الله الحسين رضي الله تعالى عنهما ۔ وعلى أمهما سيدة
النساء فاطمة الزهراء رضي الله تعالى عنها ۔ وعلى عميه المكرمين

بَيْنَ النَّاسِ ۔ اَبِي عُمَارَةَ الْحَمْزَةِ وَاَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ ۔ اُولٰئِكَ حِزْبُ
اللّٰهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اَيِّدِ الْاِسْلَامَ بِنُصْرَةِ السُّلْطَانِ
الْعَادِلِ اَللّٰهُمَّ وَالْفِقْهِ وَوَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى ۔ وَاجْعَلْ اٰخِرَتَهٗ
وَاٰخِرَتَنَا خَيْرًا مِّنَ الْاُوْلٰى ۔ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ ۔ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاۗءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۗءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۔
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۔ اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَلِيَّ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ
يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ
وَاَكْبَرُ ۔

پیش از فرود آمدن از منبر چہاردہ بار تکبیر آہستہ بخوانند مثل عید الفطر کذا فی الدر المختار

ف۔ خطبہ پڑھنے والے کو چاہیے کہ بعد وعلیٰ مقتدیہ بلا جہر کے یہ عبارت ہندی حاضرین کو سنادے
تاکہ سب آدمی احکام عید اضحیٰ سے آگاہ ہون۔ قربانی واجب ہے جس کے پاس ستاون روپے چاآنے
یا ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولے سونا یا اتنا مال ہو مثل کپڑون یا مکانون یا غلامون
یا جانورون چوپائے کے زائد حاجت اصلی سے اگرچہ اوس پر سال نہ گذرا ہو بعد نماز کے تین روز تک
قربانی کرے ایک بکرا یا مینڈھا یا ساتوان حصہ اونٹ یا گائے کا۔ اور بکرا برس دن کا ہو اور گائے
دو برس کی اور اونٹ پانچ برس کا۔ اور اونٹ اور گائے ایک آدمی سے سات تک درست ہے
اور گوشت کو حصہ کرے تول کر نہ اٹکل سے۔ اور قربانی اوس کی جس کے سینگ پیدایشی نہ ہون
اور خصی کی درست ہے۔ اور وہ دبلا جسکی ہڈی مین گودا نہ ہو اور وہ لنگڑا کہ چل نہ سکے ذبح ہونگی

جگہ تک اور جس کا تہائی کان یا ناک یا چوتڑ یا دُم یا آنکھ سے زیادہ کٹا ہو اوس کی قربانی درست نہین
اور کھاوے قربانی کرنے والا گوشت قربانی سے اور تہائی اوسکا تصدق کرے اور اوس کی کھال
یا تصدق کرے یا ڈول یا چھلنی بنائے یا اوس چیز سے بدل کرے کہ باقی رہے اور قصاب کو مزدوری
مین نہ کھال نہ اور کچھ قربانی مین سے دیوے اور مکروہ ہے ایک جانور کو دوسرے کے سامنے اور گابھن کا
ذبح کرنا اور قبلہ کی طرف منہ اوس کا نہ کرنا اور بہت ذبح کرنا کہ حرام مغز تک پہنچے اور کھال کھینچ لینا پہلے ٹھنڈے
ہونے سے اور اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا
اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ
وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ قبل ذبح کرنے کے پڑھے پھر منہ اوس کا قبلہ کی طرف
کرکے بائین کروٹ پر لٹاوے اور دایان پاؤن اوسکے پہلو پر رکھے اور داہین ہاتھ مین چھری تیز لے کر
بسم اللہ اللہ اکبر کہکے ذبح کرے اور بعد اوس کے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ
اِبْرَاهِیْمَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ پڑھے اور واجب ہے ہر مسلمان مکلف
مقیم شہر پر کہ بعد ہر نماز فرض کے جماعت سے پڑھے فجر نوین تاریخ سے تیرھوین تاریخ کی عصر تک
ایکبار تکبیر کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

بالخیر

سنہ ۱۳۲۰ھ

مطبع گلشن علم آگرہ محلہ گلاب خانہ مین سید غلام حسین کے اہتمام سے چھپی